INTERNATIONAL URDU MONTHLY
KHILAFAT-E-RASHDA
Faisalabad Pakistan.

کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ نہ ڈالو"

ماہنامہ
سپاہِ صحابہؓ کا ترجمان

خلافتِ راشدہ

اگست 1999ء فیصل آباد (پاکستان)

بیاد ، مجدد العصر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
بانی : شہید ملت اسلامیہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

کارگل سے حکومت کی پسپائی واشنگٹن اعلامیہ اسلام کے نظریہ جہاد سے بے وفائی ہے
۲۸ مئی کو یوم تکبیر منانے والے حکمرانوں نے ۴ جولائی کو یوم تذلیل بنا ڈالا

ام المومنین
سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
سیرت کی چند جھلکیاں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
غیر مسلموں کی نظر میں

جرنیل سپاہِ صحابہؓ
حضرت مولانا محمد اعظم طارق
کی باعزت رہائی - حق کی فتح
کارکنوں نے شکرانے کے نوافل ادا کیے اور مٹھائیاں تقسیم کیں
رہائی کے بعد پہلے خطاب سے اقتباسات
تاریخی استقبال، جھنگ میں جشن کا سماں

برطانوی
کورٹ آف سیشن کا
سپاہِ صحابہؓ کے حق میں
تاریخ ساز فیصلہ

کھلا خط
وزیر اعظم پاکستان کے نام

اسامہ بن لادن کے خوف سے - امریکہ کی بھوکی نظریں پھر افغانستان پر
بے نظیر بھٹو طالبان کو بے عزت کہنے کی بجائے اپنی عزت گم گشتہ کو تلاش کریں

Scanned with Ca

شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کے گلشن جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری کا ترجمان

سہ ماہی

الضیاء

زیر نگرانی
قاری عبدالغفار سلیم
سرکولیشن منیجر
ماہنامہ خلافت راشدہ

ربیع الاول تا
جمادی الاول ۱۴۲۰ھ

شائقین علم و ادب کے ذوق سلیم کی تسکین کے سامان سے بھرپور

فی شمارہ -/10 روپے
سالانہ چندہ -/40 روپے

پانچواں شمارہ منظر عام پر آچکا ہے

زیر اہتمام

فاروقی شہیدؒ اکیڈمی
جامعہ عمر فاروق اسلامیہ
سمندری فیصل آباد

ایک شمارہ منگوانے کیلیے -/12 روپے بھجوائیں

ایجنسی ہولڈر حضرات فی الفور رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون: 640024

Scanned with Cam

غلبہ اسلام کی جدوجہد' خلافت راشدہ کا نفاذ' ناموس صحابہ کے تحفظ کا علمبردار

ماہنامہ خلافت راشدہ

بانی:- شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی ؒ

بیاد
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

جلد نمبر 10 | شمارہ نمبر 8

زیر سرپرستی: علامہ علی شیر حیدری ◇ مولانا محمد اعظم طارق

آئینہ مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	اداریہ	3
2	اقتباسات	8
3	استقبال کی جھلکیاں	10
4	برطانوی عدالت کا فیصلہ	11
5	ماہ ربیع الاخر	13
6	سیرت رسول ﷺ اور ہمارا طرز محبت	15
7	صحابہؓ کا عشق رسول ﷺ	17
8	صحابہ کرامؓ غیر مسلموں کی نظر میں	18
9	حضرت سودہ بنت زمعہؓ	21
10	سپاہ صحابہ کا مشن	23
11	وزیر اعظم کے نام کھلا خط	25
12	تربیت کے اہم اصول	27
13	روزنامہ "امت" کے ایڈیٹر کے نام خط	29
14	کارکنوں کے نام کھلا خط	34

چیف ایڈیٹر:- انجینئر طاہر محمود
ایڈیٹر:- ابواسامہ صدیقی
سرکولیشن منیجر:- حافظ عبدالغفار

مجلس مشاورت

مولانا ضیاء القاسمی' شیخ حاکم علی' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' مولانا عبدالغنی' مولانا مجیب الرحمان انقلابی' مولانا علی اکبر مینگل' مولانا نیاز الرحمان حیدری' مولانا محمد احمد لدھیانوی' مولانا نیاز محمد حق بالحق' مفتی عبدالخالق' ارشد محمود (امریکہ)' مولانا محمد صدیق ہزاروی (دوبئی)' مولانا عبدالحفیظ مکی (سعودی عرب) حافظ عبدالحمید (برطانیہ)' قاری امان اللہ (سعودی عرب)' عبدالرحمان (نیویارک)' قاری عطاء الرحمان فاروقی (سمندری)' مولانا حبیب الرحمان (بنگلہ دیش)' مولانا مسعود الرحمان (چارسدہ)' قاضی طاہر الہاشمی (حویلیاں)' مولانا عبدالغفور ندیم (کراچی)' مولانا عبداللطیف نعمانی (کینیڈا)' مولانا محمد احمد مدنی (کراچی)
مولانا یحیی عباسی

مجلس ادارت

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی' مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی' مولانا حفیظ الرحمان طاہر ایبٹ آباد' مولانا محمود الرشید حدوثی' حبیب اللہ مجاہد' قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

قانونی مشیران

محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ' حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ

بدل اشتراک سالانہ

اندرون ملک 144 روپے' متحدہ عرب امارات 100 درہم' امریکہ 150 ڈالر' سعودی عرب 150 ریال' برطانیہ 25 پونڈ' بھارت' بنگلہ دیش 200 روپے

ترسیل زر و خط و کتابت کے لئے:- دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد فون نمبر 640024

قیمت 12/- روپے

اکاؤنٹ: حافظ عبدالغفار انور 3-776 الائیڈ بنک' ریجنسی پلازہ فیصل آباد

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا

جرنیل سپاہ صحابہ کی باعزت رہائی حق کی فتح

افضل الجہاد کلمۃ الحق عند سلطان جائر

جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو سیشن کورٹ لاہور میں ہونے والے ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں زخموں سے چور چور ہونے کی حالت میں ۲۴ فروری ۱۹۹۷ء کو تمام مقدمات کی ضمانتیں منظور ہوجانے کے بعد رہائی حاصل کرکے جھنگ تشریف لائے اور اپنے زخموں کے علاج میں مصروف ہوگئے۔ مسلم لیگ کی نئی تازہ حکومت کو آپ کی یہ مصروفیت پسند نہ آئی اور ۶ مئی ۱۹۹۷ء کو آپ کو دوبارہ گرفتار کرکے زخمی حالت میں چوہنگ سیلٹر (لاہور) کے بدنام زمانہ عقوبت خانے میں نظربند کردیا۔ جہاں نہ صرف علاج معالجے کی سہولت سے آپ کو محروم رکھا گیا' بلکہ چھ چھ گھنٹے پاؤں پر کھڑا رکھ کر نہایت ظالمانہ طریقے سے تفتیش کی گئی اور آپ کے رستے زخموں پر نمک چھڑکا جاتا رہا۔ جب تین ماہ کی نظربندی ختم ہوئی تو ۱۹۹۴ء میں جھنگ کے شیخ اقبال قتل کیس میں آپ کی گرفتاری ڈال دی گئی' حالانکہ اس کیس کی تفتیش کافی پہلے مکمل ہوچکی تھی اور آپ اس میں مکمل بے گناہ قرار پائے تھے۔ سپاہ صحابہ کے قائدین نے حکومت کا یہ انتقامی طرز عمل دیکھ کر شیخ اقبال کے ورثاء سے رابطہ کیا' جنہوں نے عدالت میں بیان دیا کہ مولانا اعظم طارق ہمارے ملزم ہی نہیں ہیں۔ یہاں سے حکومت نے پاؤں سے زمین سرکتی محسوس کی تو ۱۹۹۱ء میں آپ کے نائب سرپرست اعلیٰ منتخب ہونے سے پانچ روز بعد جھنگ میں ہونے والے ایک قتل کا بوگس کیس آپ کے کھاتے ڈال کر گرفتاری ڈال دی۔ اسی دوران آپ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ سید سجاد علی شاہ کے حکم پر اڈیالہ جیل راولپنڈی بھی منتقل ہوچکے تھے۔ جہاں ایک واضح حکومتی سازش کے تحت آپ پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزامات کے تحت یکے بعد دیگرے مختلف مقدمات ڈال کر آپ کو جیل میں رکھنے کا جواز پیدا کیا جاتا رہا۔ تاآنکہ آپ اڈیالہ جیل میں تقریباً ایک سال گزارنے کے بعد اٹک کی بوسیدہ اور سرد ترین جیل میں پہنچا دیئے گئے۔ وہاں بھی آپ کے ساتھ یہی غیرانسانی اور غیر شریفانہ سلوک روا رکھا گیا۔ اور مقدمات پر مقدمات ڈالے جاتے رہے۔ ادھر سپاہ صحابہ نے بھی یکے بعد دیگرے ضمانتیں کروانی شروع کردیں۔ بالآخر ۸ مارچ ۱۹۹۹ء کو تمام مقدمات میں آپ کی ضمانتیں منظور ہوگئیں' لیکن شریف حکومت کا جوش انتقام ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ انہی دنوں سپاہ صحابہ سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا محمد ضیاء القاسمی کی قیادت میں سپاہ صحابہ کے ایک وفد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب کے والد گرامی جناب میاں محمد شریف کی دعوت پر ان کی موجودگی میں وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب سے مذاکرات کئے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا وجود سپاہ صحابہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا ہے۔ کوئی بھی مشکل گھڑی ہو..... مولانا سپاہ صحابہ کے کام آئے ہیں اور مشکلات کی اتھاہ گہرائیوں سے سپاہ صحابہ کو نکال لائے ہیں۔ بانی سپاہ صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید" سے لیکر شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی تک۔۔۔۔ قائدین ہوں یا اسیر کارکنان سب مولانا ضیاء القاسمی کے ممنون اور احسان مند اس بار مذاکرات کے لئے مولانا اپنی پیرانہ سالی اور کئی قسم کے جسمانی عوارض کے باوجود تشریف لے گئے اور بڑے تفصیلی مذاکرات ہوئے۔ جن کے نتیجہ میں قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری دامت برکاتہم کی رہائی عمل میں آئی۔ اور حکمرانوں نے بہت جلد جرنیل سپاہ صحابہ کو رہا کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے آپ کو فیصل آباد جیل منتقل کردیا۔ لیکن پھر وقت بڑی تیزی سے گزرنے لگا کبھی محرم میں امن و امان کے خدشے کو بنیاد بناکر اور کبھی کسی اور بہانے آپ کو جیل میں رکھا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ ۶ جولائی کو جب وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے واشنگٹن جاکر امریکی صدر کلنٹن کی خوشنودی کے حصول کے لئے مجاہدین کارگل کی واپسی کے اعلامیے پر دستخط کئے اور موصوف کے اس عمل سے پاکستان میں مایوسی کی فضاء پیدا ہوگئی اور جہادی دینی اور سیاسی جماعتوں نے اس عمل پر اظہار نفرین شروع کیا تو فضا بدلنے لگی' وزیراعظم نے اس خطرے کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر ایک نیکی کا کام کرنے کا پروگرام بنایا' جسے سرانجام دے کر وہ بزعم خود دین داروں کے ایک بہت بڑے حلقے کی ہمدردیاں وصول کرسکتے تھے۔۔۔۔ اور وہ کام تھا جرنیل سپاہ صحابہ کی رہائی!...... چنانچہ فوری طور پر حکومت کی طرف سے آپ کی رہائی کے آرڈر جاری ہوئے اور ۹ جولائی بروز جمعۃ المبارک آپ کو رہا کردیا گیا۔ رہائی کے بعد آپ نے کارگل سیکٹر سے مجاہدین کے انخلاء کے موضوع پر اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے برملا طور پر حکومتی اقدام کی مذمت اور مجاہدین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے واشنگٹن اعلامیہ پر دستخط کرکے پوری قوم کا سر ندامت سے جھکا دیا ہے۔ اب پاکستان ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود بھی بے بس اور افسردہ معلوم ہوتا ہے۔ سپاہ صحابہ کی تمام تر ہمدردیاں مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ اس وقت دیگر جہادی تنظیموں کے ساتھ ساتھ سپاہ صحابہ کے ایک سو سے زائد کارکن کارگل کی چوٹیوں پر موجود ہیں جن کے قدم آگے تو بڑھ سکتے ہیں پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

جرنیل سپاہ صحابہ کی رہائی کے وقت سپاہ صحابہ سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا محمد ضیاء القاسمی قائم مقام نائب سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبدالقیوم'

Scanned with Car

مرکزی صدر شیخ حاکم علی، مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، صوبائی صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی، رکن مرکزی مجلس شوریٰ حافظ نصیر احمد آف اسلام آباد سمیت دیگر رہنماؤں اور فیصل آباد کے علماء کرام نے جیل کی ڈیوڑھی میں جرنیل سپاہ صحابہ کا استقبال کیا، جیل سے باہر کارکنوں کا ایک جم غفیر بھی استقبال کے لئے موجود تھا۔ جنہوں نے پرجوش انداس میں آپ کا استقبال کیا۔۔۔۔ رہائی کے فوراً بعد آپ مولانا محمد ضیاء القاسمی کے مکان پر پہنچے، وہاں کھانا کھایا اور نماز ادا کی۔ وہاں سے رخصت ہوکر آپ جھنگ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں کئی مقامات پر لوگوں کی طرف سے اظہار عقیدت اور جوش و خروش کے عجیب مناظر دیکھنے میں آئے۔ جب آپ ضلع جھنگ کی حدود میں تھانہ موچیوالہ پہنچے، تو کاروں موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کا تاحد نظر پھیلا ہوا ایک بہت بڑا جلوس استقبال کے لئے موجود تھا سخت گرمی کے باوجود ہزاروں انسانوں نے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ جھنگ کی شہری حدود سے محلہ حق نواز شہید تک کا فاصلہ چار گھنٹوں میں طے ہوا، شام سات بجے (نماز مغرب کے وقت) آپ مرکز سپاہ صحابہ جامع مسجد حق نواز شہید پہنچے جہاں نماز مغرب کے بعد ہزاروں کے اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ میری رہائی حق و صداقت کی فتح ہے۔ میں نے یا میری جماعت نے آج تک حکمرانوں سے رہائی کی بھیک نہیں مانگی، تاہم میں وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کے والد گرامی میاں محمد شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سوا دو سال تک انہوں نے اپنے بے تدبیر مشیروں اور بددیانت افسران کی غلط رپورٹوں کی بناء پر مجھے اذیتناک مراحل سے گزار کر بالاخر رہا کرہی دیا۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے ایمان اور ضمیر کے فیصلے کے مطابق حکومت کے ہر اچھے کام کی تعریف اور ہر غلط کام پر تنقید کروں گا۔ میری لڑائی حکومت سے نہیں دشمنان اصحاب رسول ﷺ سے ہے جنہیں زندگی کے کسی موڑ پر معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کی سزا موت ہے تاہم متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات کے مطابق ہم پہلے مرحلے پر ۱۴ سال قید کی سزا کی توثیق کرتے ہیں۔"

جرنیل سپاہ صحابہ کی طویل اسارت کے بعد رہائی میں سپاہ صحابہ سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا محمد ضیاء القاسمی، مرکزی صدر شیخ حاکم علی، صوبہ پنجاب کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی کا بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کارکنان سپاہ صحابہ ان تمام حضرات کی محنت اور کوششوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جرنیل سپاہ صحابہ کی رہائی پر کارکنوں نے ملک اور بیرون ممالک شکرانے کے نوافل ادا کئے، دیگیں اور مٹھائی تقسیم کی۔ یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

O....☆....C

ہم کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گئے

کارگل سے حکومت کی پسپائی۔ واشنگٹن اعلامیہ اسلام کے نظریہ جہاد سے بے وفائی ہے

۲۸ مئی کو یوم تکبیر منانے والے حکمرانوں نے ۴ جولائی کو یوم تذلیل بناڈالا

۴ جولائی ۱۹۹۹ء کا گرم اور شرابور دن اس حوالے سے ایٹمی پاکستان کی تاریخ میں ذلت و ندامت کا دن قرار پائے گا کہ اس روز بھاری مینڈیٹ کا طنطنہ اور طرہ سجانے اور ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو چاغی کے پہاڑوں میں ایٹمی دھماکے کرکے ہنود بھارت اور یہود یورپ کے دلوں کو لرزا دینے والے وزیراعظم پاکستان جناب نواز شریف نے واشنگٹن میں امریکی آبرو باختہ صدر کلنٹن کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوتے ہوئے، قومی و دینی غیرت و آبرو کو کچلتے اور مسلتے ہوئے کارگل کی چوٹیوں پر بھارت کے چھکے چھڑانے والے مجاہدین سے چوٹیاں خالی کرادینے کے اعلامئے پر دستخط کردیئے اور پھر مجاہدین سے واپسی کی اپیل کرکے گویا یہ تسلیم کرلیا کہ مجاہدین کو کارگل بھیجنے میں بھی انہی کا ہاتھ ہے۔۔۔۔۔ اگرچہ مختلف جہادی تنظیموں، حرکت الجہاد حرکت المجاہدین الجہادالاسلامی، حرکت المجاہدین، جمعیت المجاہدین اور لشکر طیبہ نے چوٹیاں خالی کرنے سے انکار کردیا ہے۔۔۔۔۔ تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ افسوسناک ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے ایک ایسے موڑ پر نہ صرف مجاہدین کشمیر بلکہ اسلام اور نظریہ جہاد سے بے وفائی کی ہے جب بھارت مجاہدین کی خارہ شگاف ضربوں کی حدت اور شدت سے بری طرح بوکھلا چکا تھا اور اس کی فوج کا مورال لحہ بلمحہ تیزی سے گر رہا تھا چند روز مزید گزر جاتے تو تحریک آزادی کشمیر کسی بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوسکتی تھی اور بھارت سے سقوط مشرقی پاکستان کا بدلہ چکایا جاسکتا تھا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوسکا اور بلے باز وزیراعظم فہم و فراست اور دینی غیرت و حمیت کی پچ پر کلنٹن کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوگئے۔ پوری قوم کی امیدیں حسرت و یاس میں تبدیل ہوگئیں، اور دین پرست نوجوانوں کا ایک بہت بڑا حلقہ اس بزدلانہ اقدام پر احتجاج کرتا ہوا سڑکوں پر نکل آیا۔

وزیراعظم پاکستان اور ان کے ہر قول و فعل پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسانے والے چاپلوس سیاستدان اس بدترین غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مسئلہ کشمیر کا حل یو۔این۔او جیسے مسلم کش اور اسلام دشمن ادارے کی قراردادوں اور امریکہ سرکار کی واہیات خواہشات کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے میں وابستہ ہے جو عرصہ ۵۲ سال سے اہل کشمیر کو حق خودارادیت سے محروم اور خون میں لت پت دیکھ رہے ہیں لیکن انہیں اب تک اس مسئلہ کو حل کرنے کی

ہمت نہیں ہو سکی۔ افسوس کہ ہمارے حکمرانوں کی نظروں میں پیغمبر اسلام ﷺ کا یہ فرمان جچا ہی نہیں کہ "جب تم جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دیں گے" ایک مسلمان کی حیثیت سے وزیر اعظم کو کوچہ رقیب میں سر کے بل چل کر جانے کی بجائے اسلامی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے مجاہدین کی بخ بستہ ٹائیگر ہلز پر کفر شکن کاروائیوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تھی' اور چھوٹے کافر سے مرعوب ہو کر بڑے کافر کو ثالث نہیں ماننا چاہئے تھا' کیونکہ پیغمبر اسلام ﷺ کے فرمان کے مطابق سارا کفر ایک ہی ملت ہے اور سارے کافروں کے مفادات مشترکہ ہیں بالفرض اگر کوئی ایسا اعصاب شکن مرحلہ آ بھی گیا تھا کہ واشنگٹن کی حاضری ضروری بھی ہو گئی تھی تو مذاکرات کی میز پر مجاہدین کو اصل فریق کے طور پر مدعو کرنے کی تجویز پیش کی جاتی اور ان کے موقف کے خلاف کسی سمجھوتے پر دستخط نہ کئے جاتے۔

وزیر اعظم کے اس اقدام سے جہاں مجاہدین کی تاریخ ساز جدوجہد کو دھچکا لگا ہے اور پاکستانی قوم انتہائی مایوسی کا شکار ہو گئی ہے وہاں ہمارے مکار دشمن کے حوصلے بڑھے ہیں اور وہ ایک بار پھر پاکستان کے خلاف اپنے جارحانہ عزائم کی تکمیل کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ کچھ روز قبل عظیم مجاہد اسیر کشمیر سالار حریت کمانڈر سجاد افغانی کی ہندوستانی جیل میں فوجیوں کے ہاتھوں ظالمانہ شہادت اور شیر دل کمانڈر نصر اللہ لنگڑیال کے بازو اور ٹانگیں توڑنے کا بہیمانہ اقدام کنٹرول لائن کی خلاف ورزی' اب بارشوں اور سیلاب کا پانی پاکستان کے دریاؤں میں ڈالنے کی دھمکی اس کا بین ثبوت ہیں۔ اب حکومت کو چاہئے کہ کارگل کی چوٹیوں پر موجود مجاہدین کو واپسی پر مجبور کرنے کی بجائے بھارت کی دھمکی کے مطابق متوقع سیلابی ریلوں سے بچنے کے لئے بروقت اقدام کرے تاکہ غریب عوام کو غرقاب ہونے کے عمل سے محفوظ رکھا جاسکے۔

اسامہ بن لادن کے خوف سے......... امریکہ کی بھوکی نظریں ایک بار پھر افغانستان پر

ملت اسلامیہ کا قابل فخر سپوت اسامہ بن لادن ایک مرتبہ پھر امریکہ حکام کے اعصاب پر سوار ہو گیا ہے اور امریکی حکومت نے اس سے نجات پانے کے لئے کروز میزائلوں سے لیس تین بحری بیڑے گوادر کے ساحل پر پہنچا دیئے ہیں جن سے کسی بھی وقت افغانستان کے ان علاقوں پر میزائل داغے جائیں گے جہاں امریکی معلومات کے مطابق اسامہ بن لادن مقیم ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق افغان امیر المومنین مولانا محمد عمر مجاہد نے ایک خصوصی اعلامیئے کے ذریعے واشگاف الفاظ میں اسامہ بن لادن کو افغان سرزمین میں مکمل تحفظ دینے کا اعلان کیا ہے۔ ان کے بقول اسامہ بن لادن امارت اسلامیہ کے ایک معزز مہمان ہیں اور امریکہ کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی چودھراہٹ کا رعب جماتے ہوئے مسلمانوں سے ان کا مہمان چھیننے کی کوشش کرے۔ امیر المومنین نے اس افسوسناک امر پر شدید تعجب کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ کے ہاتھوں سے ایک مسلمان کو بھی پورے عالم اسلام میں جائے پناہ میسر نہیں اور مسلمان حکمران قرآن کریم کے رہنما اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی بجائے اپنے آپ کو امریکی نظام کے تابع کر رہے ہیں۔ کراچی میں متعین افغان قونصل جنرل نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے محض ایک فرد کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش میں افغانستان پر حملہ کیا تو دنیا بھر میں امریکی مفادات کے اڈوں اور ٹھکانوں پر ایسے خوفناک حملے کئے جائیں گے' جن کا تصور بھی اس وقت امریکہ نہیں کر سکتا۔

امریکہ کے شرانگیز عزائم اگرچہ ڈھکے چھپے نہیں' اور اس نے پاکستان کے مختلف شہروں میں رہائش پذیر امریکیوں کو گھروں میں مقید رہنے اور باہر نہ نکلنے کے ساتھ ساتھ گھروں پر سیکورٹی گارڈ رکھنے کی ہدایت کی ہے' جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی وقت امریکی کروز میزائل پاکستانی سمندر سے چل کر پاکستانی فضاء کا سینہ چیرتے ہوئے افغانستان کے کہساروں پر دغنے شروع ہو جائیں گے۔ جس کے لئے پیش بندی کی جا رہی ہے۔

دراصل امریکہ اپنے آپ کو سپر پاور ہونے کے گھمنڈ میں مبتلا رکھ کر ایک ایسی دلدل کی جانب بڑھ رہا ہے جہاں تقریباً ربع صدی قبل اس کی ایک ہم پلہ سپر پاور نے بھی اسی گھمنڈ کا شکار ہو کر قدم رکھے تھے اور بہت جلد ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے واپس نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے لیکن اس کوشش میں اسے تقریباً تیرہ برس لگ گئے اور بصد ذلت و خواری جب وہ سپر پاور افغانستان سے باہر نکلی' تو اس کا سارا وجود گل سڑ چکا تھا اپنے ہی ساتھ لائے ہوئے اسلحہ کے ذخائر نے اس کے اعصاب کو شل کر ڈالا تھا۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ وہ سپر پاور اپنے وجود کو بھی برقرار نہ رکھ سکی اور اس کے حصے بخرے الگ ہو کر دنیا کے لئے داستان عبرت بن گئے۔

آج امریکہ وہی عزائم لے کر افغانستان کی طرف بڑھنا چاہتا ہے تو اسے نوشتہ دیوار پہلے سے پڑھ لینا چاہئے پاکستان میں حرکت الانصار یا حرکت المجاہدین کو دہشت گرد قرار دے کر ان کے ممکنہ حملوں سے امریکیوں کو بچنے کے لئے حفاظتی اقدامات کی ہدایت سے من مانی کاروائی کرنے کے لئے اگر اس کا راستہ صاف ہو بھی گیا' تو اس کا ردعمل اتنا شدید ہو گا کہ امریکہ کو اس کا اندازہ نہیں۔ حرکت الانصار' حرکت المجاہدین اور حرکت الجہاد الاسلامی اسے قدم قدم پر نظر آئیں گی اور نہ صرف نظر آئیں گی بلکہ جانباز مجاہدین گوادر کے سمندر اور افغانستان کے پہاڑوں کو امریکیوں کی لاشوں سے اٹ دیں گے۔

ہم حکومت پاکستان کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے امریکہ کو اپنی سمندری یا زمینی اور فضائی حدود استعمال کرنے ●

Scanned with Cam

کی اجازت ہرگز نہ دے ورنہ بھیانک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

طالبان کو بے عزت کہنے کی بجائے اپنی عزت گم گشتہ کو تلاش کیجئے!

۲۳ جولائی کے روزنامہ پاکستان میں سابقہ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں محترمہ نے یوں گلفشانی کی ہے۔ "قوم فیصلہ کرے' طالبان کی طرح بے عزت ہونا ہے' یا دنیا کے ساتھ رہنا ہے۔"

محترمہ کا یہ بیان اگرچہ خلاف توقع نہیں' لیکن باعث حیرت ضرور ہے۔ خلاف توقع اس لئے نہیں کہ موجودہ جمہوری نظام میں "میدان سیاست" ایک ایسا میدان ہے' جس کے شہسواروں کے لئے "عزت" اور "بے عزتی" برابر ہو کر رہ جاتے ہیں' سیاستدان ترقی کی منازل طے کرتا ہوا وزارت عظمیٰ کے منصب پر پہنچ جائے تو قوم کی دولت کو شیر مادر سمجھ لیتا ہے۔ ضمیر کو موت کی نیند سلا کر کرپشن کے نئے نئے طریقے وضع کرنے اور کرپشن کے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دینے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ دنیا کا ہر برے سے برا کام اس کے لئے جائز ہوجاتا ہے لیکن جب یہی سیاستدان خدا کی گرفت میں آتا ہے تو مجسمہ عبرت بن کر رہ جاتا ہے۔

ملک و ملت کے ساتھ لٹیروں اور قزاقوں کا سا سلوک کرنے والے کئی سیاستدان اپنی جیتی جاگتی آنکھوں سے اپنی ذلت و رسوائی کے نت نئے تماشے دیکھنے کے باوجود بھی دانستہ غلط فہمیوں ------- یا فرضی خوش فہمیوں میں مبتلا ہوجاتے اور پھرانہی بھول بھلیوں میں وقت گزار دیتے ہیں اور قانون قدرت کے تحت ہدایت صرف اسے ہی مل سکتی ہے جس کے دل میں سچی خواہش ہو۔

محترمہ بے نظیر بھٹو خوش فہمیوں کے خول سے باہر نکل کر غیور و جسور افغان اسلامی طالبان کو بے عزت کہنے کی بجائے اپنے ہی دل و دامن پر تنقیدی نظر ڈال کر دیکھیں تو دونوں تار تار نظر آئیں گے' اور انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ آکسفورڈ کی ڈگریاں' ہزاروں ایکڑ موروثی جاگیریں' کروڑوں ڈالر کی سرمایہ کاری' سرے محل جیسے پر آسائش رہائشی منصوبے' دو مرتبہ کی وزارت عظمیٰ ------ اور اس دوران ملکی خزانے کی بیش بہا لوٹی ہوئی رقوم انہیں آرام و آسائش تو کیا فراہم کرتیں ------ انہیں اور ان کے سرتاج کو عزت بھی فراہم نہ کرسکیں۔ جس عورت کا باپ سولی پر جھلایا گیا ہو' جس کی ماں فاترالعقل ہو کر انسانوں کے سامنے آنے کے قابل نہ رہی ہو جس کا ایک کرنل بھائی اپنے وطن سے ہزاروں کوس دور عبرتناک موت مرا ہو' اور دوسرا بھائی اس کے اپنے دور حکومت میں بے موت مارا گیا ہو۔ جس کا خاوند لوٹ کھسوٹ کے جرائم میں ملوث ہو کر جیلوں میں ذلت کی زندگی گزار رہا ہو اور خود اسے گرفتاری کے ڈر سے وطن میں داخلے کی ہمت نہ ہوتی ہو ------- وہ عورت ------ جی ہاں! وہی عورت کتنی ڈھٹائی سے خوددار اور باوقار طالبان کو بے عزت کہہ رہی ہے' جنہوں نے غربت و افلاس کے باوجود امریکہ جیسی سپرپاور کو جوتے کی نوک پر رکھا ہوا ہے۔

یااللہ مدد

ہم فخر سپاہ صحابہ' پیکر جرات واستقامت' مجاہد اعظم' جانشین قاسمی شہیدؒ حضرت مولانا حافظ

محمد اعظم طارق

ایم پی اے

کو جیل سے رہائی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی غیب سے حفاظت فرمائے۔ آمین

منجانب: عہدیداران وار اکین سپاہ صحابہ تحصیل بورے والا

جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا

محمد اعظم طارق

کی رہائی کے بعد

پہلے خطاب سے چند اقتباسات

مرتب: س ش

ہر سزا قبول

حکمرانوں نے میرے بارے میں یہ ذہن بنا لیا اور فیصلہ کرلیا تھا کہ جب تک ہماری حکومت ہے۔ ہم اس شخص کو آزاد نہیں کریں گے۔ بڑے بڑے افسران آئے میں نے ان سے بھی کہا کہ مقدمات کی جب میں لسٹ دیکھتا ہوں تو آپ نے میرے بارے میں جو الزامات لگائے ہیں۔ عدالتیں ان میں مجھے باعزت بری کرچکی ہیں۔ الزام آپ کے پاس نہیں ہے۔------ میں ذمہ داری سے یہ چیلنج کرتا ہوں کہ جب سے ہماری جماعت بنی ہے اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایک کارکن آپ لائیے۔ ایک نوجوان پیش کیجئے جو یہ کہے کہ اعظم طارق کے کہنے پر میں نے فلاں شخص کو قتل کیا ہے۔ اسے نقصان پہنچایا ہے یا اس کا گھر لوٹا ہے یا میں نے اس کے کہنے پر کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچائی ہے آپ تشدد کرکے لالچ دیکر خوفزدہ کرکے یا اور کسی عنوان پر میرے کسی کارکن کو تیار کرکے میرے سامنے لاکر کہلوا دیجئے--- اور وہ میرے سامنے کھڑا ہوکر یہ کہے کہ میں نے آپ کے کہنے پر فلاں کام کیا ہے---- اس کے بعد آپ کو اجازت ہے کہ آپ اپنے دور اقتدار میں نہیں، بلکہ عدالت سے جو چاہیں سزا دلوادیں۔ میں ہر سزا قبول کرنے کو تیار ہوں۔

آپ کے کان بھرے گئے ہیں

آپ کے کان نامعلوم کس نے بھر دیئے ہیں کیا کیا آپ کو میرے بارے میں دکھایا گیا اور آپ کے کانوں میں ڈالا گیا اور آپ کو بتایا گیا کہ نامعلوم وہ کیسا شخص ہے۔ حالانکہ میں آپ کے ساتھ اقتدار کے بالا خانوں میں رہا ہوں، تم مجھے جانتے ہو---- لیکن اقتدار پر اپوزیشن کا وہ دور یاد کرو جب تمہارے والد محترم میاں شریف کو بے نظیر کے دور میں انتہائی رسوا کن حالات میں انتہائی ذلت کے ساتھ اٹھایا گیا اور ان سے ناروا سلوک کیا گیا۔ اس وقت مسلم لیگ کے ایم این اے میاں شریف کے ساتھ ہونے والی زیادتی پر خاموش تھے وہ اس لئے نہیں بولتے تھے کہ بے نظیر کی حکومت کہیں ہمارے خلاف قدم نہ اٹھالے لیکن میرا ریکارڈ اٹھاکر دیکھو------ میں نے تم پر احسان جتلانے کے لئے نہیں تمہاری ہمدردیاں خریدنے کے لئے نہیں، تم سے کوئی عہدہ یا ٹکٹ حاصل کرنے کے لیے نہیں۔ میں نے اسے ظلم سمجھا تھا اور اس کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ اور اپنی زبردست آواز بلند کی تھی کہ جب میں نے کہا کہ تمہیں جرات کیسے ہوئی ہے ایک شخص کے والد محترم کو اٹھانے کی آج تم نے میاں شریف پر ہاتھ اٹھایا ہے تمہارا باپ تو پھانسی لگ چکا کل تمہاری ماں نصرت بھٹو پر ہاتھ اٹھایا جائے گا۔ تمہیں شرم آنی چاہئے یہ قدم اٹھاتے ہوئے------ ہم نے اس وقت بھی ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم کسی محسن کو جانتے ہو یا نہیں جانتے---- لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں، جب تمہارے اپنے تمہارا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ اعظم طارق نے اس وقت بھی تمہاری حمایت کی تھی۔

جب تمہیں کوئی پوچھتا بھی نہ تھا---!

آپ اپریل ۱۹۹۴ء کی اسمبلی کا ریکارڈ اٹھاکر دیکھیں۔ مسلم لیگ نے اسمبلی کا بائیکاٹ کیا۔ پیپلزپارٹی کی حکومت تے کہا ہمیں پرواہ ہی نہیں ہے۔ جاؤ ہم تمہیں مناتے ہی نہیں ہیں۔ یہ روزانہ اسمبلی میں آکر قائد حزب اختلاف کے دفتر میں بیٹھ جاتے تھے---- پیپلزپارٹی ان کو منانے کے لئے تیار نہیں تھی۔ وہ کہتی "خس کم جہاں پاک" جان چھوٹی، یہ روزانہ ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ قانون سازی کے راستے میں یہ رکاوٹ بنتے ہیں۔ ہم ایک ہی دن میں قانون سازی کرکے ان کو لگام چڑھادیں گے۔ ہم انہیں ایسی ایسی عدالتوں کے سپرد کردیں گے کہ جب تک ہمارا اقتدار ہے یہ باہر نہیں آسکیں گے۔ اس وقت بھی اعظم طارق تھا جس نے ایک طرف قانون سازی کا راستہ روکا تھا۔ دوسری طرف تم (نواز شریف) گواہ ہو تمہی نے مجھے کہا تھا "تم حکومت کو تیار کرو کہ وہ ہمارے پاس آجائے ہم تمہارے کہنے سے حکومت کے ساتھ مان جائیں گے اور استعفیٰ مہم شروع کرکے واپس قومی اسمبلی میں چلے جائیں گے۔ وہ اعظم طارق ہی تھا جو اس وقت تمہیں قومی اسمبلی میں لایا تھا جب تمہیں کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا۔

میری لڑائی بے نظیر سے تھی

تمہارے کان نامعلوم کس نے ہمارے بارے میں بھر دیئے، میری ڈائریکٹ تم سے لڑائی نہیں ہے۔ بے نظیر سے ہماری لڑائی تھی---- اگر اس محراب و منبر سے میں نے یہ کہا تھا کہ بے نظیر کی نسوانی حکومت کو، بے نظیر کی غنڈہ حکومت کو، بے نظیر کی غیر شرعی حکومت کو نہیں مانتا ہوں میں اس کے خلاف جہاد کو عبادت سمجھتا ہوں۔ میری اس تقریر کے بعد قربانیوں کا یہ سلسلہ چلا ہوا ہے جو آج یہاں آخر ختم ہوا-------- اگر میں اس دور میں یہ بات کرسکتا ہوں۔ آج اگر مجھے تم سے اختلاف ہوتا اور کوئی اختلاف پیدا ہوگیا تو مجھ میں اتنی جرات ہے میں ڈنکے کی چوٹ پہ تمہارے خلاف اعلان جہاد کروں گا۔ میں تم کو للکاروں گا۔ تم

Scanned with Cam

میں جرات ہوئی تو میرا راستہ روک کر دکھانا۔

آپ کا ووٹ ہمیں چاہیئے

بے نظیر کے ساتھ میرا سیاسی اختلاف تھا اور میں کھل کر بولا اور تمہیں تو میں نے ووٹ دیا ہے وزارت علیا کے الیکشن پر' جب وزیر اعلیٰ کے الیکشن ہو رہے تھے' تم نے خود آفر کی بھائی بندی کے ساتھ ----- منت سماجت کے ساتھ کہا میں نے کہا تمہارے پاس تو بہت ووٹ ہیں' ۲۴۰ کے ہاؤس میں ۲۳۲ ووٹ تمہارے پاس ہیں اگر میں ووٹ تمہیں ہی بھی دوں تو کیا ہے؟ میاں شہباز شریف نے کہا آپ کا ووٹ ہمیں چاہیئے ہم بے شک جیتے ہوئے ہیں لیکن ہمیں آپ کا تعاون چاہیئے۔ ہم نے غیر مشروط طور پر آپ کا تعاون کیا۔ تلاش کریں وہ عناصر' وہ لوگ جنہوں نے آپ کے کان بھرے ہیں۔

مرتد پر مرتد کی سزا لاگو ہوگی

جہاں تم صحیح قدم اٹھاؤ گے ہم سے بڑھ کر تعاون کرنے والا نہ پاؤ گے ناموس صحابہ کے مسئلے پر تم ۱۴ سال سزا کی بات کرتے ہو ان شاء اللہ العزیز ہم تمہیں قائل کریں گے اور حکمران قائل ہو چکے ہیں جو عبارت طے کی گئی ہے جب اس عبارت میں صوبائی وزراء نے خود یہ لکھ دیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہے جب دائرہ اسلام سے خارج ہے تو مرتد ہے مرتد پر مرتد کی سزا ہی لاگو ہو سکتی ہے۔ دوسری نہیں ہو سکتی۔ ۱۴ سال ہم نہیں مانتے۔ جب آپ نے خود لکھا ہے کہ وہ مرتد ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ آپ ایک طرف دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہیں دوسری طرف ۱۴ سال سزا کا اعلان کرتے ہیں (گویا) آپ خود اسلام کا انکار کرتے ہیں۔

چودہ سال سزا......؟

صحابہ کرامؓ کے گستاخ کی سزا چودہ سال اور پھر کہتے ہیں کہ جو کسی کو کافر کہے اسے بھی چودہ سال' پھر سب سے پہلے چودہ سال سزا صاحبزادہ فضل کریم' مولانا احمد علی قصوری اور مولانا سرفراز نعیمی صاحب کو دو کہ جن تینوں نے یہ لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہے' لہٰذا چودہ چودہ سال سزا پہلے ان کو دو پھر ہم سے بھی بات کر لینا! یہ مسودہ اتنے تضادات کا شکار ہے کہ اس میں جو بات کہی گئی ہے آگے اسکا انکار کیا گیا ہے۔ اس مسودہ میں بات تو یہ ہے کہ ملک میں اتحاد و یگانگت ہو اور مسودہ تیار کرنے والے نے صحابہ میں اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ فرقہ بندی اور گروہ بندی کر دی ہے کہ ان کا مقام یہ ہے۔ ان کا یہ ہے۔ تم امت کو اتحاد کا درس دیتے ہو صحابہ میں اختلاف کی بات کرتے ہو۔ اصحاب رسول میں اختلاف کی بات کرنے کے بعد امت میں اتحاد کیسے ہو سکتا ہے؟

ہم صحابہ کرامؓ کے لئے انتہائی حساس ہیں

آپ کے والد محترم کی کوئی شخص گستاخی کرتا ہے ان پر لعنت کرتا ہے اس وقت آپ کے جذبات کیا ہوں گے۔ اس کے لئے آپ کا کیا فیصلہ ہوگا۔ یہ تو آپ کے والد محترم کی بات ہے' آپ اپنے والد محترم اور والدہ کے لئے انتہائی حساس ہیں تو سن لیجئے! ہم بھی امی عائشہ صدیقہؓ کی عزت کے لئے فخر کائنات جناب صدیق اکبرؓ کی عزت و شرافت کے لئے اتنے حساس ہیں اتنے جذباتی ہیں جو شخص ان کی طرف میلی نظر سے دیکھتا ہے ----- میں زندگی داؤ پر لگا سکتا ہوں' میں ساری عمر جیل میں کاٹ سکتا ہوں' تختہ دار پہ چڑھ سکتا ہوں' بم دھماکوں میں ریزہ ریزہ ہو سکتا ہوں ---- مگر صدیقؓ کے دشمن کو معاف کرنا میری لغت میں نہیں ہے!

ہم سے توہین برداشت نہیں ہوتی

اصحاب رسول ﷺ کے مسئلہ پر ہم سینکڑوں نوجوانوں کی قربانی دے چکے ہیں۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ' مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ' مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ' مولانا شعیب ندیم شہیدؒ جیسے لوگ ہم نے اتنا خون دیا ہے۔ اتنی بڑی ہم محنت کر چکے ہیں اتنی قربانی دے چکے ہیں واللہ العظیم' جب صحابہ کا نام آتا ہے ہمارا دل پھٹنے لگتا ہے گستاخی نہیں برداشت ہوتی ہم سے! ہم نے اس پر اتنی محنت کی ہے کہ کسی آدمی کو اس کا احساس نہ ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ لوگ اپنے مولویوں کے لئے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے بارے میں کچھ نہیں سنتے' جمعیت علماء اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی کے بارے میں کچھ نہیں سنتی' بریلوی حضرات مولانا احمد رضا خاں کے خلاف کچھ نہیں سنتے' اہلحدیث حضرات اپنے بزرگوں کے خلاف کچھ نہیں سنتے' برداشت نہیں ہوتا ان سے! سیدھی سی بات ہے ہم سے صحابہ کرامؓ کی توہین برداشت نہیں ہوتی! یہ کوئی جذباتی بات نہیں ہے دلیل کی بات ہے۔

غیر ملکی ایجنٹوں کی ناز برداریاں

حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ بار بار جو مشترکہ اجلاس ہوتے ہیں ان میں جو چیز طے پاتی ہے جب لیڈر اس پر دستخط کر دیتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے دستخط ہو جاتے ہیں۔ پھر جو لوگ طے شدہ معاملات کا انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں نہ آپ کو غصہ آتا ہے نہ ان کی زبان بند کرنے کا خیال آتا ہے نہ ان کو وعدہ خلافی کی سزا دینے کا احساس ہوتا ہے۔ نزلہ پھر سپاہ صحابہ پر! آخر کون سا فورم اور کون سی وہ جگہ ہے جہاں سپاہ صحابہ نے دستخط کر دیئے ہوں اور پھر ان سے پیچھے ہٹ گئی ہو۔ ہم نے جو کہہ دیا ہے پھر اس پر ڈٹ گئے ہیں۔ پھر پیچھے نہیں ہٹے ہیں اور جو لوگ کہہ کر مکر جائیں۔ ادھر دستخط کریں ادھر جا کر انکار کر دیں پھر وہ قتل کے دو دو درجن مقدمات میں نامزد ملزم بھی ہوں اور حکومت انہیں ہاتھ نہ ڈالے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کہا یہ جاتا ہے جناب اگر ان پر ہاتھ ڈالیں تو کئی ممالک ہم سے ناراض ہوتے ہیں ----- اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ تاثر یہ دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں جو جماعت اور گروہ غیر ملکی ایجنٹ بن کر تخریب کاری کرے۔ علماء کرام کا خون بہائے۔ تمہارا ہاتھ اور قانون اس

بقیہ صفحہ ۱۲ پر

Scanned with Cam

رہائی کے بعد جھنگ پہنچنے پر جرنیل سپاہ صحابہ کے

شاندار استقبال کی جھلکیاں

رپورٹ ابو اسامہ صدیقی

○ ۸ جولائی کو رہائی کی خبر سن کر کارکنوں کی بہت بڑی تعداد ڈسٹرکٹ جیل کے باہر جمع ہوگئی تھی لیکن بعض قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے رہائی نہ ہو سکی۔

○ بعض کارکن ۸ جولائی کی رات بارہ بجے تک جیل کے باہر موجود رہے کہ شائد جرنیل سپاہ صحابہ کو رہائی مل جائے اور ہم ملاقات سے محروم رہ جائیں۔

○ ۹ جولائی بروز جمعۃ المبارک کو صبح ۹ بجے ہی بعض دینی مدرسہ کے طلباء اور کارکن جیل کے باہر پہنچ چکے تھے۔

○ تقریباً گیارہ بجے برادرم راشد محمود تشریف لائے تو تمام کارکن ان کے گرد اکٹھے ہوگئے اور رہائی کس وقت ہوگی؟ کل کیوں نہیں ہوئی؟ جیسے سوال کرنے لگے۔

○ تقریباً بارہ بجے مولانا ضیاء القاسمی صاحب' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب' مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب' محمد بشیر عکاشہ صاحب' زاہد محمود قاسمی صاحب تشریف لے آئے۔

○ سپاہ صحابہ فیصل آباد کے رہنما مولانا مجیب الرحمان لدھیانوی علامہ طاہر الحسن ملک مختار جھنگوی بھی موجود تھے۔

○ رہائی کے موقع پر فیصل آباد کی انتظامیہ ڈی سی' اے سی' مجسٹریٹ اور کئی پولیس افسران بھی موجود تھے۔

○ کارکن بے چینی سے جیل کے احاطے کی دیوار سے آہنی گیٹ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کب گیٹ کھلے اور ہم قائد محترم کا دیدار کریں۔

○ تقریباً ایک بجے وہ گھڑی آہی گئی جب سنی قوم کے دلوں کی دھڑکن جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق جیل سے باہر تشریف لائے فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی اور کارکنوں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔

○ اس موقع پر پولیس کی بھاری نفری نے جیل کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔

○ جیل کے سپرنٹنڈنٹ' ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اعلیٰ افسران نے مولانا صاحب کو الوداع کیا۔

○ جیل سے رہائی کے بعد مولانا اعظم طارق سیدھے مولانا ضیاء القاسمی کی رہائش گاہ پر پہنچے جہاں پر مرکزی صدر شیخ حاکم علی نے جرنیل سپاہ صحابہ کا استقبال کیا۔

○ مولانا ضیاء القاسمی نے مہمان نوازی کرتے ہوئے تمام موجود لوگوں کی گوشت روٹی سے تواضع کی اس وقت تقریباً ۱۱۵۰ افراد نے کھانا تناول فرمایا۔

○ قاسمی صاحب کی رہائش گاہ پر مختلف صحافیوں نے جرنیل سپاہ صحابہ سے فون پر بات چیت کی اور رہائی پر مبارک باد دی۔

○ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد قافلے کی صورت میں جھنگ کی طرف روانگی شروع ہوئی۔

○ مسجد حق نواز شہید میں مولانا اعظم طارق کی رہائی کی خبر پہنچ چکی تھی جس کی وجہ سے کارکنوں نے جلوس کی صورت میں فیصل آباد کی طرف مارچ شروع کر دیا تھا۔

○ بعض کارکن موٹر سائیکلوں پر فیصل آباد کی طرف آرہے تھے شہر سے کافی باہر تک آچکے تھے جرنیل سپاہ صحابہ کی گاڑی کو دیکھتے ہی نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

○ چنیوٹ موڑ پر مولانا عبدالغفور جھنگوی معززین جھنگ کے ساتھ مولانا اعظم طارق کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ انہوں نے مولانا صاحب کو ہار پہنائے۔

○ چنیوٹ موڑ پر مولانا اعظم طارق کار سے نکل کر کھلی گاڑی میں تشریف لے آئے۔

○ گاڑی میں مولانا اعظم طارق صاحب کے ساتھ ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' مولانا محمد احمد لدھیانوی' شیخ حاکم علی' مولانا مجیب الرحمان لدھیانوی' مولانا عبدالغفور جھنگوی' اور راقم الحروف کھڑے تھے۔

○ چنیوٹ موڑ سے آگے لوگوں کا اتنا ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی ہر طرف تاحد نظر سر ہی سر نظر آرہے تھے۔

○ شدید گرمی کے باوجود لوگوں کا اتنی تعداد میں آنا مشن جھنگوی کے ساتھ وابستگی اور صحابہ کرام کے ساتھ والہانہ محبت کی دلیل ہے۔

○ کارکن خوشی سے نعرے لگا رہے تھے اور ہر کسی کی خواہش تھی کہ مولانا صاحب سے مصافحہ کرے۔

○ کئی موقعوں پر جلوس میں شریک افراد نے آتش بازی بھی کی۔

○ راستے میں جرنیل سپاہ صحابہ کا چھوٹا بیٹا محمد انس بھی اپنے ابو کے پاس آگیا۔ جس کو انہوں نے گاڑی کی چھت پر بٹھا لیا اور بار بار پیار کرتے رہے۔

○ خلیفہ عبدالقیوم صاحب جو کہ اپنی گاڑی میں بیٹھے تھے مولانا صاحب نے ان کو بھی اپنی گاڑی میں بلوا لیا لیکن باہر کھڑے ہونے کی بجائے گاڑی کے اندر بیٹھ گئے۔

○ جھنگ کے مقامی علماء کرام بھی موجود تھے جن کو مولانا صاحب دور سے ہی سلام کرتے رہے' کیونکہ رش کی وجہ سے نزدیک نہیں آسکتے تھے۔

○ مولانا الیاس بالاکوٹی صاحب بھی استقبال کیلئے تشریف لائے اور اپنی گاڑی سے باہر نکل کر قائد محترم کا استقبال کیا۔

○ شیخ حاکم علی صاحب معززین جھنگ کی طرف قائد محترم کی توجہ مبذول کرواتے رہے۔

○ ایوب چوک میں ایک ساتھی نے اپنی طرف سے قائدین اور کئی افراد کو بوتلیں تقسیم کیں۔

○ سیشن چوک میں پہنچ کر وہاں پر موجود مسجد میں نماز عصر ادا کی گئی۔

بقیہ صفحہ 32 نمبر 1

Scanned with Cam

برطانوی کورٹ آف سیشن کے جج کا

تاریخ ساز فیصلہ

ڈھائی سال میں اکیس روزہ سماعت کے بعد سپاہ صحابہ کی کھلی فتح

سپاہ صحابہ کے قائد علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید بانی سپاہ صحابہ علامہ حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد سرپرست اعلیٰ بنے تو بیرون ممالک میں سپاہ صحابہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا سب سے پہلے برطانیہ میں سپاہ صحابہ قائم کی گئی۔ جس کے پہلے صدر حافظ عبدالحمید ایڈن برا میں نامزد کئے گئے۔ حافظ عبدالحمید نے اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت پوری برطانوی مسلم کیمونٹی میں نہ صرف سپاہ صحابہ کو متعارف کروایا بلکہ سپاہ صحابہ کے کاز اور مشن کو ہر مسلم گھرانے میں پہنچانے کی جدوجہد میں کوئی وقفہ فروگذاشت نہ کیا سپاہ صحابہ کے مشن کو عام کرنے کیلئے انہوں نے بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کروائیں جن میں علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید مولانا ضیاء القاسمی مولانا اعظم طارق سمیت پاکستان بھر سے اور انڈیا سے بڑے جید علماء کرام کو سپانسر کے ذریعے مدعو کیا گیا سپاہ صحابہ کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر سینکڑوں کی تعداد میں شائع کروا کر عام کیا قائدین سپاہ صحابہ خصوصاً مولانا حق نواز جھنگوی اور حضرت فاروقی شہید کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں ہر مسلمان گھرانے تک پہنچائیں اسی جدوجہد کے نتیجہ میں برطانیہ کے اندر سپاہ صحابہ دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرنے لگی۔ سپاہ صحابہ کے مشن کی اشاعت سے دشمنان اصحاب رسول کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ انہوں نے سب سے پہلے قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید پر قاتلانہ حملہ کیا جس سے علامہ فاروقی شہید شدید زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا مکروہ الزام لگا کر پروپیگنڈہ شروع کر دیا حافظ عبدالحمید کی انتھک جدوجہد کی وجہ سے دشمنان اصحاب رسول اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہ کر سکے تو انہوں نے چند اہلسنت افراد کے ذریعے برطانوی کورٹ آف سیشن میں مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کیلئے چند دیوبندی اور بریلوی علماء کو کرایہ پر استعمال کیا گیا۔ انہوں نے درج ذیل الزامات پر مشتمل ایک دعویٰ دائر کر دیا۔

1۔ حافظ عبدالحمید صدر سپاہ صحابہ اور سپاہ صحابہ دہشت گرد جماعت ہے۔

2۔ سپاہ صحابہ کیلئے ادارہ تعلیم القرآن کا فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔

3۔ عبدالحمید ادارہ کے فنڈ سے سپاہ صحابہ کیلئے جلسہ کانفرنس کرواتا ہے اور سپاہ صحابہ کا لٹریچر تیار کر کے تقسیم کرتا ہے مندرجہ ذیل بالا الزامات کی بنا پر حافظ عبدالحمید کو ٹرسٹ سے نکالا جائے۔

مندرجہ بالا کیس میں تقریباً اڑھائی سال کے عرصہ میں 21 روز سماعت ہوئی مخالفین کی طرف سے 9 گواہ بطور شہادت اور ایک سپیشلسٹ سکالر آف اسلام علامہ سردار احمد قادری پیش ہوا اور ٹرسٹ کی طرف سے حافظ عبدالحمید خود' ٹرسٹی نصیر احمد امجد حسین اور سپیشلسٹ آف اسلام مولانا محمد اقبال پیش ہوئے۔ اور لارڈ نیو مسٹو جج نے 24 جون کو تفصیلی فیصلہ کے ساتھ مقدمہ خارج کر دیا۔

حافظ عبدالحمید کا موقف

سپاہ صحابہ جماعت مفکر اسلام قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید نے برطانیہ میں قائم کی اور یہ ایک لیگی جماعت ہے جو عظمت اصحاب رسول کیلئے کام کر رہی ہے تنظیمی طور پر سپاہ صحابہ کے کام کرنے کے مختلف طریقے ہیں' مثلاً جلسے ' کانفرنسیں' اور لٹریچر کی تقسیم اہلسنت عوام سے رابطہ اور انہیں غیر اسلامی عقائد سے آگاہ کرنا۔ پاکستان میں غریب اور نادار لوگوں اور سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے ویلفیئر ٹرسٹ کے ذریعے چندہ جمع کرنا۔

برطانیہ میں جب سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت حافظ عبدالحمید سپاہ صحابہ یو۔ کے صدر ہیں۔ عدالت میں ایک کتاب انگریزی اور اردو زبان میں سپاہ صحابہ کا دستور العمل بعد پروگرام

Aims dbtec Tives of Sapah-e- sahabah

پیش کی گئی اس کتاب میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کو سنی اکثریت کی وجہ سے سنی سٹیٹ قرار دیا جائے۔

- پاکستان میں ایرانی مداخلت بند کی جائے۔
- خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام کی توہین کرنے والوں کیلئے قانون میں سخت سزا متعین کی جائے۔
- اہل تشیع کو ان کے خلاف اسلام عقائد و نظریات کی بنا پر کافر قرار دیا جائے
- ایرانی آئین میں درج ہے کہ وہاں کوئی غیر شیعہ کلیدی عہدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح پاکستان میں بھی غیر سنی کیلئے کلیدی عہدوں پر پابندی لگائی جائے۔

مقدمہ دائر کروانے والے شیعہ کی طرف سے ایک بریلوی عالم بطور سپیشلسٹ آف اسلام پیش کیا گیا۔ اس پر یہ درج ذیل جرح کی گئی ہے۔

علامہ سردار احمد قادری

سوال :۔ دشمن صحابہ مسلمان ہے یا کافر؟

جواب :۔ ٹھیک مسلمان نہیں مگر کافر نہیں کہنا چاہیے

سوال :۔ اگر دشمن صحابہ سچا مسلمان نہیں تو انہیں کیا

Scanned with Car

کہا جائے؟

جواب:۔ دشمن صحابہ کو منافق، فاجر، فاسق اور ملعون کہہ سکتے ہیں مگر جو سپاہ صحابہ والے کافر کہتے ہیں وہ نہیں کہنا چاہئے۔

سوال:۔ منافق کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ ھیپوکرٹ (دوغلا)

سوال:۔ فاسق کیا ہے؟

جواب:۔ گناہ گار (SINNER)

سوال:۔ فاجر کیا ہے؟

جواب:۔ نافرمان

سوال:۔ ملعون کیا ہے؟

جواب:۔ لعنتی (اوکرسٹ Accursed)

سوال:۔ مسٹر قادری سمجھتے ہو کہ شیعہ ٹھیک مسلمان نہیں؟

جواب:۔ ہاں مگر کافر نہیں کہنا چاہئے۔

سوال:۔ مسٹر قادری خلیفہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ محمد کے بعد حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنے۔

سوال:۔ مسٹر قادری! خلافت راشدہ کیا ہے؟

جواب:۔ چار خلفاء ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم

سوال:۔ مسٹر قادری! کیا تم ان سبکو پکے اور سچے مسلمان مانتے ہو؟

جواب:۔ بالکل یہ میرے ایمان کا حصہ ہے۔

سوال:۔ جو ان میں سے تین کو نہ مانے ابو بکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم وہ کون ہے؟

جواب:۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا؟

سوال:۔ جو ابو بکر عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے؟

جواب:۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

سوال:۔ اس کو کافر کہہ سکتے ہیں۔

جواب:۔ ہاں کافر کہہ سکتے ہیں۔

سوال:۔ تم کو شیعہ کے متعلق معلومات ہے کہ وہ ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کو نہیں مانتے اور غلط زبان استعمال کرتے ہیں۔

جواب:۔ مجھے معوم نہیں ہے

سوال:۔ سپاہ صحابہ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ مجھے بہت زیادہ معلومات نہیں۔

سوال:۔ سپاہ صحابہ مذہبی جماعت ہے یا سیاسی؟

جواب:۔ مذہبی جماعت ہے۔

سوال:۔ مسٹر قادری یہاں تم سے پہلے گواہ بیان دے رہے تھے (پاکستان میں سپاہ صحابہ والے دہشت گردی کرتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے۔؟

جواب:۔ شیعہ سپاہ صحابہ کو مار دیتے ہیں اور سپاہ صحابہ والے شیعہ کو قتل کر دیتے ہیں۔

سوال:۔ مسٹر قادری پاکستان میں اسے ختم کرنے کیلئے کوشش نہیں کی گئی۔

جواب:۔ کچھ عرصہ پہلے ملی یکجہتی کونسل بنی تھی جس میں ۹ یا ۱۱ جماعتیں شامل تھیں۔

سوال:۔ ملی یکجہتی کونسل کامیاب ہوئی؟

جواب:۔ مجھے زیادہ معلومات نہیں میں یہاں برطانیہ میں ہوتا ہوں۔

سوال:۔ مسٹر قادری مولانا احمد رضا خان کون تھا۔

جواب:۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی بہت بڑے سکالر اور بزرگ تھے۔ اور ان کا تعلق بریلوی مسلک سے تھا۔

سوال:۔ سوال مسٹر قادری صاحب آپ کا تعلق بھی بریلوی مسلک سے ہے؟

جواب:۔ ہاں میرا تعلق بھی بریلوی مسلک سے ہے۔

سوال:۔ مسٹر قادری تم کو معلوم ہے۔ اس مولانا احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح نہیں ہوتا؟

جواب:۔ مجھے معلوم نہیں۔

پھر قادری کو حوالہ دکھایا گیا جس پر قادری خاموش ہو گیا۔

سوال:۔ کیا شیعہ تمہارے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں؟

جواب:۔ نہیں ان کا الگ امام باڑا ہوتا ہے جہاں نماز پڑھتے ہیں۔

سوال:۔ مسٹر قادری کیا شیعہ کی اذان سنیوں کی اذان جیسی ہے؟

جواب:۔ نہیں ان کی اذان سنیوں کی اذان سے الگ ہے۔

کورٹ آف سیشن لارڈ نیو ممتھ کے

فیصلہ متن

میں مخالف پارٹی کے گواہوں کے بیانات اور حافظ عبدالحمید کے دلائل سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حافظ عبدالحمید اپنے ارادے کے پکے اپنے دین کے معاملے میں کوئی لچک نہیں رکھتے اور کسی مذہب کے معاملہ میں خاطر میں نہیں لاتے۔ ان کی اس عادت سے میں متاثر ہوا کہ وہ اپنے مذہب پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہے۔ یہی ان کی کامیابی کی بنیادی وجہ ہے۔۔ مخالفین نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ سپاہ صحابہ برطانیہ کے صدر ہیں اور لوگ دہشت کی وجہ سے ان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں میں اس الزام کو یکسر غلط قرار دیتا ہوں کیونکہ میرے مشاہدے میں آیا ہے کہ ان کے ادارہ میں لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور لوگ کثیر تعداد میں اپنے بچے ادارہ میں داخل کروا رہے ہیں میرے مشاہدہ کے مطابق سپاہ صحابہ دہشت گرد جماعت نہیں ہے ان پر یہ الزام سرا سر غلط ہے، ان کے ادرہ میں بچوں کی تعداد میں کبھی بھی کمی نہیں آئی۔

جج صاحب نے اپنے فیصلہ میں مزید لکھا جو چند لوگ سپاہ صحابہ کو پسند نہیں کرتے وہ دوسری مساجد میں چلے جایا کریں۔ تاریخ فیصلہ 99-6-26 نوٹ کل فیصلہ 280 صفحات پر مشتمل تھا جس کا مفہوم اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس فیصلہ سے برطانیہ میں دشمنان اصحاب رسول کی موت واقع ہو چکی ہے۔

قائد سپاہ صحابہ برطانیہ کی پریس کانفرنس

مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد سپاہ صحابہ برطانیہ کے صدر اور ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈن برا کے بانی حافظ عبدالحمید نے پریس کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں مقامی پریس کے نمائندوں نے شرکت کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ حاجی امجد حسین چیئرمین نے کہا یہ تاریخ ساز فیصلہ حافظ عبدالحمید کی مستقل مزاجی، خلوص نیت، دین کی اشاعت کیلئے کوشش، صحابہ کرام سے سچی محبت کا

بقیہ صفحہ ۵ نمبر ۹

Scanned with CamScanner

ماہ ربیع الثانی

واقعات و حادثات کے آئینہ میں

مولانا محمد انور کلیم

ماہ ربیع الآخر

ربیع الآخر یا ربیع الثانی اسلامی سال کا چوتھا قمری مہینہ ہے عرب اس کو اکثر ربیع الآخر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ مذکر ہے اور اس کے الآخر کے "خ" پر خصوصیت سے فتح ہے اس کے لغوی معنی موسم بہار کی نشاۃ ثانیہ کے ہیں۔

علامہ علم الدین سخاوی" لکھتے ہیں کہ ھذہ الربیع کا لاول لا فاسفھم فذہ یعنی اس مہینہ کو ربیع الآخر کہنے کے اسباب بالکل وہی ہیں جو اس سے پہلے مہینہ کو ربیع الاول کہنے کے تھے۔

مگر ہمارے نزدیک اس نشاۃ ثانیہ سے مراد حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ثانوی حالت یا کیفیت ہے جس کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال اہتمام اور زبردست آمادگی کے ساتھ "تبلیغ دین" کے عنوان سے فرمایا تھا۔

مورخین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ربیع الاول ۴۱ھ عام الفیل مطابق ۹ فروری ۶۱۰ء کو مبعوث ہوئے اور اسی تاریخ کو باقاعدہ قرآنی وحی سے آپ کو مشرف فرمایا گیا مگر یہ نزول وحی کا پہلا اور ابتدائی موقعہ تھا جو اچانک پیش آیا اس میں آپ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ کس عظیم کام پر مامور ہوئے ہیں اور آگے چل کر آپ کو کیا کچھ کرنا ہے بلکہ صرف ابتدائی تعارف کرا کر آپ کو ایک مختصر عرصہ تک کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ پہلی نوبت سے جو بے پناہ بوجھ آپ کی طبیعت پر پڑا تھا اس کا کسی قدر اثر کم ہو جائے اور آپ مکمل طور پر فرائض نبوت انجام دینے کے لئے دوبارہ تیار ہو جائیں۔

چنانچہ اس مختصر وقفہ کے گزر جانے کے بعد جونہی آپ کی طبیعت ذرا سنبھلی تو نزول وحی کا دوسرا بہار شروع ہو گیا۔ سورہ قلم کی ابتدائی آیات نازل ہو گئیں۔ تبلیغ کا غلغلہ ہوا۔ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غلاموں میں حضرت زید بن حارث" عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ" اور بچوں میں علی کرم اللہ وجہہ نے سب سے پہلے اس دعوت کو قبول کیا۔ مگر یہ سارا بہار پرور اور حسن افزا انقلاب اسی مبارک ماہ ماہ ربیع الآخر ہی میں آیا۔

اسی وجہ سے اس کو بہار کا دوسرا دور ربیع الآخر قرار دیا گیا ہے۔

گو اس کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات اور شواہد ایسے ہیں جن کا ظہور خصوصیت کے ساتھ اسی مہینہ میں ہوا ہے (بطور نمونہ مشتے از خروارے چند ایک واقعات ملاحظہ ہوں۔

ماہ ربیع الآخر واقعات و حادثات کے آئینہ میں

نمبر شمار	واقعات و حادثات	ربیع الآخر	مطابق	کیفیت
۱	فرض نمازوں میں اضافہ	۱ھ	اکتوبر ۶۲۲ء	
۲	حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا قبول اسلام	"	"	
۳	حضرت ابو قیس صرمہ بن ابی انسؓ کا اسلام لانا	"	نومبر ۶۲۲ء	
۴	مہاجرین وانصار میں مواخات	"	"	
۵	غزوۃ بحران	۳ھ	ستمبر اکتوبر ۶۲۴ء	
۶	وفات حضرت ام المومنین زینب بنت خزیمہؓ	۳/۴ھ	ستمبر ۶۲۵ء	
۷	غزوہ ذی قرد غزوہ غابہ	۶ھ	اگست ۶۲۷ء	
۸	سریہ حضرت عکاشہ بن محصنؓ		"	
۹	سریہ ذی القصہ	"	ستمبر ۶۲۷ء	
۱۰	سریہ بنو ثعلبہ	"	"	
۱۱	سریہ جموم	"	"	
۱۲	سریہ بنو طی	۹ھ	جولائی ۶۳۰ء	
۱۳	وفد بنی الحارث کا قبول اسلام	۱۰ھ	اگست ۶۳۱ء	
۱۴	سریہ حضرت اسامہؓ	۱۱ھ	جولائی ۶۳۲ء	
۱۵	واقعہ یرموک	۱۵ھ	مئی ۶۳۶ء	
۱۶	واقعہ نہاوند	۲۱ھ	مارچ ۶۴۱ء	
۱۷	فتح طرابلس	۲۲ھ	فروری ۶۴۳ء	
۱۸	وفات حضرت ابو درداءؓ	۳۲ھ	نومبر ۶۵۲ء	
۱۹	وفات حضرت اشعث کندیؓ	۴۰ھ	اگست ۶۶۱ء	
۲۰	فتح سوڈان	۴۳ھ	جولائی	

			۶۶۳ء	
۲۱	وفات حضرت کعب بن مالکؓ	۵۰ھ	اپریل ۶۷۰ء	
۲۲	وفات عبیداللہ بن زیاد	۶۷ھ	اکتوبر ۶۸۶ء	
۲۳	وفات حضرت عاصم بن حضرت عمر فاروقؓ	۷۰ھ	ستمبر ۶۸۹ء	
۲۴	وفات حضرت سلمہ ابن الاکوعؓ	۷۴ھ	اگست ۶۹۳ء	
۲۵	وفات حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ	۸۰ھ	جون ۶۹۹ء	
۲۶	فتح ارمینیا	۸۵ھ	اپریل ۷۰۴ء	
۲۷	فتح صاغان	۸۶ھ	اپریل ۷۰۵ء	
۲۸	فتح سغد	۸۸ھ	مارچ ۷۰۶ء	
۲۹	وفات حضرت خارجہ بن زیدؓ	۱۰۰ھ	اکتوبر ۷۱۸ء	
۳۰	جنگ بہرزان	۱۰۴ھ	ستمبر ۷۲۲ء	
۳۱	وفات حضرت فاطمہ بن حسینؓ	۱۰۵ھ	ستمبر ۷۲۳ء	
۳۲	وفات حضرت حماد الکوفیؒ	۱۲۰ھ	مارچ ۷۳۷ء	
۳۳	وفات حضرت امام مالکؒ امام مدینہ	۱۷۹ھ	جون ۷۹۵ء	قول ۲/ ۱۱ ربیع الاول
۳۴	وفات حضرت امام قاضی ابویوسفؒ	۱۸۲ھ	مئی ۷۹۸ء	
۳۵	وفات امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ	۲۳۵ھ	اکتوبر ۸۴۹ء	
۳۶	وفات سلطان محمود غزنویؒ	۴۲۱ھ	اپریل ۱۰۳۰ء	
۳۷	وفات امام بیہقیؒ المحدث الکبیر	۴۵۸ھ	مارچ ۱۰۹۵ء	
۳۸	وفات عبدالقاہر الجرجانی النحوی	۴۷۱ھ	اکتوبر ۱۰۷۸ء	
۳۹	وفات شیخ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۵۶۱/۱۷ھ	فروری ۱۱۶۵ء	
۴۰	وفات ابن حاجب 'صاحب کافیہ	۶۴۶ھ	جولائی ۱۲۴۸ء	
۴۱	وفات ہلاکو خان	۶۶۳ھ	جنوری ۱۲۶۵ء	
۴۲	وفات حضرت عبیداللہ احرار نقشبندؒ	۸۹۶ھ	فروری ۱۴۹۱ء	
۴۳	وفات ہمایوں ' و حکومت جلال الدین اکبر	۹۶۰ھ	فروری ۱۵۵۶ء	
۴۴	وفات حضرت ملا علی القاری حنفیؒ	۷/۱۰۱۴ھ		
۴۵	وفات ملکہ نور جہاں	۱۰۵۵ھ	مئی ۱۶۴۵ء	
۴۶	وفات مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مدعی نبوت	۱۳۲۶ھ	مئی ۱۹۰۸ء	
۴۷	وفات مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی محدث سہارنپوریؒ	۱۳۴۶ھ	اکتوبر ۱۹۲۷ء	
۴۸	آزادی انڈونیشیاء	۱۳۹۹ھ	جنوری ۱۹۵۰ء	
۴۹	آزادی لیبیاء	۱۳۷۱ھ	دسمبر ۱۹۵۱ء	
۵۰	وفات مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلویؒ	۱۳۷۲/۱۳ھ	۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء	
۵۱	وفات علامہ عنایت اللہ مشرقی خاکسار		۲۷ اگست ۱۹۷۳ء	
۵۲	آغاز تحریک نظام مصطفیٰ منجانب پاکستان قومی اتحاد	۱۳۹۷ھ	اپریل ۱۹۷۷ء	
۵۳	مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر اعظم پاکستان کو سزائے موت سنائی گئی	۸/۱۳۹۸ھ	۱۸ مارچ ۱۹۷۸ء	

ہم سپاہ صحابہ برطانیہ کے صدر حافظ عبد الحمید
کو کورٹ آف سیشن. برطانیہ سے مقدمہ جیتنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
منجانب:- کارکنان سپاہ صحابہ پاکستان

سیرت رسول ﷺ اور ہمارا طرز محبت

حق نواز ہزاروی

ہم فخر موجودات سرور کائنات کی امت کے افراد ہیں انہی کی وجہ سے ہمارا تشخص قائم ہے انہوں نے ہمیں صراط مستقیم دکھائی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا تصور ہمارے اذہان و قلوب میں راسخ کیا ہمیں نیکی اور بدی کا فرق سمجھایا ہمیں دنیا میں رہنا اور آخرت میں کامیابی کے طریقے سکھائے محسن دو عالم کا پیغام کسی طرح بھی محدود نہیں اس کا دائرہ کار وسیع اور سارے عالم پر محیط ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں رحمت للعالمین کہا ہے وہ سارے جہانوں کیلئے سراپا رحمت سے متمتع ہوتے ہیں جب رحمت عالم ہادی اعظم دنیا میں تشریف لائے عرب اگرچہ قعر مذلت میں گر چکے تھے توحید خداوندی کا تصور ان کے قلوب سے نکل چکا تھا ان کا وطن اور مسکن برائیوں اور بداعمالیوں کی آماجگاہ بن چکا تھا صرف عرب ہی نہیں بلکہ ہر قوم کی یہی کیفیت تھی ساری دنیا کی حالت قابل رحم تھی ہر طرف کفر و شرک کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ انسانیت ایک پروردگار کو چھوڑ کر لاتعداد معبود اپنا چکی تھی۔ ایک اللہ کا در چھوڑ کر پتھر کی مورتیوں کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اپنی جبین نیاز کو در در پر جھکا رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے کفر شرک کے اندھیروں میں ڈوبی قوم کی حالت زار پر رحم کھایا اور ان کی رشد و ہدایت اور اصلاح کیلئے حضور اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا کسی مخصوص علاقے یا مخصوص قوم کیلئے آپ کی بعثت نہیں ہوئی بلکہ عرب غیر عرب بلا امتیاز رنگ و نسل کے ہر قوم اور نسل کیلئے ہر علاقے اور ہر خطے کیلئے آپ ﷺ کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا آپ کی نبوت و رسالت قیامت کی صبح تک کو آنے والے ہر انسان کیلئے ہر جن کیلئے جس طرح دنیا میں اپ کی سنت اور طریقے کو چھوڑ کر کامیابی ناممکن ہے اس طرح قیامت کے دن آپ کی شفاعت کے بغیر چارہ نہ ہوگا خداوند عالم نے اپنا دین متین آپ پر مکمل کر دیا انہیں انبیاء اور رسولوں کیلئے خاتم قرار دیا اور آپ کے بعد نبوت کے دروازے بند کر دیے اور اپنے محبوب نبی کی بعثت کے ساتھ سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ان کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا آپ کی بعثت کے مقاصد میں سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ انسانیت کا تزکیہ ہو جائے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر حضور ﷺ کو نبی بنا کر عظیم احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے اپنی محبت کا اظہار فرماتے ہوئے ان کے چہرے کو والشمس اور آپ کی زلفوں کو والیل سے تشبیہ دی ہے اللہ تعالیٰ کو آپ سے اتنی محبت ہے کہ اللہ نے اپنے خلاف لب کشائی کرنے والوں کی اتنی مذمت نہیں فرمائی جتنی مذمت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گستاخ و دشمن کی فرمائی ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر بالخصوص عالم اسلام پر دیگر انعامات فرمائے ہیں وہاں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہمارے لئے پیغمبر بنا کر مبعوث فرما کر بہت بڑا احسان کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے قلوب میں آپ ﷺ کی محبت اور عقیدت کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا جہاں کا کوئی مسلمان چاہے وہ کسی بھی دین کے شعبے سے منسلک ہو عامل باثر علیہ ہو یا نہ ہو وہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا ہو وہ آپ کی محبت اور عقیدت میں دیگر مسلمانوں کے ساتھ برابر کا شریک اور انسے متفق ہوگا اور عالم اسلام کا ہر فرد آپ کی محبت میں سرشار اور آپ کے نام پر مرمٹنے کے خواب کو دل میں سمائے بیٹھا نظر آئے گا یہ آپ ﷺ سے محبت ہی ہے کہ مسلمان جب بھی آپ کا تذکرہ کرتا ہے تو سراپا ادب بن کر جب ان کا نام ذکر کرتا ہے تو درود و سلام کے پھول نچھاور کرتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی آپ کے ناموس کیلئے قربانیاں دینے کا وقت آیا تو کرہ ارض کے ہر مسلمان فرد نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا بلکہ آپ کے ناموس اور تقدس کیلئے جان مال اور اپنی آبرو کی بازی لگا دی اور اس ایثار کو اپنے لئے توشہ آخرت سمجھا۔ بے شک یہ بات آپ سے محبت اور عقیدت کی عکاسی کرتی ہے لیکن ایک بات کا یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہم جس نبی ﷺ کے امتی ہونے پر فخر اور ناز کرتے ہیں ان کے مقدس نام کے کانوں سے ٹکراتے ہی فرط جذبات میں درود و سلام پیش کر کے اپنے من کی پیاس کو بجھاتے ہیں ان کی توصیف و تعریف میں رطب اللسان رہتی ہیں ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ ہمیں اس مشفق نبی کی سنت سے کتنا پیار ہے۔ ہم ان کے طریقوں پر کتنا چل رہے ہیں ہمیں افکار و اعمال افعال و کردار کا جائزہ لینا چاہئے اور اپنی زندگی کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے کہ ہماری زندگیوں پر ایسے جراثیم تو حاوی نہیں ہو گئے جن کی وجہ سے کل آپ کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ سید الانبیاء ﷺ کی نعت تعریف سے مدح بالکل بجا اور بہت اچھی بات ہے اس سے بھی انکار نہیں کہ یہ قابل تحسین عمل ہے لیکن سید الکائنات ﷺ کے احکام کی سرتابی ان کے ارشادات سے قطع نظر ان کی سنت اور نورانی طریقوں سے صرف نظر ان کی سیرت اور کردار کو نظر انداز کرنا ان کے رشد و ہدایت کے پیغام سے بغاوت اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کا اندازہ کرنا ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ضروری ہے یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ ہم آپ کی مدح و ثناء بھی کریں ان کی تعریف و توصیف بھی کریں انہیں اپنا مقتدا اور راہنما بھی مانیں ان کے جلال مرتبہ کا احساس بھی کریں ان کی نعت گوئی

بھی کریں اور ان کی سنت کو اپنائے ان کی سیرت و کردار کے مطابق زندگی گزارنے اور ان کی طریقوں پر چلنے سے عملی طور پر انکار بھی کریں۔ انسان جس سے محبت کرنے کا دعویٰ کرے۔ اس کے کردار کو اپنانے کے بغیر اس کی محبت کا دعویٰ دھوکے اور فریب کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا یہ تو محبت نہ ہوئی محبت کے پردے میں نفرت اور عداوت پرورش پا رہی ہے یہ عجیب محبت ہے کہ ممدوح کے ارشادات مبارکہ کو بالا طاق رکھ دیا جائے اور صرف زبانی دعووں سے اس سے محبت کے ثابت کرنے کی کوشش کی جائے کوئی بھی دانشور اس محبت کو عقیدت نہیں کہہ سکتا۔ ہمیں اس نقطہ نظر سے اپنے نفس کے احتساب کی اشد ضرورت ہے ہمیں غور کرنا ہوگا کہ آپ ﷺ کی امت میں سے ہونے پر ناز کرنے والے اور آپ کی تعریف و توصیف کرنے والے عملاً" کس مقام پر کھڑے ہیں اگر غلط راہ پر چل رہے ہیں اور عملی طور پر آپ کی سیرت سے بغاوت کا ارتکاب کر رہے ہیں تو ہمیں اپنی سوچ و فکر کو بدلنا ہوگا۔ اپنے خیالات نظریات کردار و اعمال میں تبدیلی لانی ہوگی یہ آپ کی محبت اور عقیدت ہوگی پھر کامیابیوں کی منزلیں قریب سے قریب تر ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شامل حال ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ ہمارا معین مددگار ہوگا تو کامیابیاں ہمارے قدم چومیں گی۔ ہمیں بغور اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہوگا۔ کہ آپ کے اخلاق و کردار کی کتنی پیروی کرتے ہیں اور سوچنا ہوگا کہ ہمارے اندر کون کونسی کمزوری پائی جاتی ہے پھر اس کمزوری کو دور کرکے آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنا شعار بنانا ہوگا تب جا کر ہم سچے عاشق رسول محب رسول کہلائیں گے۔

ویسے تو ہم میں سے ہر شخص حضور ﷺ سے محبت کا دعویدار ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ آپ نے تو زندگی کے ہر شعبے میں رہنے کے طریقے بتلائے ہیں۔ لین دین شادی بیاہ فوتگی تک کے طریقہ کو واضح کر دیا ہے آپ نے تو اپنی محبت کا طریقہ بھی بتایا ہے اور بنی اسرائیل کی طرح اپنے انبیاء کو خدا اور اس کا شریک ٹھہرانے سے منع فرمایا غرض آپ کی ساری زندگی ہر انسان کے لئے مکمل نمونہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی میں کامیابی رکھی ہے یہی انسانیت کی کامیابی کا واحد راستہ ہے آج ہم اپنا جائزہ تو لیں کہ آپ کی تعلیمات مبارکہ پر عمل پیرا ہیں یا خدانخواستہ آپ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر اس سے منہ موڑے بیٹھے ہیں اور تباہی بربادی سے نقصان کی طرف تو نہیں جا رہے۔ عالم اسلام کا مشن معاشرت وحدت اور یکجہتی ہے آپ نے فرمایا رنگ نسل قومیت اور سکونت کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں ہے سب مسلمان ایک درخت کی شاخوں اور پتوں کیطرح ہیں کوئی گورا ہو کوئی کالا مفلوک الحال آپ ﷺ کامل احمد اکمل اور دین لے کر تشریف لائے ہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں پوری پوری راہنمائی فرمائی۔ اس میں کسی قسم کا کوئی خلا نہیں چھوڑا۔ آج جگہ جگہ آپ کے کردار کو بیان کرنے اور آپ کی سیرت کے جلسے اور مختلف تقاریب کا انعقاد ہوتا ہے جس میں آپ کی مدح ثنائی اور تعریف کی جاتی ہے۔ آپ کی سیرت کو بیان کیا جاتا ہے۔ مگر پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں اور آپ کی سیرت کے بیان کیلئے جلسوں اور آپکی مدح ثنائی و تعریف و توصیف کیلئے تقریبات کا انعقاد بہت اچھا عمل ہے اور دنیا آخرت میں بھلائی کا پیش خیمہ ہے آپ کی محبت کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔ لیکن صرف زبان اور الفاظ کی حد تک محدود محبت نہ دنیا میں کار آمد ہے اور نہ آخرت میں اس کا کوئی فائدہ ہے سچی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کے اعمال اور افعال سیرت اور کردار کو مکمل طور پر اپنایا جائے۔ ان تقاریب اور جلسوں کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ انسان ہر عمل سے پہلے سنت رسول کو دیکھ لے اور ہر عمل کو سنت کے مطابق سرانجام دے۔ ضروری ہے کہ محبت رسول ﷺ کے دعویداروں کے ہر ہر عمل سے آپ کی سنت کی جھلک دکھائی دے ہمارے قول و فعل سے سنت رسول عیاں ہو یہی چیز ہے۔ جس سے ہماری کامیابی کا واسطہ ہے آپ کی تعلیم کو سبکدوش بھی کریں آپ کی سنت سے بغاوت اور راہ فرار بھی اختیار کریں پھر اپنی کامیابی کے خواب بھی دیکھیں۔ ایں خیال است و محال است جنون است۔ آپ کے مبارک نام سے خلاف شرع تقریبات کا انعقاد اور مختلف قسم کی خرافات اختیار کرنا آپ سے محبت کے عنوان سے عداوت اور دشمنی ہے آپ کی محبت میں حدود شرعیہ سے تجاوز کرنا اور آپ کے نام سے منسوب تقریبات میں بدعات و رسومات کی بھرمار سے آپ کبھی خوش نہیں ہوں گے۔

آپ کے محبوب ترین لوگ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ آپ کے ارشادات اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پورا پورا عمل کیا بلکہ انہوں نے عمل کرنے کے ساتھ شریعت کے ایک ایک حکم اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک عمل کو بعینہ امت تک پہنچا کر امت پر عظیم احسان کیا صحابہ کرام اور اہلبیت رسول ﷺ اگر یہ کارنامہ سرانجام نہ دیتے تو اس سے امت کا کیا حشر ہوتا؟ امت ضلالت اور گمراہی کی دلدل میں پھنسی ہوئی اور ہر آدمی وہی کرتا جو اس کے عمل میں آتا یہ امت آپ کی تعلیمات سے بالکل ناآشنا ہوتی۔ ان محسنوں کے احسان کا تقاضا بھی ہے کہ ان کے احسان کو یاد رکھا جائے اور ان سے محبت کی جائے۔ بعد رسول اکرم کا فرمان بھی اس کا درس دیتا ہے۔

وہ لوگ جو آپ کی تعلیمات مبارکہ کے دشمن ہیں آپ کے ساتھ بغض اور عداوت رکھتے ہیں آپ کی ناموس تقدس کے خلاف لب کشائی کرتے ہیں آپ کی شریعت مطہرہ کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ آپ کی لائی ہوئی مقدس کتاب جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود کی ہیامت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس مقدس کتاب میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی نہ ہی اس میں کوئی کمی زیادتی واقع ہوئی ہے۔ بعینہٖ انہی الفاظ اور معانی کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے جیسے نازل ہوئی تھی لیکن اسلام کے ازلی دشمن نہ صرف اس مقدس کتاب میں کمی کوتاہی کے قائل ہیں بلکہ اس کتاب کا صدیق انکار کرنا ان کا بنیادی عقیدہ ہے بقول ان کے یہ کتاب شراب خور خلفاء کی خاطر لکھی گئی۔ اصلی کتاب غار میں امام مہدی کے پاس ہے جس کی لمبائی ستر گز اور اس کی آیات سترہ ہزار ہیں۔ ان حضرات کے عقیدے میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی وفات کے بعد نعوذ باللہ مرتد ہو گئے تھے۔ وہ لوگ جو

بقیہ ص 35 کالم 9

Scanned with CamScanner

صحابہؓ کا عشق رسولؐ

از قلم سلطان منصور اصغر گجرات

پوری دنیا معصیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں غلطاں تھی۔ سرزمین عرب کا یہ حال تھا کہ انہیں بدکاری میں تردید کی بجائے اطمینان ہوتا، شراب نوشی میں خوف کی بجائے خوشی ہوتی، ناچنے اور گانے کے لئے لونڈیاں پالی جاتیں، عصمتیں فروخت ہوتیں، قمار بازی پسندیدہ مشغلہ تھا، دیوتاؤں کی منتیں مانی جاتیں، ایسے کڑے وقت میں سرزمین مکہ میں بی بی آمنہ کے ہاں ایک ایسا چاند طلوع ہوا۔ جس کی روشنی سے پوری دنیا منور ہوئی۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت نے دنیا کو ایک ایسی جماعت کی قیادت عطا فرمائی کہ جو آسمانی کتاب اور الٰہی شریعت و قانون رکھتی تھی۔ جس کا ہر قدم خدا کی بخشی ہوئی روشنی میں اٹھتا تھا۔ اور اجالے میں پڑتا تھا جو دنیا میں حق و انصاف کی علمبردار تھی۔ جو حکومت و قیادت کے منصب پر نبوت کی مستحکم اخلاقی تربیت اور دین کی مکمل تہذیب نفس کے بعد فائز ہوئی تھی۔ طوالت کے ڈر سے صرف ایک وصف پر چند واقعات تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور وہ وصف ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت!

عشق کے دعوے تو آج ہم بھی کرتے ہیں لیکن کیا کہنے ان عشاق کے!

عاشق ہو تو بلال رضی اللہ عنہ جیسا! عشق رسول کی خاطر گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا۔

عاشق ہو تو جناب خباب رضی اللہ عنہ جیسا! کہ جس کی کمر کی چربی سے دہکتی آگ بجھی تھی۔

عاشق ہو تو سمیہ رضی اللہ عنہا جیسی! کہ جنہیں ابو جہل ملعون نے برچھی مار کر شہید کر دیا۔

عاشق ہو تو خبیب رضی اللہ عنہ جیسا! کہ جس نے سولی پر چڑھ کر عشق کا امتحان دیا تھا۔

عاشق ہو تو معصب بن عمیر جیسا! کہ جسے عشق رسول ﷺ کے جرم میں ریشمی لباس اتار کر ٹاٹ اوڑھنا پڑا تھا۔

عاشق ہو تو یاسر رضی اللہ عنہ جیسا! کہ جن کا خمار عشق اہل مکہ کا ظلم و ستم بھی نہ اتار سکا۔

عاشق تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے! کہ جن کی لاش تین دن تک چوراہے پر لٹکتی رہی، اور بہادر ماں اپنا لخت جگر دیکھ کر پکار اٹھی "یہ سوار اپنی سواری سے کب اترے گا"

صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کا سفیر عروہ بن مسعود ثقفی جب مکہ واپس گیا تو جا کر کہنے لگا اے قریش میں بڑے بڑے بادشاہوں کے ہاں گیا ہوں قیصرو کسریٰ اور نجاشی کے درباروں کو بھی دیکھا ہے۔ اور ان کے آداب بھی دیکھے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کی جماعت اس کی ایسی تعظیم کرتی ہو۔ جیسی محمد ﷺ کی جماعت ان کی تعظیم کرتی ہے اگر وہ تھوکتے ہیں تو جس کا ہاتھ پڑ جائے وہ اس کو بدن اور منہ پر مل لیتا ہے۔ جو بات محمد ﷺ کے منہ سے نکلتی ہے اس کے پورا کرنے کو سب ٹوٹ پڑتے ہیں ان کے وضو کا پانی آپ میں لڑ لڑ کر تقسیم کرتے ہیں۔ زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ اگر کسی کو قطرہ نہ ملے تو وہ دوسرے کے تر ہاتھ کو ہاتھ مل کر اپنے منہ پر مل لیتا ہے۔ ان کے سامنے بولتے ہیں تو بہت نیچی آواز سے، ان کی طرف نگاہ اٹھا کر ادب کی وجہ سے نہیں دیکھتے۔ اگر ان کے سر یا داڑھی مبارک کا کوئی بال گرتا ہے تو ان کو تبرکاً اٹھا لیتے ہیں۔ اور اس کی تعظیم اور احترام کرتے ہیں۔ الغرض میں نے کسی جماعت کو اپنے آقا کے ساتھ اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ان سے کرتی ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جنگ بدر کے دن میں آپ کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن میں نے آپ سے اپنا منہ پھیر لیا تھا۔ (باپ سمجھ کے چھوڑ دیا تھا) تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تمیں دیکھ لیتا تو تم سے منہ نہ پھیرتا بلکہ اللہ کا دشمن سمجھ کر قتل کر دیتا۔ (اس وقت تک حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مسلمان نہ ہوئے تھے۔)

صحابیات کا نبی کریم ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اذیت بھی بہت پہنچی اور شہید بھی بہت ہوئے مدینہ طیبہ میں یہ وحشت اثر خبر پہنچی تو عورتیں پریشان ہو کر تحقیق حال کے لئے گھر سے نکل پڑیں۔ ایک انصاری عورت نے مجمع کو بے تابانہ پوچھا کہ حضور ﷺ کیسے ہیں۔ اس مجمع میں سے کسی نے کہا کہ تمہارے والد شہید ہو گئے۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون بے قراری کی حالت میں پوچھا کہ حضور ﷺ کس حال میں ہیں۔ کسی نے والد کی شہادت کی خبر سنائی۔ اور کسی نے بیٹے اور بھائی کی کہ یہ سب شہید ہو گئے مگر انہوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور پوچھا کہ حضور ﷺ کیسے ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور ﷺ بخیریت ہیں اور تشریف لا رہے ہیں۔ اس سے اطمینان نہ ہوا کہنے لگیں مجھے بتا دو کہاں ہیں لوگوں نے اشارہ کر کے بتایا کہ اس مجمع میں ہیں اور یہ دوڑتی ہوئی گئیں اور اپنی آنکھوں کو حضور ﷺ کی زیارت سے ٹھنڈا کر کے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کی زیارت ہو جانے کے بعد ہر مصیبت ہلکی اور معمولی ہے۔

احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو جب شکست ہو رہی تھی تو کسی نے خبر اڑا دی کہ حضور نبی کریم ﷺ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ اس وحشت ناک خبر سے جو اثر صحابہؓ پر ہونا چاہئے تھا وہ ظاہر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ چلے جا رہے تھے کہ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ و طلو

Scanned with Cam

رضی اللہ عنہ نظر پڑے کہ سب پریشان حال تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے کہ طمان پریشان سے نظر آ رہے ہیں ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ کے بعد تم زندہ رہ کر کیا کرو گے۔ تلوار ہاتھ میں لو اور چل کر مر جاؤ۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود تلوار ہاتھ میں لی اور کفار کی جمگھٹے میں گھس گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کا مطلب تھا کہ جس ذات کے دیدار کیلئے جینا تھا جب وہی نہیں رہی تو پھر گویائی کر ہی کیا کرنا ہے۔ چنانچہ اسی میں اپنی جان قربان کر دی۔ درحقیقت ان جانثاروں نے (اللہ اپنے لطف کرم سے ان کی قبروں کو بھر دے) اپنی جانثاری کا پورا ثبوت دے دیا کہ زخموں پر زخم لگے ہوئے ہیں۔ دم توڑ رہے ہیں مگر کسی کی کیا مجال ہے کہ کوئی شکوہ، کوئی گھبراہٹ، کوئی پریشانی، لاحق ہو جائے، ولولہ ہے تو حضور ﷺ کی حفاظت، حضور ﷺ پر جانثاری کا، حضور ﷺ پر قربانی کا!

جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا تو بقول مولانا ابوالکلام آزاد جو صحابہ کھڑے تھے کھڑے کے کھڑے رہ گئے، جو بیٹھے تھے بیٹھے رہ گئے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم روتے ہوئے جنگلوں کی طرف چلے گئے مدینہ میں کہرام مچ گیا مدینہ کے نواح میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کھیت میں کام کر رہے تھے جب یہ دلسوز خبر سنی تو اللہ سے دعا کی اے خدا! میرے کانوں کی سماعت اور میری آنکھوں کی بینائی واپس لے لے کہ جس ہستی کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی تھی اور جس کے ارشادات سے کانوں میں حلاوت نصیب ہوتی تھی وہ ہستی ہی دنیا میں نہیں رہی تو ان چیزوں کا کیا فائدہ روایات میں ہے کہ وہ صحابی مستجاب الدعوات تھے کہ اللہ نے اسی وقت ان کی بینائی اور قوت سماعت واپس لے لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی ضرب المثل قوت، شجاعت، دلیری، بہادری کے جو آج ساڑھے چودہ سو سال بعد بھی شہرہ آفاق ہے۔ اپنی اس بہادری کے باوجود حضور اقدس ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو اس کی گردن اڑا دونگا۔ حضور ﷺ کے انتقال کی جھوٹی خبر اڑا رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بالکل گم سم تھے۔ کہ دوسرے دن تک آواز نہ نکلی۔ چلتے پھرتے تھے مگر بولا نہیں جاتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چپ چاپ بیٹھے رہ گئے کہ حرکت بھی بدن کو نہ ہوتی تھی۔ صرف ایک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دم تھا کہ اس پہاڑ جیسے وقت کو برداشت کیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے حجرہ شریف کھولا انہوں نے زیارت کی اور زیارت کر کے روتی رہیں۔ اور روتے روتے انتقال فرما گئیں۔ کیا اس عشق کی نظیر بھی کہیں ملے گی۔ کہ قبر کی زیارت کی تاب نہ لا سکیں۔ اور وہیں جان دے دی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت

جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لاڈلے نبی اور پیارے رسول ﷺ کی مصاحبت کیلئے چنا، اس بات کی مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما گئے ہیں۔

"میرے صحابہ" ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے۔" دعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

★★★

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غیر مسلموں کی نظر میں

ابو معاویہ مولانا مسعود الرحمان عثمانی

صحابی شریعت کی اصطلاح میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو اور آپ کا دیدار کیا ہو ایمان ہی کی حالت میں اس کی موت واقع ہو۔ ویسے تو سوا لاکھ انبیاء کی قوموں میں ان پر ایمان لانے والے افراد موجود ہیں لیکن جو مقام حضور ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرام" کا ہے وہ کسی اور کو نہیں ملا۔ صحابہ کرام" جیسے مقدس نفوس چشم فلک نے نہ اس سے پہلے دیکھا نہ قیامت تک دیکھ سکے گا صحابہ کرام" دین کی اساس اور اسلام کی صداقت و حقانیت کی بین دلیل ہیں۔ پیغبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے عینی گواہ ہیں۔ اللہ پاک اور رسول اللہ ﷺ کی رضا خوشنودی کا نور و مصداق ہیں ان صحابہ کرام کا مقام قرآن جیسی عظیم لاشک و لاریب کتاب میں اللہ کی زبانی ۷۵۰ آیات میں واضح طور پر موجود ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے بے شمار احادیث میں صحابہ کرام کو آسمان ہدایت کے چمکتے ہوئے ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے سابقہ کتب ساویہ تورات زبور انجیل میں بھی صحابہ کرام کی شان میں دلائل ملتے ہیں اور پھر تابعین تبع تابعین اولیائے کرام سلف صالحین کی تقریر و تحریر میں صحابہ کی شان میں بہت زیادہ مدح سرائی کی گئی ہے مگر قابل غور بات یہ ہے کہ اپنے تو خامیاں دیکھ کر بھی

Scanned with CamScanner

تعریف کر دیتے ہیں اپنوں کی تعریف کوئی کمال نہیں کیونکہ دنیا کا دستور ہے کہ شاگرد استاد کی مرید مرشد کی بیوی اپنے خاوند کی بیٹا اپنے باپ کی تعریف کرتا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ دشمن بھی تعریف کرنے پر مجبور ہو وہ کمالات اوصاف حمیدہ دیکھ کر رطب اللسان ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ زیر نظر مضمون میں مختصر طور پر صحابہ کرامؓ کے متعلق چند غیر مسلموں کے تاثرات پیش خدمت ہیں جن سے صحابہ کرامؓ کی عظمت مزید کھل کر سامنے آتی ہے جو صحابہ کرامؓ کو ہدف تنقید بنانے والوں کے چہروں پر زوردار طمانچہ ہے کیونکہ یہ ایسے غیر مسلموں کے تاثرات ہیں جو اسلام دشمنی میں تو حد درجہ تک پہنچے مگر صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ملاحظہ ہوں۔

جن غیر مسلموں نے صحابہ کرامؓ کو آنکھوں سے دیکھا ان کے تاثرات

حضرت عمرو بن العاصؓ نے مصر کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو قبطی بادشاہ مقوقس نے قلعہ سے نکل کر جزیرہ مصر میں پناہ لی اور اپنے دو قاصدوں کو خط دیکر مسلمانوں کے پاس ڈرانے کے لئے بھیجا حضرت عمرو بن العاصؓ نے فوراً جواب دینے کی بجائے ان قاصدوں کو اپنے پاس ٹھہرایا اور ان کی میزبانی کی اور مسلمانوں کے شب و روز کے معمولات کو انہوں نے قریب سے دیکھا جب مقوقس کے پاس واپس پہنچے تو اس نے پوچھا کہ بتاؤ مسلمانوں کو تم نے کیسا پایا تو قاصدوں نے جواب دیا کہ ہم نے ایک ایسی قوم دیکھی جس کے ہر فرد کو موت زندگی سے زیادہ محبوب ہے وہ لوگ عجز و انکساری کو دنیا کی ٹھاٹ باٹ پر فوقیت دیتے ہیں ان کے دل میں دنیا کی حرص و رغبت بالکل نہیں وہ زمین پر بیٹھتے ہیں اور گھٹنوں کے بل بیٹھکر کھانا کھاتے ہیں ان میں سب برابر ہیں کوئی معلوم نہیں ہوتا کہ آقا کون ہے غلام کون ہے ان کا امیر ایک عام سا آدمی ہوتا ہے۔ اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو ان میں سے کوئی پیچھے نہیں رہتا وضو کرکے نماز خشوع کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ صحابہ کرام کی تعریف ہے جو غیر مسلم قاصد اپنے غیر مسلم بادشاہ کے سامنے بیان کر رہے ہیں مقوقس نے جب یہ باتیں سنیں تو بے اختیار پکار اٹھا کہ ان لوگوں کے سامنے پہاڑ بھی آجائیں تو پاش پاش ہو جائیں گے

محترم قارئین! یہ ان غیر مسلموں کے تاثرات میں جنہوں نے خود قریب سے صحابہ کو دیکھا تھا جبکہ وہ غیر مسلم جنہوں نے صحابہ کرامؓ کو دیکھا نہیں صرف کتابوں میں پڑھا ہے وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چند غیر مسلم مفکرین اور دانشوروں کے تاثرات پیش خدمت ہیں۔

غیر مسلم مفکرین کے تاثرات صحابہ کرام کے بارے میں

چنانچہ سر ولیم میور نصرانی مورخ اور متعصب عیسائی اپنی کتاب Life of Muhammad میں لکھتا ہے کہ ہجرت سے تیرہ سال قبل مکہ ایک ذلیل حالت میں بے جان پڑا تھا مگر ان تیرہ برسوں میں کیا ہی عظیم اثر پیدا ہوا سینکڑوں آدمیوں کی جماعت (صحابہ) نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الٰہی کی ہدایت کے مطیع و منقاد ہوئے اس قادر مطلق سے بکثرت و شدت (صحابہ) دعا مانگتے اسی کی رحمت پر مغفرت کی امید رکھتے اور یہ (صحابہ) حسنات و خیرات پاک دامنی اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے محمد ﷺ کو (وہ ان کی ساری امیدوں کا ماخذ تھے) اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے اور انکی ایسے طور پر اطاعت کرتے تھے جو ان کے ﷺ رتبہ عالی کے لائق تھی۔ (ان صحابہ میں سے) ایک سو مرد عورتوں نے اپنا گھربار چھوڑا مگر ایمان عزیز سے منہ نہ موڑا۔

مورخ ایڈورڈ گبن عیسائی (اپنے عیسائیوں کو متوجہ کرکے بیان کرتا ہے) کہ نصف صدی سے کم میں اسلام بہت سے عالیشان اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا جب کہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لائے تو اس کے پیروکار بھاگ گئے اور مقتداء کو سولی کے نیچے چھوڑ کر چل دیئے اس کے برعکس محمد (ﷺ) کے پیروکار (صحابہؓ) اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گردو پیش رہے اور اس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بچانے کے لئے اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر اس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غالب کر دیا۔

گاڈ فری ہیگنس اپنی کتاب Apology from Muhammad میں رقم طراز ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اول مریدوں کے لوگ بڑے ذی وجاہت تھے اور جب وہ خلیفہ اور افسر فوج اسلام ہوئے تو اس زمانہ میں انہوں نے جو کچھ کام کئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں اول درجہ کی لیاقتیں تھیں اور غالباً وہ ایسے نہ تھے کہ باآسانی دھوکہ کھا جاتے۔ یہاں سے ان ظالموں کو اپنے عقائد پر شرم آنی چاہئے جو ان صحابہ کرامؓ کو آج کے دور کی نکھٹو فوجوں کو صحابہؓ پر فوقیت دینے کی بات کرتے ہیں جیساکہ خمینی کی تحریروں میں یہ بات موجود ہے۔

پروفیسر فلپ اپنی کتاب The Arabs a Short History میں لکھتا ہے (صحابہ کرام کے جہادی کارناموں اور غلبہ اسلام کے حوالہ سے) حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے بعد ایک صدی کے اندر ہی آپ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیرو (صحابہ) ایک ایسی وسیع و عریض سلطنت کے مالک بن گئے جو رومیوں کو ان کے انتہائی عروج کے وقت بھی نصیب نہ ہوئی تھی اس سلطنت کے دامن اگر ایک طرف خلیج Biscay سے دریائے سندھ اور چین کی سرحدوں تک پھیل گئے تھے تو دوسری طرف بحیرہ کوارزم اور دریائے نیل کے شمالی آبشاروں کو انہوں نے اپنے اندر سمیٹ لیا تھا۔ ریگ زار عرب کے فرزند رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام خدائے قدیر اللہ کے نام کے ساتھ دن میں پانچ مرتبہ ان سینکڑوں ہزاروں معبودوں کے بلند میناروں سے پکارا جاتا تھا جو جنوبی یورپ شمالی افریقہ سے لیکر مغربی اور وسطی ایشیاء تک پھیلی ہوئی تھی اپنی اس بے نظیر وسعت پذیری کے دور میں مسلمانوں نے اپنے دینی عقائد طرز کلام حتیٰ کہ اپنے جسمانی خدوخال کے اعتبار سے بھی غیر قوموں کی آزادی کی جتنی بڑی تعداد اپنے اندر جذب کرلیا تھا اتنی بڑی تعداد میں دنیا کی کوئی

قوم آج تک نہ کر سکی نہ یونانی نہ رومی نہ رگمو سکیس نہ روسی۔ (صحابہ کرامؓ کے ایمان اور اطاعت) پر پروفیسر فلپ مزید لکھتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیوی خدیجہؓ اور چچا زاد بھائی حضرت علی ؓ' حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کو تسلیم کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے۔

(خلفائے راشدین کے متعلق لکھتا ہے) حضرت ابوبکرؓ کے بعد خلفاء کی فہرست میں علی الترتیب حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ' حضرت علیؓ کا نام شریک ہیں۔ یہ چاروں خلفاء رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قریب ترین صحابیؓ اور رشتہ دار تھے ان کی زندگیاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے فیضان سے اتنی اثر پذیر ہو چکی تھیں کہ ان کے اعمال اور خیالات میں اسی نور (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر اور اس کی جھلک نمایاں رہی۔ عرب کے فاتح اور متحد کرنے والے حضرت ابوبکرؓ نے ایک سردار قبیلہ کی سی سیدھی ساری زندگی بسر کی جب آپ خلیفہ ہوئے اس وقت آپ ایک معمولی مکان میں اپنی بیوی حبیبہ کے ساتھ رہتے تھے۔ اس زمانہ میں اسلامی مملکت کی آمدن کا کوئی ذریعہ نہ تھا اسی لئے آپ کو کوئی وظیفہ نہ ملتا تھا حضرت عمرؓ بن الخطاب اطاعت الٰہی کے پیمانے میں باندھے ہوئے تھے۔ ان کی قسمت میں اسلامی مملکت کے قیام میں نمایاں حصہ لینے کی سعادت مقدر ہو چکی تھی خلیفہ ہونے کے بعد بھی آپ تجارت کے ذریعہ گزر بسر کرتے تھے عمر کا نام اسلامی روایات کے اعتبار سے عظمت شہرت میں حضرت محمد ﷺ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام کے بعد ہی آتا ہے آپ کے زہد تقویٰ آپ کی انصاف پسندی بزرگانہ سادگی کی مسلمان مصنفوں نے بہت زیادہ تعریف کی ہے۔

مشہور انگریز مورخ گبن اپنی کتاب (زوال سقوط روم) میں خلفاء راشدین کے متعلق لکھتا ہے کہ پہلے چار خلفاء کے اطوار اوصاف ضرب المثل تھے ان کی کوششیں اخلاص پر مبنی تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگیاں اخلاقی فرض کی ادائیگی اور دینی امور کی انجام دہی میں صرف کیں۔

فرانسیسی اسکالر اپنی کتاب تمدن عرب میں لکھتا ہے کہ انہوں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے خلافت کے لئے ایسے لوگوں کو منتخب کیا جن کی اصل غرض غایت دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت تھی۔ مشہور مستشرق مسز گارلن لکھتا ہے مگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان (صحابہ) کو اخلاق حسنہ اور بہترین تہذیب تمدن کے وہ درس دیئے جس نے نہ صرف انکو بلکہ پوری دنیا کو انسان بنا دیا۔

پروفیسر ایچ۔ جی ویلز اپنی کتاب اوٹ لائن آف ہسٹری میں لکھتا ہے کہ پیغمبر (علیہ السلام) صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سب سے زیادہ قریب تھے اور زیادہ جانتے تھے وہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سب سے پہلے اسلام لائے پیغمبر (علیہ السلام) نے ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس میں ظلم اور سفاکی کا خاتمہ کیا گیا۔ قلمکار کملا دیوی لکھتی ہے اے عرب کے مہارش آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دم سیوکوں میں وہ بات پیدا کردی کہ ایک ہی سمے کے اندر و جرنیل کمانڈر اور چیف جسٹس بھی تھے اور آتما کے سدھار کا کام بھی کیا کرتے تھے۔

مہاتما گاندھی لکھتا ہے اگر ہمارے کانگریسی وزراء عالی وقار چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ان کا سر اونچا ہو تو وہ صدیقؓ و عمر فاروقؓ کا نمونہ اختیار کریں جن کے قدموں میں دنیا کے خزانے ڈالے گئے اور ملکوں کی دولتیں آئیں مگر اس کے باوجود نہ ان کے پیوند لگے کپڑے چھوٹے نہ جو کی روٹی اور نہ زیتون کا تیل چھوٹا۔ حسنات و خیرات' عجز و انکساری کا پیکر' دنیا کی محبت سے دور عبادت میں خشو رکھنے والے اور اللہ کی پرستش کرنے والے تھے۔ وحی کے مطیع ذی وجاہت اور اولی درجہ کے لائق پیرو تھے ان کے اعمال میں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جھلک تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑے متقی زاہد انصاف پرور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اور ایمان کی خاطر جان قربان کرنے والے تھے ان کے اخلاق حسنہ سے دنیا انسان بنی مہاتما گاندھی اپنے وزراء کو صدیقؓ و عمرؓ جیسا بننے کی تلقین کرتا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ اہل تشیع اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں مگر پیغمبر ﷺ کی اس مبارک جماعت کو معاذاللہ برا کہتے ہیں تف ہے ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر۔

بقیہ 7

کے مخالف کمزور ہو جاتا ہے۔ تم دوسرے لفظوں میں ہمیں یہ سبق دینا چاہتے ہو کہ ہم بھی کسی ملک کی ایجنٹی کریں۔ ہم بھی کسی ملک کا سہارا تلاش کریں۔ تم ایک طرف یہ کہتے ہو کہ غیر ملکی ایجنٹوں کو بخشنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دوسری طرف غیر ملکی ایجنٹوں کی ناز برداریاں کرتے ہو! آخر کیا وجہ ہے؟ میں ایم این اے ہوں تب گرفتار ہوتا ہوں' ایم پی اے ہوں تب گرفتار ہوتا ہوں اور جو کونسلر نہیں بن سکتے انہیں تم ہاتھ تک نہیں ڈالتے!

بقیہ 8

نتیجہ ہے گلاسکو کے صابر علی نے کہا یہ کامیابی حافظ عبدالحمید کی ثابت قدمی کا نتیجہ ہے۔ باتھ گیٹ کے محمد اجمل طارق نے کہا یہ کامیابی دشمن اصحاب رسول کی ذلت و رسوائی کا منہ بولتا ثبوت ہے اس فیصلہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اگر دل میں جذبہ اور سچی لگن ہو کامیابی کی تمام منزلیں طے ہو سکتی ہیں۔ باطل کے اوچھے ہتھکنڈے کبھی بھی راستہ کی دیوار نہیں بن سکتے۔ حافظ عبدالحمید نے کہا کورٹ آف سیشن کے اس فیصلہ کو پورے برطانیہ میں سراہا جا رہا ہے۔ اللہ رب العزت کی کرم نوازی ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کی عظیم مشن کیلئے کام کرنے کے عزم کے کا نتیجہ ہے انہوں نے معززین علاقہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا آپ جس جذبہ سے میرے ساتھ رہے اور جس خلوص اور پیار سے مجھے مبارکباد دے رہے ہیں مدتوں نہیں بھلا سکوں گا۔ میں سپاہ صحابہ کے مشن اور کاز کیلئے پہلے سے زیادہ کام کرتا رہوں گا۔

ضروری اعلان

جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب کا رہائی کے بعد تفصیلی انٹرویو آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

Scanned with Car

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

بلقیس فاطمہ فیصل آباد

آپ کا نام سودہ تھا والد کا نام زمعہ بن قیس قبیلہ بنی عامر بنی عامر قریش کا ذیلی قبیلہ تھا حضرت سودہ کے والد زمعہ بن قیس اسی قبیلہ کے ایک شریف اور باوقار فرد تھے۔

نسب نامہ

زمعہ بن قیس بن عبدالشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن لوی بن کعب

والدہ کا نام

آپکی والدہ مبارکہ کا نام شموس ہے قبیلہ آپ کی والدہ شموس مدینہ منورہ کے مشہور قبیلہ بنی البخار سے تعلق رکھتی تھیں نصب نامہ شموس بن قیس بن زیاد بن عمر بن بعد بن فراش بن عامر بن منم بن عدی بن البخار۔ بنی البخار وہی قبیلہ ہے جہاں آپ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت بی بی آمنہ کا ننھیال اور جہاں خاتم المعصومین جو چھ سال کی عمر میں ساتھ لے کر ان کی والدہ آئیں تھیں اور واپس جاتے ہوئے ابوا کے مقام پر بیمار ہو گئیں اور اسی بیماری میں وفات پا گئیں تھیں۔

پہلا نکاح

پہلا نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا سکران بن عمرو سے ہوا تھا جو ان کے والد (زمعہ بن قیس کی چچا زاد بھائی تھے۔ یہ دونوں (سودہ سکران) میاں بیوی اولین مسلمانوں میں سے تھے اسی لئے ان کا نام نامی السابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہے حضرت سودہ کے بیٹے کا نام عبدالرحمان سکران ہے پہلی ہجرت حبشہ کے وقت تو حضرت سودہ اور سکران رضی اللہ عنہما قافلہ میں شریک نہ ہوئے بلکہ کافروں کے ظلم و ستم کے باوجود مکہ ہی میں قرب رسالت میں ڈیرہ جمائے رہے لیکن جب کفار مشرکین کے مظالم ثریا سے باتیں کرتے ہوئے حد سے تجاوز کر گئے تو یہ دونوں میں بیوی (حضرت سکران اور حضرت سودہ) اپنے لخت جگر حضرت عبدالرحمان کو ساتھ لیکر حکم رسول پر دوسرے بڑے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ میں ہجرت کر گئے کئی سال حبشہ مقیم رہے پھر جب یاد وطن نے مجبور کیا تو میاں بیوی اپنے بیٹے سمیت مکہ مکرمہ آ گئے۔

عبدالرحمان بن سکران کون..........؟

یہ وہی عظیم ترین ہستی ہے جسے دنیا عبدالرحمان بن سکران کے نام سے جانتی ہے کہ جس نے آتش کے پجاریوں ۔ایرانیوں کے خلاف جہاد کرتے کرتے ایرانی آتش پرستوں کو لوہے کے چنے چبوا ڈالے تھے۔ اور ایسی مشرک قوم کو توحید کی دعوت قبول نہ کرنے کے عوض صفحہ ہستی سے مٹاتے ہوئے جنگ جلولاء س ۱۷ھ میں مراد مصطفیٰ داماد علی المرتضیٰ یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہادت پا گئے۔ سکران بن عمرو کا انتقال حبشہ سے واپس مکہ مکرمہ آ جانے کے کچھ دیر بعد (روایات کے مطابق کچھ ہی دن بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج حضرت سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو کر تقریباً دو سال سے اپنے والد (زمعہ بن قیس) کے گھر میں رہ رہیں تھیں کہ ان کی قسمت کا ستارہ ایک انوکھے انداز میں طلوع ہوا اور قسمت کا ستارہ آسمان ثریا سے باتیں کرنے لگا۔ یعنی 10ھ میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہ کو زوجہ رسول خدا ﷺ کا بے مثال شرف نصیب ہوا اور امت مسلمہ کی ماں ہونے کا شرف بے مثال حاصل ہوا عمر اس وقت آپ کی 50 سال تھی۔ اور اس وقت آپ کا بیٹا عبدالرحمان جوان تھا۔

بعثت کو تیرہ سال گزر چکے تھے کہ آپ نے حکم الیہ پر اپنے مخلص ترین رفیق حضرت ابو بکر صدیق کو ساتھ لے کر یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت فرمائی مدینہ پہنچ کر جب ذرا سکون ہوا تو بدر منیر ﷺ نے زید بن حارث کو اور خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو مکہ مکرمہ سے بال بچے لانے کو بھیجا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اپنی دونوں بیٹیوں (جو کہ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہونے کی وجہ سے سوتیلی تھیں) حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو اپنی سگی اولاد کی طرح چاہتی تھیں اپنے ساتھ لے کر زید بن حارث کے ہمراہ مدینہ حرم رسالت کی طرف ہجرت کی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبشہ کی طرف دوسری مدینہ منورہ کی طرف اسی وجہ سے آپ کو صاحبۃ الہجرتین بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے چونکہ دس ہجری کو ہوا چونکہ آپ کا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کا زمانہ قریب قریب ہے اس لئے مورخین کا اس میں اختلاف ہے کہ تقدم کس کو حاصل ہے لیکن مشہور مورخ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تقدم حاصل ہے۔

واقعات حالات

واقعات حالات بھی ابن اسحاق کی روایت کی تائید کرتے ہوئے اختلاف کو ختم کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر خاتم المعصومین کے گھر میں آئیں تو حضرت سودہ نے بڑی کشادہ پیشانی سے انکا استقبال کیا حضرت سودہ

Scanned with CamScanner

ماؤں کی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت اور بہنوں کی طرح رہتی تھیں۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی [illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا کی خوشی کے لیے اپنی باری [illegible] دیتی تھیں چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ کے بیان [illegible] آنے کے قریب ہی اور جب حضرت سودہ کو خیال ہوا کہ اب وہ عمر کی اس منزل کو پہنچ گئی ہیں جہاں ازدواجی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں تو انہوں (حضرت سودہ رضی اللہ عنہا) نے اپنی باری بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی کیونکہ وہ جانتی تھیں اس سے بڑی قربانی اور کیا ہو سکتی ہے اور یہ بھی قربت رسالت محبت رسالت کے باوجود

رحمت دو عالم جب ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کیلئے مدینہ سے مکہ تشریف لے گئے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ ہی تھیں۔ کیونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فربہ اندام تھیں ہونے جسم کی تھی اس لئے بلا کی سخی تھیں۔ جس کی وجہ سے تنگی کے ساتھ بسر کرنے میں دشواری ہوتی تھی لیکن قناعت کا یہ عالم تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت [illegible] رضی اللہ عنہ نے [illegible] سے کی [illegible] تکلیف ہوئی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سودہ نے اس حکم پر شدت سے عمل کیا کہ پھر کبھی بیت اللہ کے لئے نہیں گئیں۔

فرمانِ سودہ رضی اللہ عنہا

آپ فرمایا کرتی تھیں کہ حج اور عمرہ آپ کے ساتھ ادا کر چکی ہوں اب اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گھر کی دیواروں کے اندر ہی بیٹھوں گی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بار حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے تھیلی لانے والے سے پوچھا کہ اس تھیلی میں کیا ہے۔ جواب ملا درہم حضرت سودہ نے فرمایا کہ کیا کھجوروں کی تھیلی میں درہم بھیجے جاتے ہیں۔ [illegible] اسی وقت یہ درہم تقسیم کر ڈالے اور [illegible] کھالے والے کو دے دی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے جو طائف کی کھالیں بناتی تھیں۔ اور اس سے جو آمدنی ہوتی تھی اس کو نہایت فراخدلی سے راہ خدا میں تقسیم کر دیتی تھیں یا دوسرے نیک کاموں میں صرف کر کے حق کے ساتھ کو پہنچاتی تھیں۔

وفات

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۲۳ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی

نماز جنازہ

نماز جنازہ پڑھانے کا شرف [illegible] رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا تدفین مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہوئی۔

اصحابِ قلم متوجہ ہوں

شہید اسلام
مرد حق پرست خطیب اسلام آباد
حضرت مولانا
محمد عبداللہ شہیدؒ

اور

شہیدالزرنج
فخر نوجوانان سپاہ صحابہؓ
حضرت علامہ مولانا
شعیب ندیم شہیدؒ

شہیداں شہید مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی

کی یاد میں
ماہنامہ "خلافت راشدہ" کی طرف سے
اکتوبر سنہ ۱۹۹۹ء میں خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے دونوں شہیدوں کی سیرت و احوال کے موضوع پر منتخب مضامین شائع ہوں گے۔ ۳۱ اگست تک مضامین ارسال کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ

Scanned with Cam

سپاہ صحابہ کا مشن ماضی اور حال کے آئینہ میں

ابوہریرہ صوفی محمد شفیع ملتان

آج بروز جمعہ ۹ جولائی کی صبح چند ساتھی کارکن ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ مولانا اعظم طارق جیل سے رہا ہو چکے ہیں۔

جب ہمارے قائدین پس دیوار زنداں تھے تو ہر طرف ظلم ہی ظلم تھا۔ ہر طرف مایوسی تھی ایک نہ ختم ہونے والی تاریک رات تھی اور ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہر طرف مایوسی کے بادل تھے اور صحابہ کا دشمن چار سو پھیلا ہوا تھا ہر طرف لوٹ مار اور ظلم جبر تھا اور کوئی پوچھنے والا نہ تھا اس تاریک رات میں صحابہ کا دشمن دندناتا پھر رہا تھا حکمران صحابہ کے دشمن کا ساتھ دے کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہے تھے۔ ہر کارکن مایوسی کے عالم میں گرفتار اور پریشان تھا کہ یا اللہ یہ سیاہ اور تاریک رات کب ختم ہوگی کب ہمارے قائد محترم زنداں سے باہر آئیں گے۔ وہ کونسی صبح ہوگی جب آفتاب خوشی کا پیغام لیکر آئے گا۔ مایوسی کے بادل کب چھٹیں گے غرض ہر طرف خوف وحشت اور بربریت کا عالم تھا بالاخر یہ تاریکی ختم ہوئی۔ طلوع سحر ہوئی اور خوشی کا پیغام لیکر آفتاب نمودار ہوا کہ مولانا اعظم طارق جیل سے باہر آگئے ہیں تو ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی کارکن ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے پہلے تو ہمیں یقین نہ آیا کہ یہ کہیں خواب تو نہیں پھر آہستہ آہستہ وہم ختم ہوا وہم حقیقت میں بدل گیا۔ یہ اللہ پاک کی کرم نوازی ہے اس کا بہت بڑا احسان ہوا ہے اعظم طارق ایک عظیم انسان ہیں جنہوں نے کئی سال جیل میں گزار دیئے حکومت وقت نے انہیں کئی جھوٹے مقدمات میں ملوث کرکے جیل کی کال کوٹھڑیوں میں قید و بند رکھا' مگر استقامت کے اس پہاڑ نے تمام حکمرانوں کے سامنے کسی قسم کی سودے بازی قبول نہ کی۔ ظالموں کا ہر ظلم برداشت کیا مگر اپنے مشن اور سچائی پر ڈٹے رہے۔ دنیا والوں کا ہمیشہ ہر زمانے میں اللہ والوں کے ساتھ یہی ناروا سلوک رہا ہے۔ جب ان کے پاس کوئی نعمت خداوندی ہوتی ہے تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ جب یہ نعمت خداوندی چھن جائے تو بعد میں کہتے ہیں ہمیں پتہ نہیں تھا کہ یہ ایسی چیز تھی ہمیں خبر نہ تھی مگر بعد میں افسوس کس کام کا تو یہی حال کچھ اس وقت ہے جو جانتے ہیں ان سے پوچھو کہ اعظم طارق کیا چیز ہے جاننے والوں کی نظر میں مولانا اعظم طارق بہت بلند پایا کے انسان ہیں۔ حکمرانوں کو قافلہ حق کے اس عظیم قائد کو رہا کرنا پڑا اور حق والوں کا یہ قافلہ صحابہ کرام سے چلا اور مختلف اکابرین امت اس وقت کے قائد بنے اور پھر ہر قائد نے ہر قسم کی تکلیفیں اور ہر قسم کے ظلم برداشت کئے ظالموں کے کوڑوں کی مار کھائی۔ جلا وطن ہونا پڑا جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ساری زندگی گزارنا پڑی۔ جن کے جنازے بھی جیل سے نکلے کسی کو زہر دیا گیا تو کسی کو سربازار رسوا کیا گیا۔ کسی کو کالا پانی کی سزا ہوئی تو کسی کو گوالیار کی جیل کسی کو مالٹا تو کسی کو درخت پر پھانسی۔ کسی کو بلڈوزر کے نیچے کچلا گیا۔ تو کسی کو خنزیر کی کھال میں بند کرکے جلد دیا گیا کسی کو انگریز کی عدالت میں گولی کا حکم تو کسی کو توپ کے سامنے باندھ کر فائر کیا گیا کسی کو اس کی بیوی بچوں کے سامنے مارا گیا تو کسی کی ٹانگ پکڑ کر اسمبلی سے باہر گھسیٹا گیا۔ کسی کو سرعام گولی ماری گئی تو کسی کو حق بات کہنے کی وجہ سے اسمبلی سے باہر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ کسی کو عدالت کے احاطہ میں بموں سے اڑا دیا گیا تو کسی کو بدنام زمانہ چوہنگ کے عقوبت خانوں میں ٹارچر سیل میں ہر قسم کی تکلیف سے آزمایا گیا کبھی پانچ پانچ علماء دین کو دن کے وقت شہید کیا گیا کبھی مسجد میں نمازیوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی اور کسی کو اپنے ہی گھر کے سامنے گولی مار دی گئی کسی کو پانی کی جگہ پیشاب پلایا گیا۔ تو کسی کو کڑکتی دھوپ میں کھڑا کیا گیا۔ اور پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد کی سڑکوں کو حضرت مولانا عبداللہ علامہ شعیب ندیم اور دوسرے ساتھیوں کے خون سے رنگین کیا گیا۔ الغرض وہ کونسا ظلم ہے جو پاکستان کی حکومت نے سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر نہیں کیا۔ جب ہم غور کرتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حکمران کوئی غیر مسلم ہیں جو اسلام کا نام لینے والوں پر اتنے ظلم کرتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر فرعون نمرود۔ ہلاکو۔ اور چنگیز خان کے ظلم بھی ماند پڑ جاتے ہیں آخر کیا وجہ ہے یہ مسلمان کہلوانے والے مسلمان حکمران ظالم برطانیہ کے نقش قدم پر کیوں چل رہے ہیں۔ کیا یہ ملک مسلمانوں کا اسلامی ملک نہیں اگر ہم اس کی تفصیل میں جائیں تو ہزاروں صفحات پر داستان پھیل جائے گی۔ کیونکہ اس کاروان حق میں ہر مرد اپنی جگہ ایک داستان ہے اور مستقبل بھی اپنا ہے۔ اب ہم سپاہ صحابہ کے مشن پر ماضی کی طرف لوٹتے ہیں۔ کہ یہ مشن کہاں سے شروع ہوا۔

جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا اور مختلف زمانہ اور مختلف علاقہ کے واسطے نبی آئے اور بھٹکتی ہوئی انسانیت کیلئے توحید باری تعالیٰ کا پیغام سنایا اور جن علاقے کی جس طرح

بقیہ صفحہ 48 نمبر 1

Scanned with CamScanner

کھلا خط

وزیراعظم پاکستان کے نام

شعبہ امور عامہ سپاہ صحابہ پاکستان

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ!

خیریت موجود خیریت مطلوب!

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ قیام پاکستان سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد بھی مختلف علاقوں میں مذہبی کشیدگی بڑھ کر جانی و مالی نقصانات کا موجب بنتی رہی ہے۔ خمینی انقلاب کے بعد پاکستان' سعودی عرب' عراق' کویت سمیت مختلف ممالک میں ایرانی مداخلت میں اضافہ ہوا۔۔ ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے۔ جارحانہ مذہبی مداخلت نے پاکستان کو میدان کارزار بنا کر رکھ دیا ہے۔

مذہبی و سیاسی جماعتوں اور محب وطن افراد نے اس کے تدارک کے لئے حتی المقدور کوششیں اور کاوشیں کیں۔ جن کے اثرات بعض اوقات مثبت برآمد ہوئے حکومتی سطح پر قیام امن کے لئے تحصیل' ضلع' ڈویژن اور صوبہ حتی کہ مرکزی سطح پر بھی کاروائیاں عمل میں لائی گئیں۔ مذہبی جماعتوں اور حکومتی کاوشوں کے نتیجہ میں کبھی ملی یکجہتی کونسل معرض وجود میں آئی کبھی متحدہ علماء بورڈ بنا۔ کبھی امن کمیٹیوں کے نام سے کام کیا گیا۔ ہر ایک کا مقصد شر کو ختم کر کے قیام امن کی داغ بیل ڈالنا تھا۔

سپاہ صحابہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ شر و فساد کو امن میں بدلنے کے ہر کاروائی کی حوصلہ افزائی دینی جماعتوں کے لئے باعث عزت و سرخروئی ہے۔ لہذا سپاہ صحابہ نے ہر مقام پر اپنا مثبت کردار ادا کر کے ثابت کیا کہ یہ جماعت ملک میں ہر مذہبی جماعت کے ساتھ تعاون اور امن کی ہر کوشش میں مخلص ہے۔

عزت مآب جناب وزیراعظم صاحب!

آپ نے اپنے سابقہ دور میں "اتحاد بین المسلمین" کمیٹی زیر صدارت مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی تشکیل دی تو سپاہ صحابہ کے سربراہ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی (شہید") نے مذکورہ کمیٹی کے نام شدید اعتراضات کے باوجود کمیٹی میں اپنے بھرپور دلائل سے ہاؤس کو نہ صرف قائل کیا بلکہ خلاف اسلام لٹریچر کی کاپیاں بھی فراہم کیں۔ جس سے اجلاس میں موجودہ شخصیات انگشت بدنداں رہ گئیں۔

سابق صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان کے ہاتھوں سیاسی زخم کھانے کے بعد جب سپریم کورٹ سے آپ اپنی حکومت بحال کرانے میں کامیاب ہو گئے تو سپاہ صحابہ کے نمائندہ وفد نے وزیر اعظم ہاؤس میں آپ سے ملاقات کی۔ جناب محمد یوسف مجاہد صاحب (سابق سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ پاکستان) نے آپ سے کہا کہ ہم حکومتی جبر و تشدد کا مسلسل شکار چلے آ رہے ہیں۔ آپ بحیثیت وزیراعظم ہماری جان بھی لے لیں ہمارا خون اس شرط پر معاف ہو گا کہ آپ تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت کیلئے مؤثر ترین قانون بنا دیں۔ آپ نے مجاہد صاحب سے بغل گیر ہوتے ہوئے وعدہ کیا۔ اگر مجھے بحیثیت وزیراعظم کام کرنے دیا گیا تو انشاء اللہ میں آپ لوگوں سے کیا گیا وعدہ پورا کر کے دکھاؤں گا۔ مگر آپ کی حکومت پھر توڑ دی گئی۔ موجودہ سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری صاحب نے دل آزار شیعہ کتب متحدہ علماء بورڈ میں پیش کیں اور ان کتب میں سے کچھ حکومت نے ضبط بھی کیں۔ پڑوسی ملک کی مسلسل مداخلت کے سبب پائدار امن کی ہر کوشش رائیگاں ہوتی نظر آئی اور ملک میں جاری مذہبی قتل غارت گری نے شدت اختیار کرلی۔

عرصہ دراز کے تعطل کے بعد آپ کی حکومت نے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی سربراہی میں 1999ء میں ایک کمیٹی تشکیل دی مگر افسوس ہاؤس میں بیٹھ کر کمیٹی کو تسلیم کرنے والے ایک مرتبہ پھر انکاری ہو گئے اور علامہ مذکور نے سربراہی سے استعفیٰ دے دیا۔ آپ نے اور آپ کے برادر میاں شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنی کوششیں جاری رکھیں اور ایک محب وطن عالم دین علامہ عبدالرحمان اشرفی کو اس کمیٹی کا سربراہ مقرر کر کے معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی۔ اس کمیٹی میں سپاہ صحابہ' دیگر مذہبی جماعتوں اور فقہ جعفریہ کو بھی شامل کیا گیا۔

اب 8 جون 1999ء کو صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب (وزیر اوقاف و زکواۃ و عشر صوبہ پنجاب کی قیادت میں متحدہ علماء بورڈ نے جناب شہباز شریف صاحب وزیر اعلی پنجاب سے گورنر ہاؤس مری میں ملاقات کی اور فرقہ واریت کے انسداد کے لئے قانون سازی کی ضرورت پر اتفاق کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفاء راشدین' امہات المومنین' اور اہل بیت کرام و آئمہ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بالواسطہ یا بلا واسطہ تنقیص و اہانت خواہ وہ تقریرا" ہو یا تحریرا" کسی بھی انداز میں ہو کہ ارتکاب کرنے والے شخص کے لئے 14 سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا قانون بنا کر عملی نفاذ کا اعلان کرے۔

اس سفارش پر حکومت پنجاب کے ارکان' سپاہ صحابہ' دیگر سنی مسالک کے زعماء سمیت فقہ جعفریہ کے راہنماؤں کے دستخط بھی موجود ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ متحدہ علماء بورڈ کے اس تاریخ ساز فیصلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے فی الفور قانون سازی کو اہمیت دیں گے۔ اگرچہ سپاہ صحابہ اس سزا کو اس جرم کے مقابلہ میں کم تر سمجھتی ہے۔ تاہم ملک میں قیام امن کے لئے اس معاہدہ پر دستخط کر کے مخالفین اور معاندین کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ سپاہ صحابہ ایک طرف حکومت کے قائم کردہ

بورڈ کے فیصلہ کو قانونی شکل میں دیکھنا چاہتی ہے تو دوسری طرف اس کار خیر میں شامل مختلف جماعتوں کے راہنماؤں کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے معاملہ کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر نہ صرف وقت دیا بلکہ پہلے سے بہتر قانون سازی کے لئے راہ ہموار کی۔

متحدہ علماء بورڈ کی متفقہ یاداشت و سفارشات طویل اور صبر آزما صورت حال کے بعد ان سفارشات کو ثمر آور بنانے کے لئے علماء' حکومت اور عوام پر لازم ہے کہ بھرپور کاروائی عمل میں لائیں تاکہ ملک سے مذہب کے نام سے پھیلنے والی بے چینی اور دہشت گردی کو ختم کیا جا سکے۔ لیکن فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے مختلف مقامات پر پریس کانفرنسیں کر کے مذکورہ بالا سفارش کے خلاف بڑے سخت اور افسوس ناک و تنقیص کرنے والے کو 14 سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا قانون پاس کیا تو خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ اور یہ کہ حکومت فرقہ واریت کو قانونی شکل دینا چاہتی ہے۔ ان کے اس عمل سے ذہن میں چند سوالات ابھر رہے ہیں۔

1۔ اگر فرقہ واریت کے سدباب کے مرتکبین کو سزا دینے سے فرقہ واریت کو قانونی شکل حاصل ہوتی ہے تو منشیات' ڈاکہ' چوری' قتل' زنا غرض ہر جرم کے خلاف سزا مقرر کی گئی ہے۔ کیا یہ سمجھا جائے گا کہ حکومت نے ان جرائم کے خلاف سزا مقرر کر کے ان جرائم کو قانونی شکل دے دی ہے؟

2۔ کسی جرم کے خلاف سزا کا اطلاق ہمیشہ اس پر ہوتا ہے جو اس جرم کا مرتکب ہو۔ تعزیرات پاکستان کی کتابیں سزاؤں سے بھری پڑی ہیں۔ حتی کہ ان میں بعض جرائم پر سزائے موت بھی درج ہے لیکن کسی شریف شہری کو ان سزاؤں پر تشویش لاحق نہیں ہوتی کیونکہ اس کے ذہن میں جرائم کا تصور ہی نہیں ہے۔ مذکورہ بالا قانونی سفارش پر اہل تشیع کا واویلہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سزا ان پر ضرور لاگو ہوگی۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفاء راشدین' امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی تقریری و تحریری نہ صرف تنقیص و اہانت بلکہ تکفیر ان کے مذہب کی بنیاد ہے اور وہ اس سے باز نہیں آسکتے۔

3۔ اس ملک میں عیسائی' قادیانی' ہندو' سکھ بھی رہتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی مذکورہ بالا قانونی سفارش پر کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔ کیونکہ ان میں سے کسی کا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص و توہین کا کوئی معمول نہیں ہے۔ اس جرم کے لئے ان کی مجالس منعقد ہوتی ہیں اور نہ ہی ان کا اس قسم کا لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ اس لئے اس سزا پر ان کو کوئی تشویش نہیں۔

4۔ مسلمانوں کے مختلف مسالک دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث' میں اگرچہ بعض باتوں پر اختلاف موجود ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا اہلبیت کی تنقیص و توہین کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان میں سے بھی کسی نے اس سزا کے خلاف آواز بلند کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ بلکہ ان کا تو مطالبہ ہے کہ یہ سزا کم ہے اس سے بڑھایا جائے۔

5۔ حکومت بھی اس بات کو سمجھتی ہے کہ فرقہ واریت کی وجہ سے امن وامان کی صورت حال اس حد تک بگڑ چکی ہے کہ انسداد دہشت گردی کے خصوصی عدالتوں کے قیام کے باوجود بہت سے افراد ماورائے عدالت نام نہاد پولیس مقابلوں میں قتل کئے جانے کے باوجود مسئلہ کا کوئی پائیدار حل نظر نہیں آ رہا اور مسئلہ کی شدت میں کمی واقع نہیں ہو رہی۔ حکومت یہ سمجھتی ہے کہ خصوصی عدالتوں پر اتنا خرچ کرنے کے بعد اگر مجرموں کو سخت سزا نہیں ملتی تو ان عدالتوں کی افادیت و ضرورت بھی ختم ہو جاتی ہے اور قانون انسداد دہشت گردی کی بھی معمولی سزاؤں کے لئے عام سول جج صاحبان کافی ہیں۔ دہشت گردی ختم کرنی ہے تو سزا بھی ایسی ہونی چاہئے جس کی دہشت گردوں کے دل پر دہشت ہو۔ حکومت اس ساری صورت حال کو سمجھتے ہوئے سخت سزا نافذ کرنا چاہتی ہے لیکن اہل تشیع کی وجہ سے نہیں کر رہی۔ یعنی کہ مجرموں کے ڈر سے مناسب سزا کا قانون نہیں بنایا جا رہا اور یہ عنصر اتنا خطرناک ہے کہ حکومت کبھی بھی جرائم پیشہ طبقہ کے لئے ان کی مرضی کے خلاف سزا کا قانون نہیں بنا سکے گی۔ اور جو قانون پہلے سے موجود ہے ان پر عمل درآمد نہیں کرا سکے گی۔ حکومت کی اس پالیسی کو مجرموں کے آگے بے بس حکومت یا مجرموں کی شریک کار حکومت کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دیا جا سکتا۔

6۔ اہل تشیع' اہل بیت کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور مذکورہ بالا قانونی سفارش میں صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ اہل بیت کرام و آئمہ اطہار کی تنقیص و اہانت کا دروازہ بند نہیں کرنا چاہتے اور ان کی محبت کا دم بھرنا منافقت ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اہل بیت کی توہین و تنقیص کرنے والا کوئی طبقہ موجود ہی نہیں ہے۔ جبکہ صحابہ کرام" کی توہین و تنقیص اہل تشیع خود کرتے ہیں۔ اگر کوئی طبقہ اہل بیت کی توہین و تنقیص کرنے والا موجود ہوتا تو وہ بھی اس سزا کو رکوانے میں صحابہ کرام کی توہین و تنقیص کرنے والوں کا ہمنوا ہوتا کیونکہ اس جرم کے مرتکب اکیلے اہل تشیع ہیں۔ اس لئے اس سزا کے خلاف آواز اکیلے اہل تشیع ہی اٹھا رہے ہیں۔

7۔ علامہ ساجد نقوی نے اپنے بیانات میں کہا کہ ملی یکجہتی کونسل کو ہی فعال بنا کر فرقہ واریت کا مسئلہ حل کیا جائے۔ ملی یکجہتی کونسل کے متفقہ اعلامیہ پر تمام دینی جماعتوں کے سربراہان سمیت ساجد نقوی کے دستخط موجود ہیں۔ اس کی شق نمبر 6 کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔

"یہ اجلاس عظمت رسول ﷺ عظمت ازواج مطہرات" اور عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان جزو سمجھتا ہے۔ اور ان کی تکفیر کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور ان کی توہین و تنقیص کرنے کو حرام سمجھتے ہوئے قابل تعزیر جرم سمجھتا ہے" نیز اسی اعلامیہ کی شق نمبر 8 میں یہ جملہ بھی موجود ہے کونسل اپنے کئے گئے فیصلوں کے عملی نفاذ کی بھی ذمہ دار ہوگی۔

حکومت کو چاہئے کہ وہ ساجد نقوی کو ملی یکجہتی کونسل کے متفقہ اعلامیہ کے حوالے سے ہی پابند کرے۔ ویسے بھی متحدہ علماء بورڈ کی مذکورہ بالا سفارش پر فقہ جعفریہ کے نمائندہ علامہ افتخار حسین نقوی اور دیگر شیعہ قائدین کے دستخط موجود ہیں۔ اور یہ سفارش مولانا عبدالستار خان نیازی کمیٹی کی رپورٹ ملی یکجہتی کونسل متحدہ علماء بورڈ اور اسی عنوان پر کئی ایک کمیٹیوں کی کاروائیوں اور کاوشوں کا ہی منطقی نتیجہ ہے۔

جناب وزیراعظم پاکستان میاں محمد

Scanned with Ca

لہٰذا شریف صاحب اگر کبھی آپ کو آپ کے مسلمان ہونے کا واسطہ دے کر آپ سے کہہ سکے ساتھ ہو، واسطہ دیا کہ آپ نے ہاں میں ہو صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کا واسطہ دے کر وہ کہے کہ آپ ان کا تحفظ بھی کیجئے کر، اور کہیں گے کہ آپ اسلام کا ہی ایک ستون نہیں کر سکتا جو آپ کرتے ہیں اس لئے مجھے بھی وہ نہیں کر سکتے جو آپ ادا کر چکے ہیں۔ اس لئے روضہ رسول ﷺ پر جہاں حضور ﷺ کے ساتھ حضرات شیخین بھی آرام فرما ہیں آپ کی بار حاضری نہ دی تھی اگلی مرتبہ آپ جا رہے ہیں۔ لیکن اس نے طوعاً و کرہاً بھی کسی مسئلہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو حل کیا تھا۔ منکرین ختم نبوت ﷺ کے پیروکاران ملی نبوت کو کافر قرار دیا تھا۔ آپ تو صحابہ کرام اور اہلبیت کی تکفیر تو ہیں اور منکرین کے مرتکبین کو صرف تین سال سزا و جرمانہ کا قانون بنانا چاہتے ہیں۔ اس میں بھی مستقلوں اور گستاخی کا قانون بنا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں قول کے اس بات کا عادی آپ ہیں، آپ کی حکومت کی طرف سے کوئی ٹھوس اور عملی اقدام نہیں ہوا۔

محترم میاں صاحب! اہلسنت کی قوم دینی جماعتیں اور اہل تشیع کے نمائندگان نے آپ کے ساتھ اس معاملہ میں بھرپور ساتھ دے کر اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آپ کی طرف نگاہیں اٹھ رہی ہیں کہ آپ کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر آپ نے اس قانون سازی میں مزید تاخیر کی اور اس قانون کے نہ بننے سے یا تاخیر ہونے سے اگر کسی کی زبان یا قلم سے آج کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے خلاف کوئی لفظ بھی نکلا تو کل قیامت کے دن صحابہ کرام اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا ہاتھ ہو گا اور آپ کا گریبان ہو گا۔ اور دنیا میں بھی اہلسنت عوام کا ہاتھ ہو گا اور آپ کا گریبان ہو گا۔ کل کس منہ سے روضہ رسول ﷺ پر حاضری دو گے۔ تمہیں وہاں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے شرم نہیں آئے گی؟

محترم میاں صاحب! آپ کی والدہ یا آپ کی زوجہ "ہماری والدہ یا ہماری زوجہ" کو کوئی گالی دے تو ہماری غیرت [illegible] کیا امہات المومنین اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی اولاد رہ گئی ہیں کہ ان کے خلاف جو چاہے بکتا پھرے کوئی ان کو روکنے والا نہ ہو۔ آپ ثابت کر دیں کہ وہ لاوارث نہیں ہیں۔ اور ان کے وارثوں میں سب سے آگے ہیں۔ آپ فوراً موثر قانون بنا دیں گے تو فرقہ واریت ختم ہو کر رہ جائے۔ قانون خود مجرموں کو سزا دے گا۔ اور اس مسئلہ کا واحد حل سخت ترین سزا ہے۔ اس لئے مزید وقت ضائع کئے بغیر مجوزہ قانون کا عمل نافذ فرمائیے اور اللہ سے اجر عظیم حاصل کیجئے۔ پوری امت مسلمہ کا تعاون اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

والسلام

شعبہ تعلقات عامہ سپاہ صحابہ پاکستان

خطباء اور علماء کے لئے جمعہ پڑھانا آسان ہوگیا

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی شہرہ آفاق تصنیف خطبات قاسمی جلد اول اور خطبات قاسمی جلد دوم کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد اب خطبات قاسمی جلد سوم اور خطبات قاسمی جلد چہارم اور خطبات قاسمی جلد پنجم بھی آچکی ہے۔ الحمد اللہ خطبات قاسمی کی پانچوں جلدوں کے مارکیٹ میں آجانے کے بعد علماء خطباء مقررین واعظین مدرسین آئمہ مساجد کے لئے جمعہ پڑھانا آسان ہو گیا کیونکہ خطبات قاسمی کی پانچوں جلدوں میں کل ایک سو چھبیس تقریریں ہیں جو ایک ذہین خطیب کے لئے عمر بھر کا سرمایہ ہیں۔ یہ محض مکتبہ قاسمیہ فیصل آباد سے طلب کریں۔ تاجروں کے لئے معقول کمیشن

مکمل سیٹ 595 روپے

ملنے کا پتہ مکتبہ قاسمیہ غلام محمد آباد اے بلاک فیصل آباد فون: 694242

تربیت کے اہم اصول

خطاب
جناب ڈاکٹر
خادم حسین ڈھلوں
مرکزی جنرل سیکرٹری

مرتب
حافظ
عبدالوحید
فاروقی

سپاہ صحابہ و سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے غیور ساتھیو! جلسے جلوسوں میں مخاطب عوام اور ارباب اقتدار والے ہوتے ہیں۔ جبکہ تربیتی کنونشن میں مخاطب جماعتی کارکن و عہدیدار ہوتے ہیں۔ تربیتی کنونشن میں اپنی غلطی اور کوتاہیوں پر نظر کر کے ازالہ کرنا ہوتا ہے اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل طے کرنا ہوتا ہے۔ ہمارا پیغام حق ہے اور حق والوں پر ہمیشہ مشکلات آتی ہیں لیکن وہ مصائب کے باوجود اپنے پیغام کو نہیں روکتے ہمیں اس پیغام کو مزید عام کرنے کیلئے بھرپور محنت کرنا ہے۔ تمام سنی قوم کو اپنے موقف مشن اور کاز سے آشنا کروانا ہے ہماری منزل نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ہے۔ اور اس نظام میں سب سے بڑی رکاوٹ شیعہ ہیں۔ ہر دینی جماعت نے یہی دعویٰ کیا کہ ہم نظام خلافت راشدہ کا نفاذ چاہتے ہیں۔ مگر اس رکاوٹ کو ہٹانے کیلئے کسی نے کوشش نہ کی۔ جھنگوی شہیدؒ نے نظام "خلافت راشدہ" کی آواز بلند کی تو سوچا کہ کیوں نہ سب سے پہلے اس چٹان کو توڑا جائے۔ جو اس نظام میں رکاوٹ ہے چنانچہ انہوں نے اس رکاوٹ کو دور کرنے کیلئے دفاع صحابہ کا کام شروع کیا۔ یہ کام اتنا عظیم ہے کہ اگر ہماری نیتوں میں فتور نہیں۔ دل صاف ہیں تو انشاء اللہ ضرور سرخرو ہوں گے ہماری منزل قریب ہے اگر ہماری زندگی میں منزل مل گئی پھر بھی کامیاب منزل نہ بھی ملی تب بھی انشاء اللہ کامیاب ہیں۔ دفاع صحابہ کا کام سنت اللہ ہے۔ اور ہم سنت اللہ پر عمل پیرا ہیں۔ منزل مقصود تک جانے کیلئے کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ ان کو مد نظر رکھنا چاہئے کارکن ہو یا عہدیدار ان میں سب سے پہلی چیز دستور ہے۔

جماعت کے اندر جب بھی اختلاف ہوتے ہیں اس کی بنیادی وجہ سے دستور سے ناواقفیت دستور سے ہٹ جانا اور دستور سے روگردانی ہوتی ہے۔ دستور بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جو بھی پیغمبر دنیا میں آئے وہ ایک دستور اساسی لائے پیغمبر دو جہاں بھی ایک دستور لے کر آئے۔ جو ہمیں تمام زندگی کے اصول و ضوابط بتلاتا ہے جس قوم امت' قافلے یا جماعت نے دستور کو اپنایا وہ بھی حزب اللہ کہلائی کبھی رضاعت اور خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا کئے گئے۔ اور جس قوم نے ان دساتیر سے رخ موڑا انحراف کیا۔ ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ جو ملک دستور کے مطابق چلتا ہے فلاح پاتا ہے جو دستور سے انکار کرے وہ تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے جس طرح امتوں' قوموں کیلئے ہر جماعت کیلئے دستور ضروری ہے اسی طرح ہمارے لئے جماعتی دستور ضروری ہے اس پر عمل پیرا ہوں گے تو جماعت میں انتشار نہیں ہوگا۔

اطاعت امیر

نماز ہمیں بہت کچھ سکھاتی ہے۔ نماز کی مثال سے قائد یا امیر کی اہمیت جان لینی چاہئے۔ امام مصلیٰ امامت پر کھڑا ہے پیچھے مقتدی کھڑے ہیں امام رکوع کرے مقتدی رکوع میں جائیں اگر کوئی مقتدی رکوع کی بجائے سجدے چلا جائے امام سجدہ میں جائے وہ قیام میں چلا جائے تو اسے مقتدی نہیں سب شرارتی کہیں گے۔ مقتدی اسی وقت ہوگا جب مکمل طور پر امام پیچھے چلے گا۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدی کیلئے ضروری ہے کہ وہ بتادے۔ اگر مقتدی ناظرہ پڑھا ہو۔ اور وہ سمجھ جائے کہ زیر زبر کی غلطی ہوئی ہے تو وہ بتائے تو نماز ہو جائے گی اگر امام بھول گیا مقتدی حضرات کے علاوہ کوئی شیخ الحدیث پانی پتی قاری نوٹیوں پر وضو کر رہا ہو اور وہ بولے شریعت مصطفوی کہتی ہے کہ اس شیخ الحدیث اور پانی پتی قاری کی مان لی تو نماز نہیں ہوگی جب اسے بولنا ہوگا تو ضروری ہے مقتدی بنے اسی طرح جماعت کے قائد پر تنقید کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ تنقید کرنے والا جماعت کا باقاعدہ رکن ہو۔ اس جماعت کا فارم پر کرنا ہوگا جو تنقید کرے اس سے پوچھو اپنا رکنیتی فارم دکھا جماعت میں شامل ہوئے بغیر کوئی شیخ الحدیث کوئی مولوی لقمہ (مشورہ) دے مت لو۔ نماز جاتی رہے گی۔ اس نے ہمیں مشورہ دینا ہے تو جماعت میں آنا ہوگا۔ ورنہ ہمیں چاہئے اس کی بات کارد کردیں۔ ہرگز قبول نہ کریں اگر امام کو غلطی بتانا چاہتے ہیں تو مقتدی بننا پڑے گا۔ قائد کی غلطی بتانا ہے تو اجلاس میں آنا پڑے گا۔ پھر نماز بتلاتی ہے کہ پہلی رکعت میں امام صاحب نے اٹھنا تھا بھول کر بیٹھ گئے اب کوئی پنجابی میں سرائیکی میں سندھی میں نہیں کہہ سکتا اسی زبان میں ضروری ہے اجلاس میں بیٹھو تو بدتمیزی سے نہیں۔ قائد امیر کی اہمیت کو سامنے رکھ کر بات کریں۔ صرف اخباری بیانات یا افواہوں پر ہی نہیں قائد امیر کی اہمیت کو سامنے رکھ کر بات کریں۔ اس کے مقام کو پامال مت کریں۔ قائد کی بات پر غیر متزلزل اعتماد کرنا ضروری ہے۔ قائد کی ہر بات کو اپنے حق میں جانے صرف اخباری بیانات یا افواہوں پر ہی انحصار نہ کرے قائد سے وضاحت پوچھ لیں۔ پھر بھی تسلی نہ ہو تو بات اجلاس میں رکھے دستور کے مطابق معاملہ حل ہو جائے گا۔

تنظیم

جب دھاگہ اور دانے اکٹھے ہوں گے۔ ہر دیکھنے والا اسے تسبیح کہے گا اگر دھاگہ اور دانے الگ کردیں تو ہر کوئی یہ کہے گا کہ یہ دانے ہیں اور یہ دھاگہ۔ جب نظم و ضبط آگیا اتحاد ہوگیا انتشار ختم ہوگیا تو رحمت خداوندی نازل ہوگئی تنظیم کیلئے لاکھوں کی ہی ضرورت نہیں بلکہ چند افراد پر

Scanned with Cam

مشتمل بھی ہو سکتی ہے نماز باجماعت اگر ہزاروں آدمی پڑھیں یا دو آدمی ہی پڑھیں وہ جماعت ہی کہلائے گی۔ تنظیم میں اتحاد انتہائی ضروری ہے کسی دور میں ایک بوڑھے نے اپنی وفات سے قبل اپنے بیٹوں سے لکڑی کا گٹھا منگوایا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ اسے توڑو اس کے بیٹے نہ توڑ سکے تو اس نے کہا سب لکڑیاں کو الگ الگ کر دو۔ اور پھر توڑو انہوں نے اسی طرح کیا اور سب لکڑیاں توڑ ڈالیں۔ بوڑھے نے انہیں سمجھایا کہ جب تک تم اتحاد و اتفاق سے رہو گے تو تمیں ان لکڑیوں کی طرح کوئی نہیں توڑ سکے گا۔ اور اگر لکڑیوں کی طرح علیحدہ ہو جاؤ گے تو لکڑیوں کی طرح توڑ دئے جاؤ گے۔ اسی لئے مثل مشہور ہے۔ کہ اتفاق میں برکت ہے تاریخ ہی بتلاتی ہے کہ اگر تمھاری صفیں مضبوط ہیں تو دشمن نہیں توڑ سکتا قائد مصلی امامت پر کھڑے ہیں دشمن چھپا ہوا ہے قائد پر حملہ کیا اور بھاگنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ جب دشمن نے دیکھا کہ ان صفوں میں مکمل مضبوطی ہے تو اس نے وہیں خود کشی کرلی اب ہمیں چاہئے۔ صفوں کو منظم کریں صفیں مضبوط ہونگی تو انشاء اللہ دشمن خود کشی پر مجبور ہوگا۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ جب قائد پر حملہ ہوا (مراد سیدنا فارق اعظم ؓ ہیں) تو انہیں فی الفور ہسپتال نہیں پہنچایا اسی وقت دوائی کا بندوبست نہیں کیا بلکہ دوسرا قائد آگے آتا ہے آکر تحریک کو تنظیم کو پھر وہیں سے شروع کرتا ہے مشن پر تو قربانی دی جا سکتی ہے۔ مگر مشن کو کسی پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔

کام کا طریقہ

جس طرح ہر ٹیم کو پریکٹس کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہر جماعت کو چلانے کیلئے اجلاس ضروری ہے جب ٹیم پریکٹس نہیں کرے گی تو ہار جائے گی ہارے گی تو طرح طرح کے الزامات لگیں گے۔ جب ٹیم مکمل پریکٹس کرے گی تو وہ ون ڈے بھی اور ٹیسٹ بھی جیتے گی۔ جب اجلاس نہیں ہوں گے ہر کوئی علیحدہ ہوگا ایک دوسرے پر بدگمانی ہوگی بدگمانی ہوگی تو کام نہیں ہوگا۔ جب اجلاس میں بیٹھیں گے ہر بات اجلاس میں ہو جائے گی مکمل اتحاد ہوگا۔ تو کام بھی ہوگا اور محاذ میں کامیابی بھی ملے گی۔ کرکٹ ٹیم میں گیارہ کھلاڑی کھیلتے ہیں اب اگر ٹیم کے باقی کھلاڑی کہیں کہ صرف وکٹ کیپر اور باؤلر ہی کھیلیں تو اور جیتیں۔ تو یہ ناممکن ہے اور اگر باؤلر اور کیپر کے علاوہ میچ جیتنے کا پروگرام ہو تو یہ بھی ناممکن ہے جیتنے کیلئے ضروری ہے کہ پوری ٹیم متحد ہو کر کھیلے۔ اسی طرح اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم جیتیں منزل پر پہنچیں تو پوری ٹیم متحد ہو کر کھیلے اسی طرح اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم جیتیں منزل پر پہنچیں تو پوری باڈی (یونٹ) کو متحد ہو کر چلنا پڑے گا۔ اگر باقی عہدیدار یہ کہیں کہ صدر اور جنرل سیکرٹری ہی سب کچھ کریں تو کام نہیں ہو سکتا جب ممکن نہیں۔ اگر صدر اور سیکرٹری کہیں ہم نے تو کچھ نہیں کرنا باقی عہدیدار کریں تب بھی جیت کی توقع نہیں۔ جیت یا منزل اسی وقت ملے گی جب سب میں اتحاد و اتفاق ہوگا کھیلنے والوں کی جیت میں دیکھنے والے تماشائیوں کا بھی بڑا حصہ ہوتا ہے اچھی کارکردگی پر داد دیتے ہیں اور بری پر نشاندہی کرتے ہیں۔ اسی طرح باڈی کے ساتھ کام میں معاونت کارکن کی ہوتی ہے کارکن کو چاہئے کہ اچھے کام پر حوصلہ افزائی کریں۔ اور غلطی کی اصلاح کریں۔ اب اگر ٹیم متحد ہے مگر پھر بھی جیتنے سے قاصر ہے تو کپتان کو چاہئے کہ وہ اس انداز سے تبدیلی لائے اسی طرح صدر کو چاہئے کہ یونٹ متحد ہونے کے باوجود کام نہیں کر رہا تو اس میں تبدیلی لائے۔ اگر ٹیم کا کپتان کہے کہ میں تو گیند نہیں پکڑوں گا۔ میری تو توہین ہے۔ تو چوکا لگے گا۔ اور شکست مقدر بنے گی۔ اگرچہ پوری ٹیم کھیلے فتح کے بعد ٹرافی (کپ) کپتان ہی کو دیا جاتا ہے اب وہ یہ سمجھے کہ یہ میرا ہے میچ میں نے جیتا ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے بلکہ اس جیت میں پوری ٹیم کا پسینہ شامل ہے پوری ٹیم کی محنت ہے باہر بیٹھے تماشائیوں کا بھی حصہ ہے جب ہم کوئی پروگرام کرتے ہیں تو یہ کامیابی صرف صدر ہی کی نہیں ہوتی اور نہ ہی صدر سمجھے بلکہ یہ پوری باڈی اور کارکنوں کی محنت ہوتی ہے قارئین قائد اور کارکن ایک گاڑی کے دو پہئے ہیں تو اکٹھے چلیں گے تو منزل ملے ایک میں نقص آگیا تو پوری گاڑی ٹھہر جائے گی۔ اگر کارکن یا قائد میں کوئی نقص ہو تو پوری تحریک رک جاتی ہے دونوں کا مل کر چلنا ضروری ہے متحد ہو کر اتفاق اتحاد سے چلیں تو انشاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ کامیابی کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ قیادت پر غیر متزلزل اعتماد کریں اور دستور کے مطابق چلیں۔

یا اللہ مدد

میں جرنیل سپاہ صحابہ
حضرت مولانا
محمد اعظم طارق
M.P.A
کو مقدس مشن کی خاطر
قید و بند کی صعوبتیں
جرات و استقامت کے
ساتھ برداشت کرنے
پر خراج تحسین اور
رہائی پر
مبارک باد
پیش کرتا ہوں۔

منجانب:
ابوہریرہ صوفی محمد شفیع ملتان

کھلا خط
بنام ایڈیٹر روزنامہ "امت" کراچی

حافظ ثناء اللہ صدیقی ٹنڈو جان محمد ڈگری سندھ

جناب رفیق افغان صاحب سلام مسنون

آپ کے اخبار کی جمعہ ۴ جون ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں پاکستانی شیعہ رہنما ساجد علی نقوی کا مضمون ثمینی کی برسی کے موقع پر اسلام کی قوت وحدت و اتحاد کے نام شائع کیا گیا ہے اس مضمون میں مسٹر ثمینی اسلامی دنیا کا لیڈر اور عالم اسلام کے درمیان اتحاد و اتفاق کا درس دینے والا رہنما قرار دیا گیا ہے۔

جناب والا! ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو ایران میں رضا شاہ پہلوی کا تختہ الٹ کر مسٹر ثمینی مسند اقتدار پر براجمان ہوا۔ پورے عالم اسلام میں اس بات کا انتہائی زور و شور سے پروپیگنڈہ کیا گیا۔ کہ یہ انقلاب خالصتاً اسلامی انقلاب ہے اور اس انقلاب کے نتیجے میں ایران میں خالصتاً ایک اسلامی حکومت قائم ہوگی ملمان خصوصاً نوجوان طبقہ نے جو ایک عرصے سے چند الامی ممالک چلنے والی اسلامی تحریکوں سے اسلامی نظام کے نفاذ کی آس لگا کر آخر میں بالکل مایوس ہو چکے تھے انہوں نے اس انقلاب کا پرجوش انداز میں خیر مقدم کیا اور اس انقلاب کو اپنے ملک میں لانے کیلئے کوششیں شروع کر دیں۔ کچھ اسلامی تنظیموں کے رہنماؤں نے جب ایران کے دورے کئے اور مسٹر ثمینی کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تو انہیں شدید حیرت کا سامنا کرنا پڑا جب انہوں نے دیکھا کہ جس انقلاب کو ہم ایک خالصتاً اسلامی انقلاب سمجھ رہے ہیں اس انقلاب کے رہنما ایک کٹر شیعہ ذہنیت رکھتے ہیں اور انقلاب کی کامیابی کے بعد جب انہیں اقتدار حاصل ہوا تو انہوں نے کئی ممالک میں جو لٹریچر تقسیم کیا اس کا ایک بڑا حصہ شیعہ نظریات پر مبنی ہے۔ اور قطعی طور پر مسلمانان اہلسنت کے عقائد کے برعکس ہے۔

الحکومۃ الاسلامیہ نامی ثمینی کی اپنی تصنیف جو ان کے انقلاب کی دعوت اور بنیاد ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے یہ کتاب جس میں اس بات پر کھل کر بحث کی گئی ہے کہ امام مہدی منتظر شیعہ نظریئے کے مطابق ان کے بارہویں امام جو کہ غار میں غائب ہیں اور ظاہر ہو کر سنیوں اور ان کے علماء کو قتل کریں گے اور حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کو سولی پر چڑھا کر ان کے جسموں کو جلائیں گے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر نعوذ باللہ حد جاری کریں گے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے حق الیقین مصنفہ باقر مجلسی ان کے ظہور کا وقت ہے لہذا اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومتوں کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لی جائے تاکہ امام کے آنے کی راہ ہموار کی جاسکے اور شاید اسی مقصد کیلئے مسٹر ثمینی نے ایران میں حکومت کے خلاف انقلاب برپا کیا اور تخت اقتدار پر قابض ہوئے تو اس کتاب میں مسٹر ثمینی اپنے ائمہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اور ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری عقائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (ص ۵۲)

اول یہ کہ اس عبارت میں دوسرے انبیاء کا ذکر تو صراحۃً ہے ہی مگر اس بات کا فیصلہ میں آنجناب پر چھوڑتا ہوں کہ نبی مرسل کی تعریف میں خود آنحضرت ﷺ بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اور دوم یہ کہ جو شخص کسی غیر نبی کو نبی سے افضل جانے کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد بارہ اماموں کو انبیاء سے بلند درجے پر فائز کرے اور انبیاء کی طرح انہیں غلطی سے معصوم جانے اس طرح ثمینی نے اس کتاب میں ص ۹۱ پر لکھا ہے کہ ان کے (یعنی ائمہ کے) بارے میں شہد یا غفلت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیا ایسا شخص ختم نبوت کا منکر نہیں ہے۔ اپنی ایک دوسری کتاب کشف الاسرار میں اس سوال کے جواب میں اگر امامت کا مسئلہ اصول دین میں سے ہے تو قرآن میں ائمہ کے نام اور ان کی امامت کی تفصیل آنی چاہئے تھی۔ جس طرح قرآن میں دیگر دینی اصولوں کا ذکر ہے تو جواب میں مسٹر ثمینی لکھتے ہیں اگر قرآن میں خدا تعالیٰ امام کا نام صراحۃً ذکر فرما دیتا تو جن لوگوں نے اسلام اور قرآن سے صرف دنیا اور حکومت کیلئے تعلق قائم کیا تھا اور قرآن کو انہوں نے اپنی اغراض کا ذریعہ بنا رکھا تھا اس کے سوا اسلام اور قرآن سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا ان کے لئے بالکل ممکن تھا کہ ان آیتوں کو جن میں امام کا نام ذکر کیا گیا ہوتا وہ قرآن سے نکال دیتے اور اس مقدس آسمانی کتاب میں تحریف کر دیتے اور یہود و نصاریٰ کی طرف سے اس کتاب پر تحریف کا اعتراض وارد ہوتا۔ ص ۱۱۴ اس عبارت میں ایک تو مسٹر ثمینی سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے اس کتاب میں تحریف کا خطرہ بھی محسوس کر رہے ہیں کیا اس طرح کی سوچ کسی ادنیٰ درجہ کے مسلمان کے ذہن میں بھی آسکتی ہے!

اور اسی کتاب کشف الاسرار میں ص ۱۱۹ پر واقعہ قرطاس کا ذکر کر کے آخر میں لکھتے ہیں کہ عمرؓ کے اس بیہودہ کلام سے اس کے اندر چھپا ہوا بدنامہ اور کفر واضح ہو گیا ہے۔ فیصلہ آپ خود کیجئے کہ حضرت عمرؓ کو اس طرح کھلے طور پر کافر اور زندیق لکھنے والے ثمینی کو اسلامی دنیا کا لیڈر تو کا ایک عام مسلمان بھی تصور کیا جا سکتا ہے؟

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۸ پر مسٹر ثمینی تحریر کرتے ہیں کہ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے تمام کام عقل و حکمت پر مبنی ہوں ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی'

Scanned with Cam

عدالت و دین داری کی ایک عالیشان عمارت تیار کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہما جیسے بد قماشوں کو امارت اور حکومت سپرد کر دے' کاش کہ مسٹر خمینی کے مداحوں اور ساجد نقوی کے بقول مسٹر خمینی جہاں اور کافی اسلام کی خدمتیں کی ہیں وہاں اسلام کی ایک اور یہ خدمت بھی کر دیتے کہ ان تینوں خداؤں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع فرما دیتے کہ کون سے خدا نے معاذاللہ عقل و حکمت کے خلاف فیصلے کر کے اپنے ہی دین کو برباد کرنے کی کوشش کی اور وہ کون سا خدا ہے جس کی وہ عبادت و پرستش کر رہے ہیں۔

جناب والا! ان تمام تر حوالہ جات کو ایک مرتبہ پھر بغور پڑھیں اور پھر اس بات پر غور فرمائیں کہ کونسا اسلام ہے جس کی دعوت مسٹر خمینی لوگوں کو دے گئے ہیں اور کیا انہیں اس بات میں اب بھی کوئی شک باقی ہے کہ مسٹر خمینی ایک کٹر اور متعصب شیعہ ذہنیت رکھتے ہیں اور لوگوں کو بھی اسی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں۔

اور جہاں تک شیعہ نظریات و عقائد کا تعلق ہے جس نے اس مذہب کے عقائد کو پڑھا ہے اسے بخوبی علم ہے کہ ان عقائد کے اسلام سے دور کا واسطہ نہیں اور یہ اسلام کے مد مقابل ایک دوسرا مذہب ہے۔

مسٹر خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار ص۱۲۱ میں مذہبی معلومات کے حصول کی خاطر شیعہ عالم علامہ باقر مجلسی کی کتب خصوصاً ان کی فارسی تصانیف کے مطالعے کا مشورہ دیا ہے یہ شیعہ مصنفین میں سے سب سے زیادہ مقبول ہیں اور انہیں شیعہ مذہب کا ترجمان اعظم کہا جاتا ہے ان کی ایک تصنیف جلاء العیون ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔۔

" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جہنم میں ایک صندوق ہے جو جہنم کے آتشی کنویں میں ہے۔ کنویں کا منہ پتھر سے بند ہے جب اللہ تعالی جہنم کی آگ بھڑکانہ چاہیں گے تو حکم دیں گے کہ اس پتھر کو اٹھا لیا جائے اور اس ۔۔ ۔۔ ۔۔ ٹھے گا اس صندوق میں بارہ آدمی بند ہیں۔۔ پوچھنے پر بتایا کہ وہ بارہ یہ ہیں اگلی امتوں کے فرعون نمرود' قابیل حضرت صالح کی اونٹنی کا قاتل اور حضرت موسی و عیسی کی شریعتوں کو بدلنے والے دونوں اشخاص اور اس امت کے چھ ہیں دجال' ابو بکر' عمر ابو عبیدہ ابن جراح' سالم مولی محذیفہ' اور سعد ابن العاص صفحہ نمبر ۲۱۴ طبع ایران انہی ملا باقر مجلسی کی ایک کتاب حق الیقین بھی ہے اس میں انہوں نے ایک طویل روایت درج کی ہے جو اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے۔" ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شیطان سے فرمایا تھا کہ میں نے دو آدمی ایسے بھی پیدا کئے ہیں جو تجھ سے زیادہ شقی اور گمراہ ہیں تو داروغہ جہنم کے پاس جا کر کہہ کہ وہ دونوں آدمی تجھے دکھائے۔ شیطان نے کہا کہ میں نے جا کر یہ بات داروغہ جہنم سے کہی تو داروغہ جہنم مجھے جہنم کے سب سے نچلے ساتویں طبقے میں لے گیا۔ میں نے دیکھا کہ یہاں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما زنجیروں پر لٹکے ہوئے تھے آگ کے گرزوں سے انہیں پیٹا جا رہا تھا حق الیقین۔ (صفحہ ۵۰۹ و صفحہ ۵۱۰) یہ چند ایک عبارت نقل کی ہیں تاکہ آپ کی غلط فہمی دور ہو سکے اور بھی صرف ایک نمونہ کے طور پر ہے ورنہ اگر صرف اسی بحث میں پڑ جائیں تو شائد سینکڑوں صفحات سیاہ ہو جائیں اور یہ شیعہ کا بنیادی اور قدیم لٹریچر ہے جو مسٹر خمینی کے اقتدار میں آنے کے بعد ایران کے سرکاری پریس پر طبع ہو کر ہندوستان و پاکستان اور دیگر کئی اسلامی ممالک میں پہنچایا گیا یا پھر یہیں سے طبع کرایا گیا اور اعلیٰ پیمانے پر اس کی خرید و فروخت ہوئی۔ مسٹر خمینی کے اقتدار میں آنے کے بعد یہاں اس قسم کی نظریات کو فروغ دیا گیا اور انقلاب ایران کے بعد یہاں وطن عزیز میں شیعہ علماء ذاکرین اور مصنفین کی ایک بڑی تعداد سرگرم عمل ہوئی اور اس نے یہاں جو تقریری و تحریری کام کیا وہ ایک علیحدہ تکلیف دہ اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی داستان ہے جس کا تذکرہ یہاں بحث کو طول دیگا اور آپ کی مصروفیات میں بھی پریشانی کا باعث بنے گا۔

اور اس دوڑ میں تمام شیعہ ذاکرین و مصنفین سے سرفہرست لاہور میں موجود شیعہ کے بڑے ادارے الجامعہ المنتظر کے مدرس غلام حسین نجفی ہیں جس کی تصانیف میں رسول ﷺ کی احادیث پر ۔۔ کرنا حضور ﷺ کے اعمال کا مذاق' احکامات اسلام کا مذاق اور اسلامی و دینی اصولوں کی تضحیک تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مگر اصحاب رسول پر تبرا بازی اور انہیں ننگی گالیاں کتب میں تحریر کرنا ان کا پسندیدہ ترین مشغلہ ہے پھر ان تمام کتب کی سر عام اشاعت اور ان کی خرید فروخت ایک ایسے ملک میں ہو رہی ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور جسے اسلامی قلعہ بنانے کی باتیں ہمارے حکمرانوں کی طرف سے دن رات ہوتی رہتی ہیں اور یہ سب کچھ ان حالات میں ہو رہا ہے جبکہ اس ملک میں واضح طور پر ۹۸ فیصد سنی آبادی ہے تو کیا ان کے کوئی جزبات نہیں ہیں جو نہیں بھڑکیں گے۔ جب ان کی مقتدر شخصیات کی توہین و تنقیص کی جا رہی ہو تو آخر سوچنے کہ کیا وہ اپنے سینے میں دل نہیں رکھتے۔ پتھر یا اینٹ رکھتے ہیں جس پر کوئی اثر نہ ہو گا۔ کیا ان کتب پر کوئی قدغن اور پابندی نہیں لگنی چاہئے جو صرف اس لئے نہیں لگائی جا سکتی کہ ایران کی دوستی کا بھرم بھی تو رکھنا ہے۔ حالانکہ ان کتب میں وہ گند ہے جو سلمان رشدی کی کتاب میں بھی نہیں ہے۔

صحابہ کرام ؓ کی عزتوں پر حملے انہیں ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کی ننگی اور گندی گالیاں ان کی نانیوں اور دادیوں تک کو معاذ اللہ زناکار اور فاحشہ عورتیں لکھنا۔ جناب والا اگر یہ سب کچھ اسلام ہے تو کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ اس دنیا میں کفر نام کی کسی چیز کا وجود ہے یا نہیں اگر آپ ان کی یہ خرافات دیکھنا چاہتے ہیں تو علامہ ضیاالرحمان فاروقی شہید کی تالیف "تاریخی دستاویز" میں دیکھ سکتے ہیں جو انہوں نے میاں نواز شریف کو پیش کی تھی۔

مسٹر ساجد نقوی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ خمینی نے ستم دیدہ اور مستعف افراد کو اپنے حقوق کے حصول اور ظلمت کے خلاف قیام پر آمادہ کیا کتنی عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو مسٹر خمینی مظلوموں کی داد رسی کر کے انہیں اپنے حقوق کے حصول کیلئے جدوجہد کرنے پر آمادہ کرتے ہیں اور ظالموں کے خلاف صف آراء ہونے کی تلقین کرتے ہیں اور دوسری طرف خود مظلوموں کا گلا گھونٹتے چلے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ انسانیت سوز

Scanned with Cam

سلوک کرتے ہیں۔

مسٹر خمینی نے انقلاب کی پہلی سالگرہ تک جن ہزاروں افراد کو مشق ستم بنایا ان میں اکثریت اہلسنت ہی کی تھی ہر مخالف کو شاہ کے وفادار کا نام دیکر خصوصی فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے گولیوں سے بھون دیا گیا سنی مدارس کے جید ترین علماء کو بغیر مقدمہ چلائے جیلوں میں ٹھونسا گیا علماء کو باغی قرار دے کر شہید کیا گیا انقلاب کی پہلی سالگرہ تک جن مسلمانوں پر تیغ چلائی گئی ان کی تعداد بیس ہزار ہے ورلڈ اسلامک مشن جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ کو تہران کی عالمی کانفرنس میں مدعو کیا گیا۔ تھا اس نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ تہران میں پانچ لاکھ سنی آباد ہیں مگر انہیں یہاں مسجد کی تعمیر کی ابھی اجازت نہیں ملی جب کہ یہودیوں کی ۲ عبادت گاہیں ۱۲ گرجے' ہندوں کے ۲ مندر اور مجوسیوں کے دو آتشکدے ہیں مگر سنیوں کی ایک بھی مسجد نہیں ہے شاہ کے زمانے میں عیدین کی نماز سنی ایک گھر میں پڑھتے تھے مگر اب عید کے دن مسلح افواج کا پہرہ بٹھا کر انہیں نماز عید سے بھی روک دیا گیا اہلسنت مسلمان اپنی مذہبی کتب نہیں چھاپ سکتے۔ ۳۵ فیصد سنی مسلمان آباد ہیں مگر ۵۰۰ سرکاری اسکولوں میں صرف ۳۴ سنی ہیں باقی سب شیعہ تاکہ سنی بچوں کو شیعہ مذہب کی دعوت دیکر شیعہ بنایا جا سکے سابق نصاب تعلیم بدل کر شیعہ کے عقائد پر نصاب مقرر کیا گیا ہے۔(منقول از ندائے اہلسنت بحوالہ ہفت روزہ نئی دنیا ۱۴ اپریل ۱۹۸۳ بعنوان ایران میں کیا دیکھا؟)

آتش کدہ ایران نامی ایک کتاب محترم اختر کاشمیری صاحب نے لکھی ہے صفحہ ۹۸'۹۹ پر انہوں نے اسرائیل تعلقات اور ان کے اندرونی معاہدے کے بارے میں انکشافات کئے ہیں اس میں کہا گیا ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل نے عرب دشمنی کی بناء پر ایران کو اسلحہ فراہم کرنے کا سمجھوتا کیا ہے مگر اسرائیلی قانون انہیں اس معاہدے کی یا سمجھوتے کی تفصیلات ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتا اس لئے وہ کسی خبر کی تردید یا تائید کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

۲۱۔ اکتوبر ۱۹۸۰ کو پیرس کے ایک جریدے نے اپنے نمائندہ خصوصی مقیم تہران کا جو مکتوب شائع کیا ہے اس میں یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ اسرائیل کے سول اور فوجی ماہرین کا ایک وفد تہران کے دورے پر آیا اس وفد کا مقصد ایران کی دفاعی ضروریات کا جائزہ لینا تھا تاکہ ایران کو اس کی ضرورت کے مطابق امریکی اور اسرائیلی ساخت کے پرزے اور دیگر سامان جنگ فراہم کیا جا سکے۔ ۲ نومبر کو برطانیہ کے اخبار آبزرور میں تہران کے مکتوب نگار نے لکھا ہے کہ عراق سے جنگ کیلئے اسرائیل نے ایران کو بندر عباس چاہ بہار اور بوشہر کی بندرگاہوں کے ذریعے بھاری مقدار میں اسلحہ فراہم کیا ہے۔ ۳ نومبر کو مغربی جرمنی کے اخبار ڈاکی ویٹر میں تفصیلی خبر شائع کی جس کے آخر میں یہ ذکر ہے کہ اسرائیل نے یہ سامان بحری راستے سے ایران کو پہنچایا نیز اسرائیل ایران کو سامان جنگ فراہم کرنے کا یہ سلسلہ جاری رکھے گا ایران اسرائیل معاہدے کی خبر جب دنیا بھر میں پھیل گئی تو ۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء کو اسرائیل کے رسالے "معارف" نے لکھا ہے کہ ایرانی حکومت نے اسرائیل سے براہ راست پرزے اور مختلف ایجنسیوں کی وساطت سے مختلف قسم کا اسلحہ فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ اور بڑی مقدار میں فاضل پرزے بھی منگوائے ہیں۔ آتش کدہ ایران

جناب والا یہی اسرائیل ہے جس پر آپ کے روزنامے میں شامل مضمون میں مسٹر نقوی عالم اسلام پر ہونے والے مظالم کی داستان سنا کر آخر میں لکھتے ہیں کہ ان تمام کاروائیوں اور سازشوں کی پشت پر اسرائیل کا ہاتھ ہے تاکہ مسلمانوں کے وسائل سے وہ یہودی لابی کو پروان چڑھا سکیں ایران اور یہاں پاکستان میں مسٹر خمینی کے مداحوں کے جلوسوں اور جلسوں مظاہروں میں آئے روز مرگ بر امریکہ بر اسرائیل کے نعرے لگائے جاتے ہیں اور یوم القدس کے موقع پر بڑے بڑے پوسٹر چھپوا کر دیواروں پر آویزاں کیے جاتے ہیں اس پر ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

ہیں کو اب کچھ اور نظر آتے ہیں کچھ

روس نے انقلاب برپا کرنے میں جس طرح مسٹر خمینی کا ساتھ دیا وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں جب مسٹر خمینی شاہ کے فرار کے بعد ایران میں داخل ہوئے تو استقبالیہ ہجوم میں لینن اور ٹراٹسکی کی کتابیں کارل کی تعلیمات کی گائیڈ بکس اور کیمونسٹ لیڈروں کی رنگا رنگ تصاویر پر تقسیم ہوئیں اور جب خمینی نے ایران کا انتظام سنبھالا تو ۱۹ نومبر ۱۹۷۹ء کو جناب بژنیف کا یہ انتباہ نشر ہوا کہ اگر امریکہ نے ایران میں کوئی مداخلت کی تو روس اس کاروائی کو اپنی سلامتی سمجھے گا۔

مسٹر نقوی نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسٹر خمینی نے ہمیشہ اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے اس پر عرض یہ ہے کہ غالباً اسی لئے اتحاد و اتفاق پر اک رسالہ بھی تحریر کیا ہے جس کا نام ہے اتحاد و یک جہتی" جس کے صفحہ ۸ پر تحریر کیا ہے دنیا میں جتنے بھی نبی آئے وہ سب عدل و مساوات کے قیام کے لئے آئے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اس میں جو شخصیت کامیاب ہو گی وہ ہمارے بارہویں امام کی ہے۔

جناب اعلی یہ کونسا اسلام ہے جس میں تمام انبیاء کرام کو ناکام بتایا جا رہا ہے۔

مسٹر خمینی اور ان کے لٹریچر کے یہاں پاکستان آنے اور صحابہ کے خلاف چھپنے والی غلیظ اور بیہودہ کتب اور خمینی کے شیعہ انقلاب کو ملک کے ۹۸ فیصد سنی عوام پر مسلط کرنے کی کوشش کے سدباب کیلئے مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے سپاہ صحابہ قائم کی جو آج تک اسی جذبے اور ولولے کے ساتھ اپنے مشن پر کاربند ہے۔ آج جبکہ سپاہ صحابہ اور اس کے قائدین و کارکنوں پر حکمرانوں نے ظلم کی انتہا کر دی ہے اس کے کارکنوں اور قائدین کو بیگناہ گرفتار کر کے جوہنگ سنٹروں میں تشدد کے اذیت ناک مراحل سے گزارا جا چکا ہے۔ کارکنوں کو اس بات کے عوض رہائی کی پیش کشیں کیں گئیں کہ تم بیان دے دو کہ فلاں شخص کو ہم نے قتل کیا ہے اور ہمیں مولانا اعظم طارق نے اس بات کا حکم دیا تھا مگر آج ان تمام تر مظالم کے باوجود حکومت سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکی ہے۔

میں آخر میں آپ کو پھر یہ یقین دلاتا ہوں کہ سپاہ صحابہ دہشت گرد تنظیم نہیں ہے۔ یہ

Scanned with Ca

سختی اور یہ شدت صرف دین کی وجہ سے ہے بھلا جو صحابہ سے اس قدر سختی سے پیش آتا ہے تو سپاہ صحابہ اس سے کیونکر نرمی کر سکتی ہے جبکہ حضور ﷺ کی حدیث مین تو صحابہ کے گستاخ کیلئے لعنت تک کے الفاظ منقول ہیں۔

جناب والا اگر ہم دہشت گرد ہوئے تو مولانا اعظم طارق کو اسمبلی میں کبھی نہ بھیجتے مولانا اعظم طارق صاحب صحابہ کی توہین پر مبنی لٹریچر اسمبلی میں پیش کر کے حکمرانوں اور عوامی منتخب نمائندوں کو دکھلا چکے ہیں مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید میاں نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں یہ لٹریچر انہیں دکھلا چکے ہیں۔ مولانا عبدالستار نیازی کی سربراہی میں فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے کی گئی سفارشات آج بھی وزیراعظم کی ٹیبل پر موجود ہیں۔

سپاہ صحابہ کے موجودہ قائد علامہ علی شیر حیدری صاحب سابق جسٹس سجاد علی شاہ کے سامنے چار گھنٹے تک گفتگو کر کے سپاہ صحابہ کا مؤقف پیش کر چکے ہیں ۔ مولانا اعظم طارق اس مسئلے پر گفتگو کرنے کیلئے شدید زخمی حالت میں کرسی پر بیٹھ کر میزان پروگرام میں شرکت کیلئے پی ٹی وی اسٹیشن پہنچ گئے مگر شیعہ راہنما افتخار نقوی نے جب مولانا کے پہنچنے کی اطلاع سنی تو نہ آیا اور یہ کہا کہ مولانا اعظم طارق نے ہمارے بارہویں امام کی شان میں گستاخی کی ہے لہٰذا میں اس سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ مولانا اعظم طارق نے کہا کہ آپ آکر اس مسئلے پر گفتگو کر لیں مگر اسے نہ آنا تھا نہ آیا۔ علامہ علی شیر حیدری صاحب موجودہ حکمرانوں کے سامنے شیعہ کو لاجواب کر چکے ہیں شیعہ نے پہلے تو کہا کہ ہم اس کمیٹی کا بائیکاٹ کرتے ہیں کیونکہ اس کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے آج سے ۱۸ سال قبل اپنے بیٹے کی شادی محرم کے پہلے عشرے میں کی تھی۔ جب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی مستعفی ہو گئے۔ تو ایک اجلاس میں شریک ہوئے مگر دلائل کا جواب نہ دے سکے تو اگلے روز بیان دیدیا کہ علماء کمیٹی کے اجلاس میں ہمیں گالیاں دی گئی ہیں۔ ان تمام ترجمانوں کے باوجود آپ خود بتائیں کہ ہماری جماعت کیطرف سے امن و امان کے سلسلے میں اس سے بڑھ کر اور کیا کر سکتے ہین جو نہیں کر رہے۔ آخر وہ کونسا جائز مسئلہ ہے جس میں ہم نے حکومت سے تعاون نہیں کیا پھر اس کے بدلے میں ہمیں کیا صلہ دیا گیا۔ آخر وہ کونسا ظلم ہے جو سپاہ صحابہ کے کارکنوں اور اس کے رہنماؤں پر ڈھا کر نہیں دیکھ لیا گیا۔ ٹارچر سیلون اور چوہنگ سینٹروں میں تشدد کے خوفناک مراحل اور قید وبند کا زلف محبوب کی طرح دراز ہوتا ہوا سلسلہ آئے روز ہمارے علماء کارکنوں کا قتل عام ایک ہزار کے لگ بھگ کارکنوں کی شہادتیں اور ان کے قاتلوں کی عدم گرفتاری یہ ہے صلہ ہماری وفاداری کا....

اس صورتحال کے بعد اگر کچھ جزباتی کارکن ہمارے کنٹرول سے باہر ہو کر اپنا راستہ بدل لیں تو آخر اس میں سپاہ صحابہ کا یا اس کے قائدین کا کیا قصور ہے آخر میں میں آپ کو ایک مرتبہ پھر اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اپنے ضمیر سے پوچھئے کہ کیا سپاہ صحابہ کی جدوجہد غلط نظریات پر مبنی ہے۔ کیا قرآن کو نامکمل کہنے والے لوگ صحابہ کرامؓ کو ماں بہن بیٹی کی گندی اور ننگی گالیاں دینے والا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو معاذ اللہ انتہائی درجے کا جہنمی سمجھنے اور لکھنے والا طبقہ کیا مسلمان ہے؟

سپاہ صحابہ کے کارکنان رہائی کے حقدار ہونے کی وجہ سے آج تک کیوں جیلوں میں ہیں مولانا اعظم طارق دو سال سے زائد عرصہ جیل میں رہے۔ حالانکہ وہ ایم پی ہیں مگر دوسری طرف قائدین ۱۸، ۱۸ قتل کے مقدمات ہونے کے باوجود آزاد ہیں۔ ۴ جون ۹۹ء کی اشاعت میں یہ خبر بھی آئی ہے کہ سپاہ محمد کراچی کا صدر حیدر رضا عرف حیدر سائیں ۵۶ افراد کا قاتل رہا ہو کر دوبئی فرار ہو گیا ہے جس نے کراچی میں سپاہ صحابہ کے ۲ دو افراد کو رمضان میں حالت اعتکاف میں شہید کیا طارق روڈ پر مسجد میں فائرنگ کر کے ۷ حرکتہ الانصار کے کیمپ پر فائرنگ کر کے ۱۳ نیو کراچی میں مسجد باب الاسلام پر فائرنگ کر کے ۱۱ افراد کو شہید کیا۔ ایسے لوگ ایران کی پشت پناہی کی وجہ سے نہ صرف رہا ہو جاتے ہیں بلکہ فرار بھی کرا دئے جاتے ہیں۔ آخر جیلوں کے حقدار ہم ہیں آخر ظلم کی یہ سیاہ رات کب ختم ہوگی صحابہ کی عزت کی جنگ لڑنے والوں پر یہ تشدد آخر کب تک جاری رہے گا آپ جیسے صحافی آخر کب اپنے قلم کے تقدس کو بروئے کار لائیں گے۔ جس قلم کے تقدس کی قسمیں خود آپ نے کھائیں ہیں۔ خدارا ہم سے انصاف کریں اگر حکومت انصاف نہیں کرتی تو آپ اہل قلم ہی انصاف کریں خدا کیلئے ظلم تو نہ ڈھائیں۔ ظالم کو ظالم اور مظلوم کو مظلوم کہیں ورنہ یاد رکھیں اس دنیا کے آگے ایک دنیا اور بھی ہے اس عدالت کے علاوہ ایک عدالت اور بھی ہے ایک اور حساب لینے والا بھی ہے وہاں تمہارے قلم کے ایک ایک لفظ کا حساب لیا جائے گا۔ بے شک وہ ذات عزیز ذو انتقام ہے۔ اللہ حق کا ساتھ دینے والوں کا حامی ناصر ہو۔

والسلام

سپاہ صحابہ کا ایک ادنیٰ رضا کار حافظ ثناء اللہ صدیقی، ٹنڈو جان محمد تحصیل ڈگری ضلع میرپور خاص سندھ

بقیہ 10

- چنیوٹ موڑ سے محلہ حق نواز شہید کا پندرہ منٹ کا سفر چار گھنٹوں میں طے ہوا۔
- جب یہ قافلہ تالاب کمیٹی کی طرف سے ہوتا ہوا مسجد حق نواز شہید پہنچا تو مغرب کی اذان شروع ہو چکی تھی۔
- مسجد حق نواز شہید پہنچ کر قائد محترم نے گاڑی کی چھت پر چڑھ کر تمام لوگوں کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔
- تمام گلیاں اور بازار لوگوں سے بھرے ہوئے تھے اور چھتوں پر خواتین اپنے قائد کی جھلک دیکھنے کو موجود تھیں۔ کئی بوڑھی عورتوں نے قائد محترم کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور حفاظت کی دعا مانگی۔
- مغرب کی نماز کے بعد یہ استقبالی جلوس جلسہ کی شکل اختیار کر گیا جس سے مرکزی قائدین مولانا عبدالغفور جھنگوی، مولانا عبدالخالق رحمانی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے خطاب کیا۔
- شاعر انقلاب جناب اللہ نواز سرگانی نے اپنی مشہور نظم کب تک اے حکمرانو ظلم ہم پہ ڈھاؤ گے سنا کر لوگوں کو محظوظ کیا۔
- آخر میں قائد محترم مولانا اعظم طارق نے تقریبا ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔

Scanned with Cam

بنگلہ دیش میں علماء حق کی رہائی

مرسل۔ عبدالحمید عباسی

الحمدللہ آپ کو یہ سن کر یقیناً مسرت ہو گی کہ خدام القرآن ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا احمد صادق ڈیسائی اور خدام القرآن کے چیئرمین مولانا محمد ساجد عثمان صاحب جیل سے رہا ہو گئے ہیں۔ ٹرسٹ کے مذکورہ مرکزی رہنماؤں کو دیگر تین ساتھیوں کے ہمراہ بنگلا دیش پولیس نے 24 جنوری 1999 کو رات اڑھائی بجے اس وقت گرفتار کر لیا تھا جب آپ ڈھاکہ میں موجود خدام القرآن کے آفس میں آرام فرما رہے تھے۔ پچاس سے زائد گاڑیوں پر مشتمل اڑھائی سے لگ بھگ پولیس نفری نے دفتر کا محاصرہ کر کے گرفتار کیا اور دونوں مرکزی افراد کو ایک ہی ہتھکڑی لگا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ ریاستی دہشت گردی کا مظاہر کرتے ہوئے پولیس نے گرفتاری کے سلسلہ میں وارنٹ دیکھائے اور نہ ہی اس اچانک شب خون کی وجوہات بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ سی آئی ڈی پولیس نے ایک ہفتہ تک غیر قانونی حراست میں رکھا اور اس دوران مسلسل ذہنی ٹارچر کیا جاتا رہا۔ ملکی و غیر ملکی مختلف ایجنسیاں آپ سے تحقیقات کرتی رہیں۔ اسی دوران خدام القرآن کے دفتر سے تمام سامان بھی پولیس اٹھا کر لے گئی۔ جس میں خدام القرآن ٹرسٹ کے زیر اہتمام بنگلا دیش میں چلنے والے 500 کے قریب دینی مدارس کا مکمل ریکارڈ تھا۔ اسی سامان میں ٹرسٹ کے قائدین کے پاسپورٹ، ٹکٹس اور دوسری ضروری دستاویزات بھی تھیں۔ ایک ہفتہ کی غیر قانونی حراست کے بعد پولیس نے آپ کو عدالت میں پیش کر کے باقاعدہ ریمانڈ حاصل کیا جو 21 دن تک جاری رہا۔ اس دوران بھی مختلف طریقوں سے تفتیش جاری رہی۔ (دوران ریمانڈ آپ پر جو الزامات لگائے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسامہ بن لادن کے ساتھی ہیں۔

2۔ خدام القرآن کے تحت چلنے والے 500 کے قریب دینی مدارس اسامہ کی امداد سے چل رہے ہیں۔

3۔ 500 کے قریب دینی مدارس حقیقت میں ٹریننگ سنٹر ہیں۔ ان میں باقاعدہ عسکری تربیت دی جاتی ہے۔

4۔ خدام القرآن کا مقصد ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرز پر انقلاب برپا کر کے بنگلہ دیش کو دوبارہ پاکستان کا حصہ بنانا ہے۔

5۔ حرکت الجہاد الاسلامی سے تعلق ہے اور یہاں مذکورہ جماعت کو مالی سپورٹ کر رہے ہیں۔

6۔ طالبان سے تعلق ہے اور یہاں جو کام ہو رہا ہے یہ طالبان کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ہے۔

7۔ آزاد خیال شاعر شمس الرحمان پر قاتلانہ حملہ میں ملوث ہیں۔

8۔ اسامہ بن لادن سے متعلقہ لکھی گئی ایک کتاب کو مالی سپورٹ کی ہے۔

9۔ دیگر مقامی بنگالیوں کے ساتھ مل کر 12 افراد نے بغاوت کی کوشش کی ہے۔

پولیس نے آپ حضرات کو خطرناک مجرم قرار دیا ہے اور دوران ریمانڈ آپ کو کسی قسم کے رابطہ کی اجازت نہ دی گئی۔ اگرچہ ریمانڈ کے بعد سی آئی ڈی پولیس کی تفتیشی ٹیم جس کا سربراہ نام زمانہ پولیس افسر عبدالقہار خوند تھا' جس نے مجیب الرحمان کو قتل کیس کی بھی تحقیقات کیں۔ ریمانڈ ختم ہونے کے بعد عدالت سے جیل بھیج دیا چونکہ پولیس عدالت میں کوئی مضبوط کیس پیش نہ کر سکی اسے خطرہ تھا کہ ضمانت منظور ہو جائے گی۔ اس لئے حکومت نے 16 یم پی او کے تحت آپ کو جیل میں ہی نظر بند کر دیا۔ اسی دوران آپ کی ضمانت بھی منظور ہو گئی لیکن نظر بندی کی وجہ سے وہ غیر مئوثر ہو کر رہ گئی۔ خدام القرآن نے نظر بندی کو بھی' ہائی کورٹ میں چیلنج کیا اور ہائی کورٹ نے اسے غیر کانونی قرار دیتے ہوئے نظر بندی کے فوری خاتمہ کا حکم دیا۔ لیکن حکومت جس کی طرف سے اٹارنی جنرل 11 وکلاء اس کیس کی پیروی کر رہے تھے نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ اور 15 دن کا سٹے لے لیا۔ لیکن حکومت سپریم کورٹ میں بھی کوئی جواز پیش نہ کر سکی اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کی توثیق کر دی۔ لیکن اسی دوران حکومت نے آپ کے خلاف بغاوت کا ایک اور مقدمہ قائم کر دیا۔ چنانچہ نظر بندی ختم ہونے کے باوجود آپ پھر جیل سے باہر نہ آسکے۔ نظر بندی کے دوران آپ کو کسی سے ملنے کی اجازت دی گئی اور نہ کوئی رابطہ کرنے دیا۔ حتیٰ کہ آپ کو اپنے وکیل سے ملنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی لیکن اس دوران بنگلا دیش حکومت کے اس اقدام کی مسلسل مذمت کی جاتی رہی۔ بڑے بڑے احتجاجی جلوس اور ریلیاں نکالی گئیں' جلسے اور کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے مختلف ذرائع سے حکومت پر دباؤ ڈالا۔ اسی دوران وہاں کے وزیر قانون نے ساؤتھ افریقہ کا دورہ کیا اس دروان وہاں کے علماء نے بھی حکومت کی شدید مزمت کی اور علماء کرام کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ ساؤتھ افریقہ آف گورنمنٹ نے بھی اپنے شہری ہونے کے حوالہ سے سرپرست اعلیٰ کا بھرپور ساتھ دیا۔ چنانچہ 4 جون کو مولانا صادق ڈیسائی اور 14 جون کو مولانا محمد ساجد عثمان اور دیگر ساتھیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ ان حضرات کو باقی تمام کیسوں میں بری کر دیا گیا اور صرف دو کیسوں میں آپ کی ضمانت ہوئی۔ تاہم ان حضرات کے پاسپورٹ وغیرہ ابھی تک ضبط ہیں اور جب تک کیس ختم نہ ہو جائے بظاہر ان کے لئے سفر کرنا مشکل ہے۔ تاہم خدام القرآن کے چیئرمین مولانا ساجد عثمان نے رہائی کے فوراً بعد بنگلہ دیش کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ادارہ کے تحت چلنے والے تمام مدارس کے اساتذہ اور متعلقین کا بھرپور اجلاس بلایا اور اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ خدام القرآن نے دینی مدارس قائم کرنے کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے یہ نہ صرف قائم

بقیہ صفحہ 40 نمبر 12

سپاہ صحابہ و سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے کارکنان وعہدیداران کے نام

کھلا خط

تحریر۔ ملک آفتاب احمد معاویہ لاہور

عزیز ساتھیو..... آپ کو بخوبی علم ہے کہ سپاہ صحابہ کا قافلہ اول روز سے ہی مصائب و آلام' تکالیف و پریشانیوں اور آزمائشوں کی خار دار وادیوں سے گزرتا ہوا چلا آرہا ہے لیکن اس وقت چونکہ مجدد العصر امیر عزیمت حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہید" اور قائد ملت اسلامیہ مورخ اسلام حضرت علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید" جیسی عظیم المرتب شخصیات کی سرپرستی کا سایہ ہمارے لئے ظلم و ستم کی کڑی دھوپ میں سائبان کا کام دیا کرتا تھا ان شخصیات کا پیار اور شفقت و محبت کا مخصوص انداز ہمارے زخموں کے لئے مرہم اور شکستہ مرحلوں کے لئے یقیناً جرات و استقامت بن جاتا۔ ان کی صداء حق صحابہ" دشمن گروہ کے ئے پیام اجل اور حق کے شیدائیوں کے لئے یقیناً حیات سرمدی کا صور اسرافیل بن کر احقاق حق اور ابطال باطل کا نقشہ پیش کردیتی تھی لیکن ان کی اس دار فانی سے روانگی کے بعد ہم پر ان کی جدائی کے غم اور صدموں کے پہاڑ ٹوٹے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ سپاہ صحابہ ایک نظریاتی' فکری اور دینی جماعت ہے جو اتحاد بین المسلمین کی داعی اور فرقہ واریت کی دشمن ہے۔ جماعت کا اہم مقصد ناموس صحابہ" و اہلبیت" کا تحفظ اور غلبہ اسلام کی جدوجہد ہے اور رافضیوں کے کفر کا اعلان انہی دو عظیم مقاصد کی تکمیل کے ئے ہے کیونکہ سپاہ صحابہ غلبہ اسلام کی راہ میں رافضیت کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتی ہے۔ انہی عظیم مقاصد کی تکمیل کے ئے ہمارے قائد شہید' امام سنی انقلاب علامہ حق نواز جھنگوی شہید" نے صرف نعرے ہی نہیں لگائے بلکہ اسلاف کی سنت کو تازہ کرتے ہوئے خود جان کا نذرانہ پیش کیا اور جیلوں کو آباد کیا سلاخوں کے پیچھے حریت فکری کی صداء بلند کی اور جھنگوی جیسی تشدد برداشت کیا اپنا خون بہا کر اس بزم کو لالہ زار بنایا۔ مصائب و مشکلات کی وادی میں قدم رکھ کر آگ اور خون کا سمندر عبور کرکے حق و صداقت کا پرچم بلند کیا۔ جس مشن کو "صداقت" سمجھا پھر اس پر اس طرح ثابت قدم رہے۔ جس طرح امام ابو حنیفہ"' امام احمد بن حنبل"' امام ابن تیمیہ"' حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی"' حضرت مجدد الف ثانی"' حضرت شاہ اسماعیل شہید" شیخ الہند مولانا محمود الحسن"' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری"' مولانا احمد علی لاہوری"' علامہ عبدالشکور لکھنوی" نے اپنے اپنے عہد میں اسلام کی عظمت و رفعت کو اپنے خون سے جلا بخشتے رہے۔ مصائب و آلام کی گھاٹیوں میں جرات و بسالت کا "تاریخی کردار" ادا کرتے رہے۔ اگر ہمارے اسلاف نے ۱۹-۱۹ سال جیل کاٹ کر بھی اپنے نصب العین اور مشن میں نرمی پیدا نہیں کی تو آگے نام لیوا وقت کے جابر حکمرانوں کے ظلم کا نشانہ بن کر اور صحابہ دشمن گروہ کی طرف سے جاری قتل و غارت گری دیکھ کر اس "عظیم مشن" سے کیسے ہٹ سکتے ہیں۔ یقیناً تاریخ کے قرطاس پر یہ کہانی بھی نقش ہوکر رہے گی کہ عظمت صحابہ کرام" سے معمور ایک جماعت سینکڑوں کارکنوں اور رہنماؤں کو بموں اور گولیوں سے تڑپتا دیکھ کر اور مرکزی قائدین کی شہادتوں اور کال کوٹھڑیوں میں دیکھ کر بھی اپنے "مقدس مشن" پر گامزن رہی یقیناً آپ کا سر فخر سے بلند ہوگا آپ تاریخ کے ماتھے پر جھومر کی طرح چمکنے والے اسی گروہ کے چشم و چراغ ہیں۔

عزیز ساتھیو اور طالب علم بھائیو..... ایسے حالات میں آپ کی ذمہ داری پہلے سے دو چند ہوگئی ہے آپ سپاہ صحابہ کو ایک طوفان اور تحریک کو آگے بڑھا کر اب اسے تنظیم کی لڑی میں پرونے کے تاریخی کردار کا جلد آغاز کریں..... سپاہ صحابہ کو تنظیم بنانے کے لئے نئے دھماکے کا آغاز' اعلیٰ درجہ کی تنظیمی اور تعمیری صلاحیتوں سے کریں اپنے اطراف کا بار بار جائزہ لیں اپنے ماحول کو بار بار پرکھنے کی پالیسی اپنائیں۔ گرفتاریوں' مقدمات' چھاپوں' تشدد میں جو لوگ مشن سے سختی کے ساتھ وابستہ رہے صرف ان لوگوں کو آگے لائیں ثابت قدم رہنے والوں اور کاز پر کسی بھی انداز میں قائم و دائم رہنے والوں کو ترجیح دیں جیلوں' نظربندیوں اور پکڑ دھکڑ سے جن کے اعضاء مضمحل اور پریشان ہوگئے ہوں جن کے جذبات سرد نہ پڑ گئے ہوں' قائدین اور کارکنوں کی گرفتاری پر حوصلے نہ ہار گئے ہوں جو ذرا ذرا کے پروپیگنڈوں سے شاہراہ جماعت سے سرک نہ گئے ہوں۔ جن کے قلوب کی وادیوں میں انتشار و افتراق نے جگہ نہ پائی ہو جو ایسے لوگوں کے راستے میں دل و دماغ کی محبتیں بچھا کر انہیں عقیدت و الفت کے خلعت سے مزین کریں اور جو ساتھی تھک گئے ہوں' کسل و جبن اور سستی و کاہلی نے جنہیں کاز اور مشن کے فروغ سے روک رکھا ہو ان سے معذرت کرلیں جو لوگ پیچھے ہٹنے کے لئے پرتول رہے ہیں ان کی جگہ فوراً دوسرے لوگوں کو دیں جھوٹی باتوں پر محلات تعمیر کرنے کی روایت کو جڑ سے اکھاڑ دیں اپنے سے سینئر عہدیداروں کا احترام' اطاعت امیر' تنظیمی فیصلوں کی پابندی' ڈسپلن کی پاسداری' جماعتی زندگی کے سب سے بڑے زیور ہیں ان زیوروں سے خالی کوئی شخص جماعتی زندگی کا تصور ہی نہیں کرسکتا۔ تنظیمی عہدیداروں کی ذمہ داری ہے کہ خود اور ساتھی کارکنوں' جماعتی فیصلوں کے مطابق چلائیں نہ کہ جماعت کو اپنی ذاتی رائے پر چلانا چاہئے نظریاتی جماعتوں میں کارکن نہایت قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں اس اثاثے کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مشن اور نظریئے کی حفاظت کرنا عہدیداروں کا کام ہے۔ یہ عہدیداروں پر فریضہ عائد ہوتا ہے کیونکہ کارکن کے بغیر نظریہ قائم نہیں رہ سکتا اور نظریہ نہ ہو تو جماعت نہیں رہ سکتی مشن کی قربانی دیکر کارکن کو بچانے کا دعویٰ مضحکہ خیز ہے کارکن کو مصائب سے بچانا جہاں ذمہ دار عہدیداروں کا فرض ہے وہاں باہمی مشاورت سے مشن کے لئے ہر قسم کی

Scanned with Cam

قربانی دینے کے لئے کارکنوں کو تیار کرنا بھی عہدیداروں کا فرض اولین ہے جہاں تک تربیت اور تنظیم سازی کا تعلق ہے تو خالصتاً جماعتی عہدیداروں اور کارکنوں کی اس کمزوری کو ضلعی اور مقامی سطح پر باقاعدہ ماہانہ اجلاس کرکے دور کرنا چاہئے اس طرح ہم اس کمزوری پر قابو پاسکتے ہیں ہر سطح پر کارکن اور عہدیدار اپنی جماعتی ذمہ داری کو دستور کے مطابق سرانجام دے کیونکہ اکثر علاقوں میں صدر خزانچی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے سرپرست جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری سالار بنا ہوا ہے جس سے نائب عہدیداروں والے ساتھی فارغ ہی رہتے ہیں لہٰذا ہر ساتھی اپنی ہی ذمہ داری کو نبھائے اور دوسروں کو کام کرنے کا موقع دے اور سینئر عہدیداران کی رہنمائی کریں۔

آیئے..... سپاہ صحابہ کی تعمیر نو کریں۔

○... اس مشن کو لٹریچر اور کیسٹوں کے ذریعے گھر گھر پہنچائیں۔

○... علامہ جھنگوی شہیدؒ کے مقدس مشن کی تکمیل کے لئے تربیتی کنونشنوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کریں۔

○... سپاہ صحابہ کے نصب العین کو دستور حیات بنائیں۔

○... سپاہ صحابہ کے "پیغام حق" کے لئے جان جوکھوں میں ڈال کر اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے طلب گار بن جائیں۔

○... سینکڑوں شہدائے ناموس صحابہؓ کے خون کی مہک کو عام کرکے گلی گلی، شہر شہر، قریہ قریہ، بستی بستی، ملک ملک، ناموس اصحابؓ رسولؐ و اہل بیت رسول کے مطہر مشن کو فروغ دیں۔

○... سپاہ صحابہ کا مشن اتنا مقدس اور عزیز ہے کہ اس کے مقابلے میں جان، اولاد اور کاروبار کی کوئی اہمیت نہیں لہٰذا یہ عزم ہر کارکن اور عہدیدار اپنے قلب و جگر میں "جوان" کرلے اور یہ مشعل ہر دل میں روشن کردیں۔

○... قائدین اور کارکنوں کی گرفتاری اور عدم گرفتاری کی سوچ سے بالاتر ہوکر تنظیمی ترقی کو فروغ دیں۔

○... شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ کی شہرآفاق تصنیف "تاریخی دستاویز" ہر دفتر میں رکھیں۔ سپاہ صحابہ کو صرف نعروں کی جماعت بنانے کی بجائے عملی کام کی جماعت بنائیں اپنے نصب العین اور دعوت کے لئے ہر یونٹ کی سطح پر "کیسٹ اور لٹریچر لائبریری" قائم کی جائے تشدد اور ٹکراؤ کی پالیسی سے گریز کریں کام اور جماعت کے حوالے سے ایسا انداز اختیار کریں زیادہ مشکلات پیدا نہ ہوں۔ مدح صحابہؓ کے فروغ کے ئے ہر جگہ دعوت عام کریں۔ شیعہ کے علاوہ کسی بھی سنی، سیاسی اور مذہبی جماعت سے محاذ آرائی نہ کریں۔

عزیز ساتھیو..... ہر الزام کا جواب نہ دیں اور ہر مسئلہ میں الجھنے کی بجائے متانت اور صبرو تحمل کا مظاہرہ کریں آپ کو اپنے موقف کے اظہار کا کہیں بھی اگر موقع ملتا ہے تو آپ ہر جگہ اپنا لہجہ ایسا دلاویز اور نرم رکھیں کہ سننے والا محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور موقف سخت رکھیں موقف میں ذرا بھر بھی لچک پیدا نہ کریں۔

ہمیں ہر سطح پر اپنے عیوب نقائص اور عدم تربیت پر قابو پانا ہوگا بنیادی یونٹوں کو مضبوط کرنا ہوگا ماہانہ اجلاس کا انعقاد اور ان میں حاضری ہی جماعتی تربیت کی بنیاد اور اساس ہے جب کوئی بھی جماعت اجلا سکی پابندی نہیں کرتی تو وہ جماعت صرف کاغذوں میں قائم رہتی ہے عملی طور پر صفر ہوکر رہ جاتی ہے اگر ہم جماعت کی موجودہ صورتحال سے مطمئن نہیں ہیں تو پھر ہمیں اس کے اسباب تلاش کرنا ہوں گے اپنے ضمیر سے فیصلہ لیں کہ ہم نے جماعت کے لئے کیا کیا ہے؟ ہم نے کتنے تربیتی پروگرام کئے ہیں۔ اپنے یونٹ کے کتنے اجلاس کئے ہیں؟ جماعت کے لئے کتنا فنڈ اکٹھا کیا؟ جیل میں قید اسیران ناموس صحابہؓ کے لئے ہم نے اپنی سطح پر کیا کیا؟ اگر آپ کے علاقے کی جیل میں کوئی جماعتی ساتھی ہے تو کتنی دفعہ ان سے ملاقات کی؟ کتنی دفعہ ان کی رہائی کا سوچا؟

اگر آپ ان کاموں میں کامیاب ہیں تو یہ جماعت کبھی ختم نہیں ہوگی اس کے ساتھ ساتھ نیت کی اصلاح اور خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی، نماز اور فرائض کی پابندی انسانی تعمیر اور جماعتی کامیابی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ میرے عزیز ہمسر ساتھیو آؤ تجدید عہد کریں کہ اب ہم اپنے شہید قائدین کے گلشن کی آبیاری اپنے خون سے کرکے دم لیں گے اپنے مقدس مشن کی پاسداری اپنی زندگیوں کو قربان کرکے بھی کرنا پڑی تو انشاء اللہ دریغ نہیں کریں گے اور علامہ جھنگوی شہیدؒ، علامہ قاسمی شہیدؒ اور علامہ فاروقی شہیدؒ کے قافلہ کے ساتھ چلتے ہوئے اگر ہمیں نمرودی اور فرعونی اور سبائی چٹانوں نے روکنے کی کوشش کی تو انشاء اللہ اصحاب رسول کے پروانے انہیں ریزہ ریزہ کردیں گے لیکن لاکھ رکاوٹوں کے باوجود علامہ جھنگوی شہیدؒ کے مقدس مشن کی تکمیل تک اپنا سفر جاری رکھیں گے۔

سنی طالب علم بھائیو......! اٹھو اسلام کے نام پر پھیلنے والے کفر کو دنیا سے مٹادو۔ خواب غفلت سے بیدار ہوجاؤ اور دین متین کی کشتی کو اس بھنور سے نکالو۔ امی عائشہ صدیقہؓ کے روحانی فرزندو تمہیں چاروں طرف سے دشمن نے گھیرا ہوا ہے خدا کا "پیغام آخر" یعنی دین محمدی ﷺ پکار رہا ہے جان کی بازی لگا کر اسلام بچالو۔ دارین کی کامیابی اسی میں ہے۔

آخری شعر وقت کے جابر ظالم حکمرانوں سے منسوب کرکے کہتے ہیں کہ تم لاکھ ظلم کرلو لیکن....

حوصلے چھن نہیں سکتے کبھی تعزیروں سے
خواب ٹوٹے ہیں بھلا ظلم کی تدبیروں سے
یہ خوشبو ہے ہواؤں میں بکھر جائے گا
کیسے باندھو گے اسے آہنی زنجیروں سے

بقیہ 9

آپ کے پورے دین اعمال و افعال کردار و سیرت، میں ایک ایک امردین کے گواہ ہیں انہیں کافر کہہ کر۔ ان کی عدالت کو مشکوک کر کے دین کو مشکوک کرنے والے ٹولے سے نفرت اور بیزاری کا اعلان کرنا آپ کی محبت کا پہلا تقاضا ہے تاکہ آپ کی شریعت آپ کا دین آپ کی رسالت اور قرآن و سنت مشکوک ہونے سے بچ جائے اور آنے والی نسلیں گمراہ ہونے سے بچ سکیں۔ یہ میری اور آپ کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے جس و پورا کرنا ان نازک حالات میں ضروری اور لازم ہے۔

Scanned with Cam

سوالوں کے جوابات

مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

تجسیم باری تعالیٰ

سوال سنی مذہب کی معتبر کتاب بخاری شریف میں لکھا ہے "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور دوزخ کہے گی "ھل من مزید" یہاں تک کہ پروردگار اس میں اپنا پیر رکھ دے گا' وہ سمٹ جائے گی۔ الخ

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت اللہ تعالیٰ کے جسم کے قائل ہیں (بخاری شریف جلد ۳' پارہ ۳۰' ص ۵۳۸ کتاب توحید)

جواب حدیث صحیح ہے' قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کے لئے وجہ اللہ (اللہ تعالیٰ کا چہرہ)' ید اللہ (اللہ تعالیٰ کا ہاتھ) اور رجل (پاؤں) وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا مکمل جسم وغیرہ نہ کہیں مذکور ہے اور نہ ہی اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک راز ہے جس کی اطلاع امت کو نہیں دی گئی آقا کے اسرار مخصوصہ کی تحقیق و جستجو میں لگنا غلام کے لئے باعث خیر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ بندہ اپنے خالق کی جاسوسی میں لگ جائے۔ اس لئے علماء جمہور کا مذہب یہی ہے کہ متشابہات کی تحقیق میں نہیں پڑنا چاہئے بلکہ اس پر ایمان لانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق ہے اگرچہ ہم نہیں جانتے اور ہمارے نہ جاننے سے کیا ہوتا ہے ہم تو اپنے پیٹ کے اندر کے حالات کو بھی نہیں جانتے کوئی بڑے سے بڑا ماہر ڈاکٹر یا سائنسدان اپنے نفس اور روح کی حقیقت کو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ کے اسرار کو جاننے کا دعویٰ کوئی صحیح العقل شخص کر ہی نہیں سکتا۔ بنا بریں جن اعضاء کا ذکر کیا گیا ہے ان کے بارے میں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جس طرح انسانی اعضاء ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے " لیس کمثلہ شئی " کہ اس کی مثل کوئی شئے نہیں لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی جسمیت عقیدہ رکھے وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے بعض حضرات نے تو اس کی تکفیر بھی کی ہے البتہ یہ بات باعث عبرت و حیرت ہے کہ ہم پر الزام لگانے والے شیعہ خود اللہ تعالیٰ کا جسم مانتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی" نے تحفہ اثناء عشریہ باب پنجم میں عقیدہ دوازدہم کے تحت اسکی تفصیل لکھی ہے وہاں دیکھ لی جائے۔

شر اور خیر اللہ ہی کی پیدا کردہ ہیں

سوال سنی مذہب میں ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ کے لئے شر بھی جائز ہے۔ جیسا کہ ایمان مفصل میں کہا گیا " والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی " اور اچھی اور بری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور یہی عقیدہ شرح فقہ اکبر ص ۱۳ پر بھی درج ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر برائی یا کفر اللہ تعالیٰ بندے سے خود کراتا ہے اور پھر اس برائی اور کفر پر قیامت کے دن سزا بھی دے گا تو یہ عدل الٰہی نہیں بلکہ ظلم ہے جو عذاب سے منسوب کیا جاتا ہے۔ عقل ایسے خدا کو قبول کرنے سے گریز کرتی ہے جو شر پھیلانے والا ہو کیا سنی اللہ تعالیٰ کو عادل نہیں مانتے؟

جواب اعتراض میں جان بوجھ کر ڈنڈی ماری گئی ہے اور ایمان مفصل کے مذکورہ جملے کا صحیح معانی لکھنے کے باوجود اس کا غلط مطلب کشید کیا گیا ہے۔ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی" یعنی اچھی اور بری تقدیر اللہ ہی کی طرف سے ہے کہ اصل مطلب یہ ہے کہ اس کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق اہل اسلام (اہل سنت) کا متفقہ عقیدہ ہے کہ کائنات کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے----- باری تعالیٰ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(۱) واللہ خلقکم و ما تعملون۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور جو کچھ تم کرتے ہو (اس کو بھی)

(۲) خالق کل شئی لا الہ الا ھو۔ پیدا کرنے والا ہر چیز کا------ الخ

(۳) خلق السموات والارض و ما بینھما۔ پیدا کیا اس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے۔

(۴) خلق لکم مافی الارض جمیعا۔ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ بھی زمین میں ہے۔

(۵) ھل من خالق غیر اللہ۔ کون ہے پیدا کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس جس چیز کا وجود کائنات میں موجود ہے یا ہوگا اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کیا شیطان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا؟---- اگر رافضی واقعتاً ہر برائی کا خالق اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے تو یہ بات سمجھنے کی ہے کہ بعینہ یہی عقیدہ مجوسیوں کا ہے کہ وہ یزدان کو شر اور قبائح کا خالق نہ مان کر اس کی ذات میں شریک ٹھہراتے ہیں۔ اس سے تو رافضیوں مجوسیوں کے ساتھ نظریاتی تعلق ثابت ہو گیا۔ ا باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ اگر برائی یا کفر اللہ تعالیٰ بندے سے خود کراتا ہے اور پھر اس برائی اور کفر پر سزا بھی دے گا تو یہ عدل الٰہی نہیں بلکہ ظلم ہے------ الخ ا

تو برادرم یہ معترض کی پریشان خیالی ہے' اہل اسلام کی کسی کتاب میں اس طرح کے نظریات آپ کو نہیں ملیں گے جن سے یہ معلوم ہو کہ انسان سے

Scanned with Car

برائی اللہ تعالیٰ خود کراتا ہے۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر برائی کے مقابل اچھائی بھی پیدا کی ہے اور انسان کو اس پر اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو اچھائی کو اختیار کرلے اور چاہے تو برائی کو اپنالے۔ اگر وہ اچھائی کو اختیار کرے گا تو انعام کا مستحق ہوگا اور اگر برائی اختیار کرے گا تو حدیث نبوی ﷺ کے مطابق اس کے دل پر سیاہ نقطے لگنا شروع ہو جائیں گے اور نامہ اعمال بھی سیاہ ہونے لگے گا۔ لیکن برادر محترم اُس قدر تجربہ تو ہر انسان کا اور آپ کا بھی ہے کہ اگر آپ کوئی نیکی کا کام کرنے لگیں تو آپ کا سارا وجود اس میں آپ کا معاون بن جاتا ہے' ہاتھ پاؤں' آنکھیں دل دماغ وغیرہ تمام اعضاء آپ کے شریک کار ہوتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قدرت نے آپ کو نیکی پر اختیار دیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا اور قدرت کسی انسان کو زبردستی دوزخ میں ڈالنا چاہتی' تو گھر سے نہا دھو کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے نکلنے والا شخص مندر یا گرجے یا امام باڑے میں جا کھڑا ہوتا۔ یقیناً جو شخص خلوص کے ساتھ مسجد میں جانے کے لئے نکلتا ہے قدرت اسے مسجد میں جانے سے قطعاً نہیں روکتی۔ اسی طرح جو شخص کسی بھی برائی کے لئے کوشش کرتا ہے قدرت اسے بھی نہیں روکتی۔ لہٰذا عقل ایسے خدا کو تسلیم کرنے سے کیونکر گریز کر سکتی ہے جو شر اور خیر دونوں کا خالق ہو' لیکن ان دونوں میں سے ایک چیز کو انسان کے لئے نقصان دہ قرار دیکر اسے اس سے باز رہنے کی تلقین یا تنبیہہ کرتا اور پھر نافرمانی کرنے والے کو ڈھیل پر ڈھیل دیتا چلا جائے۔۔۔۔ اور حد سے تجاوز کرنے والے کو دنیا یا عقبیٰ میں اپنی گرفت میں لے کر عذاب الیم میں مبتلا کر دے؟ (اعاذ نا اللہ منہ)

سیدہ فاطمۃ الزہرا اور قضیہ جاگیر فدک

سوال بخاری شریف میں ہے کہ ابوالولید ابن عینیہ' عمر بن دینار' حضرت سعود بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ" میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔ (بحوالہ بخاری شریف کتاب الانبیاء حدیث نمبر ۹۵۳) پھر اسی بخاری میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت فاطمہ" آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد تک زندہ رہیں جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات ہی میں دفن کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شریک ہونے کی دعوت نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ (بخاری شریف کتاب المغازی غزوہ خیبر)

نوٹ:۔ پس یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر" نے حضرت فاطمہ" کو غضب ناک کیا' جس کی وجہ سے وہ اس قدر ناراض ہوئیں کہ تا زندگی کلام کرنا چھوڑ دیا اور پھر اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ" کے جنازے میں شرکت کی اجازت نہ دی نیز مذکورہ بالا ایک روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اب آپ فیصلہ کریں جس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غضبناک کر کے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہو اللہ اس کے اس فعل سے راضی ہوگا؟

جواب اس سوال میں پیش کی گئی پہلی روایت کے مطابق سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے والہانہ عقیدت و احترام اہل اسلام (اہل سنت) کا جزو ایمان ہے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی سیدہ کا مکمل احترام فرماتے تھے۔ سوال میں پیش کی گئی بخاری شریف کی دوسری روایت کا پس منظر جاگیر فدک کا قضیہ ہے' سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے ابا حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے خلیفہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بندہ بھیج کر جاگیر فدک اپنے سپرد کئے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بناء پر کہ جاگیر فدک اموال فئی میں شامل ہے اور قرآن مجید پارہ ۲۸ سورہ حشر کی آیت کے مطابق جس قدر اموال فئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ اور ان کے اقرباء' اور ان کے علاوہ عام مسلمانوں میں سے یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہیں۔ ممکن ہے کہ سیدہ" کے ذہن میں یہ بات نہ ہو اور انہوں نے جاگیر فدک کو بطور وراثت اپنا ذاتی حق سمجھ کر یہ مطالبہ کیا ہو۔ چنانچہ اس موقع پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی پیش کیا جو بخاری شریف میں ہی موجود ہے۔

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا فهو صدقه انما یاکل ال محمد شیئا من صدقات النبی صلی الله علیه وسلم التی کانت علیها فی عهد النبی ولا عملن فیها بما عمل فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم (بخاری شریف جلد اول ص ۵۲۶)

ترجمہ:۔ بے شک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری مالی وراثت نہیں ہوتی' جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ (وقف) ہوتا ہے تو اس مال فدک سے آل محمد ﷺ کا نان نفقہ ہوتا رہے گا اور بے شک! میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی معمولی چیز بھی صدقات رسول میں سے تبدیل نہ کروں گا۔ وہ صدقات جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھے' ہوں کے توں اسی طرح رکھوں گا' اور ضرور بالضرور وہی عمل جاری رکھوں گا' جو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

چنانچہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بعد کبھی فدک کے موضوع پر بات نہیں کی' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسب قاعدہ اموال فئے (فدک وغیرہ) میں سے سیدہ اور ان کے دیگر اہل خانہ کو خانگی اخراجات ادا کرتے رہے اور سیدہ وصول کرتی رہیں۔

شیعہ مذہب کی مستند اور مقدس' کتاب شرح نہج البلاغہ درہ نجفیہ اس امر کی یوں گواہی دیتی ہے۔

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

ولک علی الله ان اصنع بهاکما کان یصنع فرضیت بذالک داخذت العهد علیه به وکان یاخذ غلتها افیدفع الیهم منها ما یکفیهم۔ الخ

ترجمہ:۔ میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان اموال فئی (فدک وغیرہ) میں

اسی طرح کروں گا، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پس سیدہؓ اس بات سے خوش ہوگئیں، اور صدیق اکبرؓ سے یہی عہد لے لیا اور صدیق اکبرؓ ان اموال، فئی کی پیداوار وصول کرکے حضرت سیدہ اور ان کے گھرانے کے لئے ان کا تمام خرچ کافی و وافی دیا کرتے تھے۔ (شرح نہج البلاغہ، درہ نجفیہ)

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیث پیش کی تو سیدہ مطمئن ہوگئیں اور فدک کے بارے میں تادم آخر کوئی بات ہی نہ کی، جب ایک ادنیٰ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر خوش ہوتا ہے، تو سیدہ جو کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، ناراض یا غضبناک کیونکر ہوسکتی ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ کسی بھی صحیح روایت کے مطابق خود سیدہؓ کی زبان مبارک سے ناراضگی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ نیز ناراضگی یا خوشی تو دل کا فعل مستور ہوتی ہے۔ جب تک اس کا اظہار نہ کیا جائے، کسی دوسرے کو اس کی خبر ہی نہیں ہوسکتی۔ اور چونکہ سیدہؓ نے اپنی زبان مبارک سے ناراضگی ظاہر ہی نہیں فرمائی تو کیونکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سیدہ غضبناک ہوگئیں اور غضبناک بھی ایسی کہ تادم آخر خلیفہ رسول سے بات تک نہیں کی۔ دوسری صورت قیاس کی ہے یعنی راوی نے قیاس کیا ہو کہ سیدہ ناراض اور غضبناک ہیں لیکن یہ قیاس غلط بھی تو ہوسکتا ہے ناں!

دیکھئے فدک کی روایت صرف تین صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ (۲) حضرت ابو ہریرہؓ (۳) حضرت ابو الطفیلؓ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ناراضگی کا کہیں نام و نشان ہی نہیں، صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں زہریؒ کے ذریعے (ناراضگی کا اظہار) ہے۔ اور پھر زہریؒ کے متعدد شاگرد اس روایت کے راوی ہیں، جن میں سے بعض نے بعض مقامات پر "غضبت" کا لفظ ذکر کیا ہے اور بعض نے بالکل نہیں کیا، نیز جہاں "غضبت" کا ذکر ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں "روایت بالمعنی" کی گئی ہے اور محض غلط فہمی کا شکار ہوکر راویوں نے "غضبت" کا لفظ بیان کردیا ہے۔

"غضبت" کے لفظ پر یہ بحث روایتاً تھی اب ذرا درایتاً بھی اسے پرکھ لیجئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب بتول ہے، بتول "تارک دنیا" خاتون کو کہا جاتا ہے۔ آپ کے دیگر اوصاف حمیدہ کے علاوہ یہ وصف بھی آپ کی ذات میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا کہ دنیاوی مال و دولت کی آپ کے نزدیک کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں تھی، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے غضبناک ہوگئی ہوں، اور تادم آخر بات بھی نہ کی ہو اس پر آپ یہ کہیں گے کہ یہاں پر روایت میں صاف طور پر لم تتکلم کے الفاظ موجود ہیں۔ یاد رکھئے یہ ساری روایت محض روایت ہی ہے قرآن مجید کی آیت تو ہے نہیں کہ اس کا حرف حرف شک و شبہ سے بالاتر ہو عین ممکن ہے کہ امام بخاریؒ سے یہ روایت لینے میں غلطی ہوگئی ہو، آخر وہ انسان ہی تھے بلکہ یہ بات کافی حد تک صحیح ہے کیونکہ اس روایت کے آخری حصے کو آئندہ کے واقعات غلط ثابت کررہے ہیں۔ جب سیدہ فاطمہؓ بیمار ہوئیں تو سیدنا صدیق اکبرؓ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس اپنے خاوند ہی کی ہدایت پر تیمار داری میں مصروف ہوگئیں اور جب سیدہ کی وفات ہوگئی تو کنز العمال اور طبقات ابن سعد کی روایتوں کے مطابق نماز جنازہ خلیفہ رسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہی پڑھائی۔ دیکھئے کنزل العمال جلد ۶ کتاب الفضائل من قسم الافعال ص۳۱۸، طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹)

نیز یہ کہ اگر نارضگی کا واقعہ حقیقی ہوتا، تو صحابہ کرامؓ اہل بیت عظام، تابعین اور اہل مدینہ میں اس بات کی عام شہرت ہوتی، حالانکہ امام زہریؒ کے بعض شاگردوں کے علاوہ اسے کوئی ذکر ہی نہیں کرتا۔ جبکہ مسلمانوں کی دیگر کتب مثلاً "بیہقی، شروح بخاری، شروح مشکوۃ نبراس (شرح شرح عقائد) البدایہ والنہایہ اور طبقات ابن سعد کی متعدد روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدہ حضرت ابوبکرؓ سے راضی اور خوش تھیں۔

البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں تشریف لے گئے اور فرمایا:

والله ما ترکت الدار والمال والاهل والعشيرة الا ابتغاء مرضات الله، ومرضات رسوله ومرضاتکم اهل البيت، ثم ترضاها حتى رضيت، و هذا اسناد جيد قوی "(البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۸۹)

ترجمہ:۔ اللہ کی قسم! میں اپنے گھربار مال اور اہل و عیال، سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا جوئی کے لئے اور تم اہل بیت کی رضا جوئی کے لئے چھوڑ آیا تھا، پھر سیدہ کو راضی کیا تو وہ راضی ہوگئیں، اس روایت کی سند نہایت عمدہ اور معتبر ہے۔

الختصر یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سیدہؓ کی ناراضگی تو کسی طور پر ثابت نہیں کی جاسکتی، البتہ "افسانوی مذہب" کی کتب میں ایسی روایات ضرور مل جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ اپنے شوہر نامدار حیدر کرارؓ شیر خدا سے سخت ناراض اور غضبناک ہوئیں۔ چند ثبوت ملاحظہ ہوں۔

سیدنا علیؓ کا ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کا ارادہ اور سیدہؓ کی ناراضگی

درج ذیل روایت شیعہ کی کتابوں میں موجود ہے کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی سیدہ فاطمہؓ کو معلوم ہوا تو سخت غیرت اور غصے کے عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں ار آپ کو آگاہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا علی چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ہوتے ہوئے اللہ کے دشمن کی بیٹی سے شادی رچائے۔۔۔۔ خبردار! فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔ (امالی شیخ صدوق ص ۶۴، مطبوعہ قم ایران، جلاء العیون ص ۲۲۷ جلد اول طبع جدید، ناسخ التواریخ

Scanned with Cam

ص۲۰۶' انوار نعمانیہ جلد اول ص ۳۷ جدید)

سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے جھگڑا کیا اور انہیں مارا

سیدنا صدیق اکبرؓ پر سیدہ فاطمہؓ کی غضبناکی کے افسانے پھیلا کر حضرت صدیقؓ کے متعلق یاوہ گوئی کرنے والوں کو درج ذیل واقعہ بھی سمجھنا چاہئے۔

"سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے میرے باپ کے باغ کو فروخت کردیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں! سیدہ نے پوچھا رقم کہاں ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں تقسیم کردی ہے۔ سیدہ سخت ناراض ہو کر کہنے لگیں میں بھوکی ہوں' ہمارے بچے بھوکے ہیں' اور آپ خود بھی بھوکے ہیں یہ کہہ کر سیدہ نے حضرت علیؓ کا دامن پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر مارنے لگیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا فاطمہ مجھے چھوڑ دے۔ سیدہؓ نے فرمایا خدا کی قسم ہرگز نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔الخ (امالی شیخ صدوق ص۲۸۱' جلاء العیون ص۱۹۴ء' انوار النعمانیہ جلد اول۵۸)

حضرت علیؓ کے ایک جائز کام پر سیدہ کا ان پر غضبناک ہونا

شیعوں کی ایک مشہور و معتبر کتاب انوار النعمانیہ جلد اول کے ص۷۹ پر ایک اور منظر پیش کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

ترجمہ :۔ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں داخل ہوئیں تو دیکھا کہ حضرت علیؓ نے اپنا سر اپنی لونڈی کی گود میں رکھا تھا (اور استراحت فرما رہے تھے) تو سیدہ فاطمہؓ نے پوچھا اے ابوالحسن آپ نے اس سے جماع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم اے دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس سے کچھ نہیں کیا (لیکن سیدہ کو حضرت کی اس بات پر یقین نہ آیا) اور ناراضگی کے عالم میں کہنے لگیں کہ آپ مجھے رخصت دے دیں کہ میں اپنے ابا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چلی جاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔

لیجئے جناب! ہم نے اختصار کے پیش نظر یہ صرف تین حوالہ جات پیش کئے ہیں جن سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ سیدہؓ اپنے شوہر نامدار پر بھی غضبناک ہو جایا کرتی تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ' حتیٰ کہ ایک مرتبہ تو اپنے سرتاج سے یہ بھی فرما دیا تھا کہ تم بزدل ہو گھر میں یوں چھپے بیٹھے ہو' جس طرح بچہ اپنی ماں کے رحم میں چھپا ہوتا ہے۔

ہم ان تمام واقعات کو آغوش رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تربیت پانے والی سیدہ فاطمہؓ کے حق میں صحیح نہیں مانتے' بلکہ یہ افسانوی مذہب کے بے لگام مصنفین کے چھوڑے ہوئے شوشے ہیں اور محبت کے پردے میں بغض و عداوت کے پتھروں سے تراشا ہوا شاہکار ہیں اور جو لوگ ان عبارتوں کو صحیح سمجھتے ہیں انہیں سوال میں پیش کردہ حدیث کے آئینے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام بھی متعین کرنا پڑے گا۔

★★★

روئیداد اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ سپاہ صحابہ

منجانب:۔ ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ

بجانب:۔ اراکین مرکزی مجلس شوریٰ و عاملہ سپاہ صحابہ

عنوان:۔ فیصلہ جات مرکزی مجلس شوریٰ

آج مورخہ 14 جولائی 1999 کو سپاہ صحابہ کی مرکزی مجلس شوریٰ کی مری ملہ کا بھرپور اجلاس جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق صاحب کی زیر صدارت میں سنٹرل سیکرٹریٹ سپاہ صحابہ جھنگ میں منعقد ہوا اجلاس کل چار نشستوں میں ہوا۔ کلام پاک کی سعادت مختلف نشستوں میں مولانا عبدالغنی' مولانا میاں نقشبندی' مولانا مسعود الرحمان عثمانی' نے حاصل کی اجلاس میں درج ذیل فیصلہ جات ہوئے۔

1:۔ پورا ہاؤس قائد سپاہ صحابہ مولانا علی شیر حیدری مدظلہ اور جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق مدظلہ کو رہائی پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہے۔

2:۔ آج کے بعد مرکزی مجلس شوریٰ کالعدم ہو گئی ہے آئندہ ضلعی صدر نئی شوریٰ کے ممبر ہونگے۔ اور وہی اجلاسوں میں شریک ہوں گے۔ اور کوئی صدر شرعی معذور ہوگا۔ تو سینئر نائب صدر کو تحریری طور پر بھیجے گا۔

3:۔ 15 اگست تک چاروں صوبے اپنی اپنی اضلاع کی باڈیاں مکمل کرلیں گے۔ اور یکم ستمبر تک صوبائی تنظیمی باڈیاں بھی مکمل کرنی ہونگی آئندہ صوبائی شوریٰ کا اجلاس بھی نئے ممبران شوریٰ کا ہوگا۔ اور ہر ضلعی صدر سیکرٹری صوبائی شوریٰ کا رکن ہوا۔

4:۔ 6 ستمبر 1999 کو نئی مجلس شوریٰ کا اجلاس فاروق اعظم سیکرٹریٹ لاہور میں ہوگا جس میں مرکزی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

5:۔ صوبوں کے انتخابات کے نگران مرکزی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں ہوں گے۔

6:۔ صوبہ سرحد کی باڈی نئے دستور کے مطابق منتخب ہوئی ہے۔ اس لئے مرکزی شوریٰ اسی باڈی کی توثیق کرتی ہے۔

7:۔ نیا دستور 1997ء مکمل نافذ العمل ہے تاہم اس میں کسی بھی وقت شوریٰ ترمیم کرسکتی تھے۔

8:۔ مرکزی شوریٰ نے یہ بھی تجویز پاس کی ہے کہ سندھ کے مطابق سیکرٹری اطلاعات کا طارق محمود مدنی کو آئندہ صوبائی عاملہ کے انتخابات میں شرکت کی اجازت ہوگی۔

9:۔ کراچی سمیت کسی بھی ڈویژن کی باڈی صوبائی الیکشن میں ووٹ نہ دے سکے گی۔

10:۔ الیکشن انچارج کو اختیار حاصل ہوگا کہ صوبوں کے انتخابات میں تمام عہدیداروں پر خفیہ رائے شماری کرا سکیں۔

11:۔ آزاد کشمیر کی سابقہ باڈی کالعدم ہے۔ حافظ اقرار احمد عباسی اور حافظ نصیر احمد کشمری کیلئے

Scanned with Car

مرکزی کی طرف کنوینز مقرر کریں گی کنوینز اضلاع کی باڈیاں مکمل کریں گے۔ بعد ازاں ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں الیکشن کرائیں گے۔

12:۔ سالانہ مرکزی فنڈ سکیم 1998ء تک کی سابقہ تمام کاپیاں کالعدم ہوں گی جو بھی انہیں استعمال کرے گا اس کے خلاف کاروائی ہوگی۔

13:۔ پنجاب کے مرکزی فنڈ سکیم کی کاپیاں 15۔ اگست تک مکمل کر کے جمع کرانی ہوں گی

14:۔ سپاہ صحابہ کی مذہبی' اخلاقی ہمدردیاں امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ ہیں اور ہم امریکی پابندیوں کی مذمت کرتے ہیں۔

15:۔ اگر افغان حکومت دعوت دے تو مرکزی عہدیدار مرکزی عاملہ کی منظوری سے افغانستان کا دورہ کر سکیں گے اگر کسی کو انفرادی دعوت ہو تو وہ بھی جا سکتا ہے۔

16:۔سپاہ صحابہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

17:۔جو جہادی تنظیمیں مسلک دیوبند کی ہیں سپاہ صحابہ کی قیادت کو ان کے اسٹیج پر جانے کی اجازت ہے۔

18:۔ انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس میں طالبان نمائندوں 'حرکت المجاہدین' اور حرکت الجہاد' الاسلامی کے قائدین کو بھی دعوت دی جائے گی۔

19:۔ تنظیمی طور پر آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کی حیثیت ایک صوبہ کی ہوگی۔

20:۔انٹرنیشنل حق نواز شہید" کانفرنس سے قبل قائد سپاہ صحابہ مولانا علی شیر حیدری اور جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق' ملتان' ڈیرہ غازی خان' بہاولپور' فیصل آباد ڈویژن میں ترجیحاً وقت دیں گے۔ تاکہ کانفرنس کی تیاری ہو سکے۔

21:۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا علی شیر حیدری اور جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق صاحب کسی بھی جگہ صرف ضلعی جماعت کی اجازت سے جلسہ کے لئے وقت دیں گے۔

22:۔ پورے ملک میں انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس کی وال چاکنگ کی جائے گی جس کی عبارت ایک ہوگی۔

23:۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے بطور قائم مقام سرپرست اعلیٰ اور خلیفہ عبدالقیوم صاحب نے بطور قائم مقام نائب سرپرست اعلیٰ جو کام کیا ہے پورا ہاؤس ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اجلاس میں مولانا اعظم طارق' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' مولانا محمد احمد لدھیانوی' سید پریل شاہ بخاری' قاری علی اکبر مینگل' محمود احمد غزنوی' نیاز الرحمان حیدری' حافظ اقرار احمد عباسی' حبیب اللہ مجاہد' محمد غوث حقانی' ڈاکٹر منظور احمد شاکر مولانا مجیب الرحمان لدھیانوی' نیاز محمد ناطق' حفیظ اللہ دیوبندی' مفتی عید محمد' مرزا احمد لقمان' محمد سلیم بٹ' محمد اسلم فاروقی' میاں محمد نقشبندی' حافظ تفسیر احمد' جام اللہ وسایا' مولانا محمد طیب قاسمی' مولانا عبدالحمید خالد' محمد الیاس زبیر' راؤ محمد اکرم' سید انعام اللہ بخاری' مولانا غلام یحییٰ فخری' علامہ عبدالغنی' مولانا فیض الحق عثمانی' مولانا مسعود الرحمان عثمانی' مولانا عبدالخالق رحمانی' نذیر احمد ہزاروی' مولانا حفیظ الرحمان' اورنگزیب فاروقی' مولانا عبدالغفور جھنگوی' شیخ حاکم علی' محمد عابد پراچہ' مولانا عطاء الرحمان فاروقی' مولانا غلام کبریا' خلیفہ عبدالقیوم' مولانا یحییٰ عباسی' مولانا محمد اکرم عابد' صاحبزادہ محمد قادری' حبیب اللہ خان چنگوانی' محمد رمضان نعمانی' راؤ جاوید اقبال شریک تھے اور محمد بشیر عکاشہ' مولوی غلام یٰسین' عبدالقیوم حیدری' محمد نسیم' عطاء اللہ بلوچ' بطور مبصرین شریک تھے۔

والسلام

ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں مرکزی سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ

بچوں کو عیسائیت کی گود سے چھین کر اسلام کی گود میں ڈالا گیا ہے۔

مولانا محمد ساجد عثمان نے علماء پر زور دیا کہ وہ اس قسم کے حالات سے گھبرائیں نہیں بلکہ۔ ایسے حالات اہل حق کا ورثہ ہیں۔ باطل نے ہر دور میں حق اور اہل حق کو ختم کرنے کے لئے اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے لیکن اسے ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی۔ انہوں نے ایسے تمام افراد کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے آپ کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کی یا آپ کی رہائی کے سلسلہ میں دامے درمے سخنے کسی قسم کی کوشش کی۔

مولانا محمد ساجد عثمان کی اگرچہ ضمانت منظور ہو چکی ہے اور ایک مرتبہ جیل سے باہر نکلنے میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں تاہم حکومت نے اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ اور سی آئی ڈی اسے اپنی ہزیمت اور رسوائی سے تعبیر کر رہی ہے۔ چنانچہ سازشیں ابھی تک جاری ہیں اور کیس کو بگاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عدالت کے واضح احکامات کے باوجود پاسپورٹ نہیں دیئے جا رہے ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ باطل کی تدابیر کو انہی پر الٹ دے اور حق کو سرخرو فرمائے۔ اسلامی ممالک بالخصوص بنگلا دیش کی سرزمین کو غیر مسلم این جی اوز سے پاک فرمائے اور مسلمان قوم کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

تحریر= عبدالحمید عباسی وائس چیئرمین خدام القرآن ٹرسٹ راولپنڈی

بقیہ 12

و دائم رہے گا بلکہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا۔ انہوں نے کہا ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہماری گرفتاری کے پیچھے کن لوگوں کا ہاتھ ہے۔ اور ہمارے کام سے کن لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیش ایک اسلامی ملک ہے اور دینی تعلیم یہاں کے بچوں کا بنیادی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارے پاس جو پچاس ہزار سے زائد بچے زیر تعلیم ہیں یہ وہ بچے ہیں جن سے مشنری اداروں نے توقعات وابستہ کئے ہوئے تھے۔ گویا ان

اظہار تعزیت

مولانا محمد حسین نقشبندی ٹوبہ ٹیک سنگھ والے کی والدہ اور جامع مسجد ابوبکر صدیق" اسلامیہ پارک فیصل آباد کے خطیب محمد ضیاء القاسمی اور حافظ ایم آر اختر صاحب انکی دادی جان تقریباً ۱۰۹ سال کی عمر میں رضائے الہٰی سے انتقال فرما گئی ہیں۔ قارئین سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی گزارش ہے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

ابو اسامہ صدیقی

ابو عادل قاری عبدالرشید نے سویڈن برطانیہ سے جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق صاحب کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے اور باقی کارکنوں کی رہائی کے لئے دعا کی ہے۔

○ رحمت اللہ فاروقی کراچی سے ماہنامہ "خلافت راشدہ" کو مزید معیاری بنانے کے لئے تجاویز دی ہیں اور قائدین کو سلام عرض کیا ہے۔

○ حافظ عبدالجبار منڈی بہاؤالدین سے لکھتے ہیں کہ ماہنامہ "خلافت راشدہ" ہمارا پسندیدہ رسالہ ہے ایک ماہ کا انتظار طویل لگتا ہے اس لئے اس کو پندرہ روزہ کردیں۔

○ عبدالعظیم، مولوی عارف عثمانی، عمر فاروق بنگرام سے انہوں نے قائدین کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے اور سلام عرض کیا ہے۔

○ شیخ محمد احسان منصور آباد محمد یوسف بخاری ٹوبہ ٹیک سنگھ، نور احمد صابر کوئٹہ، محمد آصف ابوہریرہ خان پور، محمد اصغر حیدری گجرات، حافظ نثار احمد لکی مروت، عبدالوحید اشرفی علی پور چٹھہ، محمد معاویہ مٹھہ ٹوانہ، قاری صابر علی عثمانی بالاکوٹ، مظفر اقبال رتیڑہ تونسہ، علی محمد خاران، حافظ شعیب الرحمان منچن آباد، محمد حفیظ الرحمان انقلابی گمبٹ، سعیدہ نذیر چوبارہ، محمد یوسف مجاہد منچن آباد، محمد اکرام ساجد مڈھ رانجھا، حافظ بشیر احمد فاروقی، شائستہ حنیف چھل کلاں، احسان اللہ تبسم ڈیرہ اسماعیل خان، سمیعہ صدیقی کراچی، حماد اللہ فاروقی کراچی، بنت اسلام اٹک، حافظ یحییٰ احمد صابر کلاچی، صاحبزادہ عبدالحمید، قاری نذیر احمد شاکر، حافظ جمیل احمد سعد ماسٹر عبدالسلام، محمد نعمان، حافظ گلاب نور کلاچی، مولانا محمد اسلم گزگی خضدار، حافظ افتخار احمد فاروقی مٹھہ ٹوانہ، مولوی عبدالرحیم علی پوری، حافظ ابوبکر صدیق، حافظ محبوب عالم، حافظ ابوبکر صدیق منڈی صادق گنج، حماد بشیر ہڑپہ، نسرین بلوچ جھنگ، صائمہ منیر، عائشہ حفیظ سوہدرہ، مولانا محمد احمد مجاہد، آفتاب احمد معاویہ لاہور، قاضی صفی اللہ گمبٹ، محمد کلیم چوہدری میاں چنوں، خالد محمود حیدری محمد نثار جاوید اقبال پترنول راولپنڈی، محمد ایوب قاسمی تونسہ، محمد عرفان فاروقی ڈیرہ شاہ جمال گوجرانوالہ، ایم ایم آئی میلسی، مولانا شیر زمان و دیگر اساتذہ و طلباء جامعہ علوم شرعیہ اٹک سٹی، حافظ خلیل احمد عثمانی و دیگر ساتھی اٹک شہر حافظ محمد سعید عمر فاروق رشید بلال احمد، محمد صابر چنیوٹ، حسن فاروقی جیکب آباد، محمد لیاقت علی، حافظ عبدالحمید، حافظ محمد ایوب اٹک، حافظ محمد صفدر ملموالی، ڈاکٹر اللہ دتہ، محمد سینتاری نصر اقبال قاری عبدالخالق محمد عرفان فاروقی و دیگر ٹلیاں کلاں ساتھی دوستہ محمد، محمد خالد ڈھول پیٹی، محمد حیات روہی استورد سکھر نعیم، عبدالستار معاویہ لکھانی تونسہ قاری پرویز اقبال بہاولپور، محمد سکندر شاہ شاہد برادران نوابشاہ، مولانا سمیع الحق عباسی ڈاکٹر عزیز اللہ، ان تمام حضرات نے جرنیل سپاہ صحابہ کی رہائی پر مولانا اعظم طارق صاحب کو مبارک باد پیش کی ہے اور سلام عرض کیا ہے۔ دیگر قائدین سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا عبدالغنی اور مرکزی صدر شیخ حاکم علی کو مبارک باد پیش کی ہے اور مولانا کی رہائی کے لئے کوشش کرنے پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔

☆ محترم حضرات آپ سب کی طرف سے مولانا اعظم طارق اور دیگر قائدین کی خدمت میں مبارک باد اور سلام عرض کردیا گیا ہے۔

○ محمد عرفان فاوقی شاہ جمال گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ مولانا یحییٰ عباسی، شیخ حاکم علی اور دیگر قائدین کے انٹرویو بہت پسند آئے اور ادارہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○ قاری عبدالرؤف گکھڑوی سعودی عرب سے انہوں نے مولانا اعظم طارق کی رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے اور سلام عرض کیا ہے۔

○ سنی گمبٹ سے قاضی صفی اللہ نے تحریر کیا ہے کہ تمام قارئین سے عرض ہے کہ سپاہ صحابہ اور مجاہدین کے تمام اسیر رہنماؤں کی رہائی کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

☆ محترم قاضی صاحب اللہ تعالیٰ آپ کی دعا جلد قبول فرمائے اور ہماری طرف سے قارئین کرام کو دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ لاہور سے ملک آفتاب احمد معاویہ نے ایک مضمون کارکنوں کے نام خط کے عنوان سے ارسال کیا ہے اور مولانا اعظم طارق کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے۔

○ محترم بھائی آپ کا مضمون کمیٹی کے سپرد کردیا گیا ہے اور آپ کی مبارک باد پہنچا دی گئی ہے۔

○ چوٹی زیریں سے سلطان بلوچ نے ایک نظم ارسال کی ہے اور تجویز دی ہے کہ ماہنامہ "خلافت راشدہ" کو پندرہ روزہ کیا جائے۔

☆ محترم بھائی آپ کی نظم کمیٹی کے سپرد کردی گئی ہے اور آپ کے مطالبہ پر فی الحال عمل نہیں ہو سکتا۔

○ مولوی عبدالرحیم علی پور سے لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالغفور جھنگوی اور خلیفہ عبدالقیوم کا انٹرویو کب شائع ہوگا؟

☆ محترم عبدالرحیم! خلیفہ عبدالقیوم کا انٹرویو تو گزشتہ ماہ جولائی کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے ملاحظہ فرمالیں اور مولانا عبدالغفور جھنگوی کا انٹرویو عنقریب شائع ہوگا۔

○ حافظ افتخار احمد فاروقی مٹھہ ٹوانہ سے قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے حکمرانوں سے حملہ آوروں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ نسرین تسیم ماموں کانجن سے انہوں نے ایک نظم ارسال کی ہے اور قائدین سپاہ صحابہ کو سلام عرض کیا ہے۔

☆ محترمہ آپ کی نظم کمیٹی کے سپرد کردی گئی ہے آپ کسی شاعری جاننے والے سے اصلاح ضرور کروالیا کریں آپ کا سلام پہنچا دیا گیا ہے۔

○ محمد یوسف مجاہد منچن آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ مولانا یحییٰ عباسی کو مرکزی نائب صدر نامزد ہونے پر

مبارک باد پیش کی ہے اور قاری عطاء الرحمان فاروقی کی طرف سے غیر ملکی ریڈیو کو دیا جانے والا انٹرویو شائع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

☆ محترم بھائی آپ کی مبارک باد مولانا عباسی کو پہنچا دی گئی ہے اور جس انٹرویو کا آپ نے مطالبہ کیا ہے اس کو پریس والا شائع کرنے سے انکاری ہے۔

○ چوبارہ لیہ سے سعیدہ نذیر لکھتی ہیں کہ شیخ حاکم علی صاحب کا انٹرویو پڑھ کر اور انکا کردار دیکھ کر تمام شبہات دور ہوگئے اور مولانا ضیاء القاسمی کا مضمون اسلامی چوسنی بہت پسند آیا۔

○ سینی گمبٹ سے محمد حفیظ الرحمان انقلابی نے فاروق اعظم سیکرٹریٹ کی تعمیر پر تمام کارکنوں اور خصوصی طور پر شیخ حاکم علی کو مبارک باد پیش کی ہے۔

○ خضدار بلوچستان سے مولانا محمد اسلم گزگی نے ماہنامہ خلافت راشدہ کے معیار کو مزید بلند کرنے کیلئے بہت سی تجاویز دی ہیں جو کہ نوٹ کرلی گئی ہیں

○ بالاکوٹ سے صابر علی عثمانی نے لکھا ہے کہ مولانا مکی عباسی کا انٹرویوں شائع کر کے ہماری پیاس بجھا دی ہے اور انہوں نے مولانا عباسی کو نائب صدر نامزد ہونے پر مبارک باد پیش کی ہے۔

○ پنجگرائیں بھکر سے اقبال معاویہ تحریر کرتے ہیں کہ جون کے شمارے میں ارشد حسینی کا مضمون کیا "شیعہ سنی اتحاد ممکن ہے" سپاہ صحابہ کے موقف سے ہٹ کر ہے اس مضمون کو شائع کرنے پر کافی برملم ہیں اور حافظ احمد بخش ایڈوکیٹ کا انٹرویوں شائع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

☆ محترم اقبال معاویہ آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن مضمون کے اوپر جو ہماری طرف سے نوٹ لکھا گیا ہے وہ پڑھ لیں اور حافظ احمد بخش کا انٹرویو انشاء اللہ ضرور شائع کریں گے۔

○ بونیر صوبہ سرحد سے حافظ اسلام شاہ لکھتے ہیں کہ رسالہ وقت پر نہیں ملتا اس لئے رسالہ جلد ارسال کیا کریں اور مولانا اعظم طارق کی رہائی پر مبارک باد دے رہے ہیں۔

☆ محترم بھائی رسالہ جب تیار ہو جاتا ہے تو پورے ملک میں ایک ہی دن روانہ کیا جاتا ہے آپ کی مبارک باد پہنچا دی گئی ہے۔

○ ملک طاہر صدیق اعوان ملکہ ہانس گجرات سے انہوں نے مولانا اعظم طارق صاحب کو مبارک باد پیش کی ہے۔

قارئین تصحیح فرمالیں

ماہ جولائی ۱۹۹۹ء کے "خلافت راشدہ" کے شمارہ میں صفحہ ۴۲ پر سوالات کے جوابات کے ضمن میں "حضرت حسن ؓ کو زہر کس نے دیا؟" غلطی سے "حضرت حسین ؓ کو زہر کس نے دیا" چھپ گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ شکریہ

حق وصداقت کی آواز دبانے والے خود بخود مٹ جاتے ہیں

حافظ عبدالحمید

سپاہ صحابہ برطانیہ کے صدر حافظ عبدالحمید نے کورٹ آف سیشن ایڈن برا کے تاریخی فیصلہ پر انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی مراکز سے ٹکرانے اور حق و صداقت کی آواز دبانے والے خود بخود مٹ جاتے ہیں سپاہ صحابہ سمیت مجھ پر دہشت گردی اور ادارہ تعلیم القرآن ایڈن برا کا فنڈ خرد برد کرنے کے بھونڈے الزامات کو کورٹ آف سیشن نے کالعدم قرار دے دیا ہے وہ محمد عمر توحیدی کی رہائش گاہ اولڈھم میں سپاہ صحابہ برطانیہ کے سالانہ اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ایک مخصوص لابی میرے ساتھ حسد میں مبتلا ہو کر مسلسل پروپیگنڈہ میں لگی ہوئی ہے مگر ہم نے انکی ان گھناؤنی سازشوں کا مقابلہ جرات و بہادری سے کرتے ہوئے اپنا موقف عدالت عالیہ کے سامنے رکھا جس کے بعد عدالت نے فیصلہ ہمارے حق میں دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام کی سربلندی اور ناموس اصحاب ؓ و اہل بیت رسول کا تحفظ اور نگہبانی ہم فرض عین سمجھ کر ادا کرتے رہیں گے اس مقصد سے ہمیں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ اجلاس نے حافظ عبدالحمید کی خدمات اور ان کے جذبہ حب صحابہ کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا اعظم طارق کو مبارک باد

حضرت جرنیل کی رہائی پر گاؤں B-E/67 عارفوالہ میں ڈیڑھ من مٹھائی تقسیم کی گئی مٹھائی عصر کی نماز کے فوراً بعد جامع مسجد محمودیہ میں تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام میں حاجی غلام محی الدین، ماسٹر عبدالستار اور مولانا مشتاق الرحمان نے اہم کردار ادا کیا قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری صاحب اور جرنیل سپاہ صحابہ علامہ اعظم طارق صاحب کو ان کی بہادری اور استقامت پر سلام اور مبارک باد پیش کی گئی۔

سپاہ صحابہ کی منزل غلبہ اسلام ہے۔
مولانا اعظم طارق کا محمد عمر توحیدی کے نام خط

سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق نے کہا ہے کہ سپاہ صحابہ کی منزل غلبہ اسلام اور نظام خلافت راشدہ کا عملی نفاذ ہے اس مقصد کی خاطر ہم حکومت کو پیش کش کرتے ہیں کہ وہ بھارتی جارحیت کے خلاف اعلان جہاد کرے سپاہ صحابہ کے جانباز صفت نوجوان بھارتی فوجوں کو ناکوں چنے چبوانے کا گر جانتے ہیں۔ سپاہ صحابہ برطانیہ کے نام فیصل آباد سے اپنے ایک مکتوب میں انہوں نے مزید لکھا کہ بھارتی درندہ صفت افواج کی کارگل اور کنٹرول لائن پر گولہ باری بھارت کو مہنگی پڑے گی انہوں نے مظلوم کشمیریوں کی حمائیت کرتے ہوئے لکھا کہ کشمیر کا جہاد اور کشمیریوں کی لازوال قربانیاں اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہیں اور بھارت جہاد کے جذبے سے سرشار نوجوانوں کے سامنے ہتھیار ڈال کر بھاگ جائے گا۔ دریں اثناء سپاہ صحابہ برطانیہ کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات محمد عمر توحیدی نے اپنے ایک بیان میں تحریک اسلامی طالبان کی جہادی اقدامات کا زبردست خیر مقدم کیا ہے انہوں نے کہا کہ افغانستان کے سابقہ حکمران اسلام سے دوری اختیار کر چکے تھے۔ جس سے افغانیوں کے سینکڑوں خاندان تباہ اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ نقل مکانی کر کے دوسرے ملکوں کا رخ کر رہے تھے۔

Scanned with Cam

پیغمبر انقلاب کانفرنس

رپورٹ۔ محمد سکندر شاہ صدر سپاہ صحابہ ٹنڈوالہ یار

یکم جولائی ۱۹۹۹ء کو ٹنڈوالہ یار میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی یہ کانفرنس ہر لحاظ سے تاریخی تھی اور ۱۹۷۰ء کے بعد ٹنڈوالہ یار میں آج تک اتنی بڑی تعداد میں لوگ کسی کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد سپاہ صحابہ حضرت علامہ علی شیر حیدری نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی واحدانیت کے گواہ ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی نبوت کے گواہ ہیں لہٰذا حکومت صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے لئے جو قانون بنائے گی سپاہ صحابہ اس قانون کے لے حکومت سے ہر تعاون کے لئے تیار ہے انہوں نے کہا کہ وہ وقت گزر گیا ہے جب گستاخ صحابہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں کیا کرتے تھے آئندہ اگر کسی نے صحابہ کرامؓ کی شان مین گستاخی کی تو اس کی زبان گدی سے کھینچ لی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ علامہ اعظم طارق ہمارے جرنیل ہیں اور وہ حکومت کو ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ہمیں بتائے کہ حکومت مولانا اعظم طارق سے کیا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت مولانا اعظم طارق کو خریدنا چاہتی ہے تو کوشش کرکے دیکھ لے اگر ڈرانا چاہتی ہے تب بھی کوشش کرکے دیکھ لے ہمیں یقین ہے کہ اعظم نہ پہلے جھکا تھا نہ اب جھکے گا۔ انہوں نے سرکاری اہلکاروں کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ تمام سرکاری فرشتے نوٹ کریں کہ لوگ ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ تم جو حکومت سے تعاون کرتے ہو حکومت اس کے جواب میں سپاہ صحابہ سے کتنا تعاون کرتی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ متحدہ علماء بورڈ کے اجلاس سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور بورڈ کے اجلاس میں پیش کی جانے والی سفارشات کو قانونی شکل دی جائے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا مسعود الرحمان عثمانی نے کہا کہ حضور پاک ﷺ کو کافر طعنہ دیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے رب نے (معاذ اللہ) آپ کو چھوڑ دیا ہے تو اللہ پاک نے آپ کی پوزیشن کو واضح کیا اور ۱۱ آیات اس صفائی میں اتار دیں کہ محمد ﷺ کے اللہ نے نہ تو محمد کو چھوڑا ہے اور نہ رشتہ توڑا ہے ان آیات کے ذریعے اللہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مضبوط رشتے کا کفار پر واضح کرنا اللہ رب العزت کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے بے پناہ محبت کی دلیل تھا۔

اسی طرح جب معاملہ صحابہ کا آیا تو اللہ نے بے شمار آیات صحابہ کرامؓ کی شان میں اتار دیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ان دونوں حضرات کی قبر بنا کر اللہ نے ان تینوں کی بے مثال محبت پوری دنیا پر واضح کردی۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ فیصل آباد کے رہنما اور ممتاز بریلوی عالم دین مولانا سلطان احمد حیدری بریلوی نے کہا کہ میں ایک نمبر بریلوی ہوں اور جسے میرے بریلوی ہونے میں شک ہو وہ مجھ سے رابطہ کرلے میں اسے ان مدارس کی اسناد دکھا سکتا ہوں جہاں سے میں نے تعلیم حاصل کی ہے انہوں نے ٹنڈوالہ یار کے بریلویوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم کہتے ہو سلطان احمد حیدری بک گیا ہے تو ہاں میں بک گیا ہوں لیکن امی عائشہ کی عزت و ناموس اور ان کے دوپٹے کے تقدس کے لے بکا ہوں انہوں نے تمام بریلویوں کے لئے یہ شعر پڑھا

تیری جدا پسند میری جدا پسند
تجھے خودی پسند مجھے خدا پسند

کانفرنس میں سپاہ صحابہ صوبہ سندھ کے سیکرٹری اطلاعات انجینئر الیاس زبیر سپاہ صحابہ سندھ کے قانونی مشیر محمد فاروق آزاد سپاہ صحابہ ضلع حیدر آباد کے صدر مولانا محمد سعید احمد جدون سپاہ صحابہ ٹنڈوالہ یار کے صدر محمد سکندر شاہ موجود تھے جبکہ سپاہ صحابہ ٹنڈوالہ یارؒ کے سرپرست اعلیٰ بزرگ عالم دین مولانا عبدالرحیم مہرنے کانفرنس کی اختتامی دعا کی۔

★★★★

عشق مصطفیٰ کانفرنس خوشاب

رپورٹ۔ مولا بخش بلوچ

سپاہ صحابہ خوشاب کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان عشق مصطفےٰ کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس شہر کی مرکزی عیدگاہ میں منعقد کی گئی جو کہ انتہائی بہترین جگہ تھی اردگرد کے علاقوں سے سپاہ صحابہ کے کارکن صبح ہی پہنچ گئے تھے جنھوں نے کانفرنس کا انتظام کرنے میں مقامی ساتھیوں کی مدد کی لوگ مغرب کے بعد ہی پنڈال میں پہنچنا شروع ہوگئے تھے عشاء تک پورا پنڈال کھچا کھچ بھر چکا تھا اس کانفرنس کی خصوصیت یہ ہے کہ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق کی رہائی کے بعد سب سے پہلے اس کانفرنس میں شرکت فرمائی ہے کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد حافظ سعید احمد فاروقی نے نظم پیش کی سٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلعی صدر غلام یحیٰی فخری صاحب نے دئے۔ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے رہنما خضرحیات عثمانی' نے خطاب کیا اس کے بعد مداح صحابہ رانا عبدالرؤف صاحب نے پنجابی نظم جے نہ ہوندا مخلص بھنگوی حق کھول سناندا ناں سنا کر خوب داد وصول کی۔ اس کے بعد للکار فاروقی شہید مولانا یحیٰی عباسی صاحب نے سیرت النبی ﷺ پر روشنی ڈالی اس کے بعد مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے خطاب فرمایا جب جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق صاحب تشریف لائے تو شرکاء نے کھڑے ہو کر قائد محترم کا استقبال کیا جرنیل سپاہ صحابہ نے بخار کی شدت کے باوجود کانفرنس میں شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا مولانا نے اپنے خطاب مین فرمایا کہ مشن پر کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ اور صحابہ کرامؓ کی گستاخی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس کے لئے ہم جان بھی دے سکتے ہین لیکن صحابہ کرام اور امہات المومنین کی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دیں گے۔ اس کے بعد قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری صاحب کے حکم پر رانا عبدالرؤف نے اپنی پنجابی نظم دوبارہ سنائی علامہ حیدری صاحب نے اپنے خطاب میں حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی تم نے ہماری تجویز

Scanned with Cam

پر گستاخ صحابہ کو سزا دینے کا اعلان کیا ہے تو کتنا امن ہے اگر قانون بنا دیا تو ان شاء اللہ ملک میں مستقل امن قائم ہو جائے گا۔ آخر میں قائد سپاہ صحابہ نے دعا فرمائی۔

دفاع صحابہ و شہدائے سنی کانفرنس

(کوئٹہ)

رپورٹ= مولانا محمد اسلم گزگی

سپاہ صحابہ کوئٹہ کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم و شہدائے سنی کانفرنس 6 جولائی بروز منگل کو صبح نو بجے ایوب اسٹیڈیم میں منعقد ہوئی کانفرنس کی پہلی نشست کے صدر سپاہ صحابہ بلوچستان کے ممتاز عالم دین صوبائی سرپرست مولانا عبداللہ عابد لانگو پہلی نشست میں سپاہ صحابہ کوئٹہ کے صدر مولانا ادریس لانگو حاجی محمد اشرف عبدالرؤف منگل مولوی انور جان نے خطاب کیا اور شاعر انقلاب منیر احمد منیر سراج احمد سراج نے بروہی زبان میں سپاہ صحابہ کے ترانے پیش کئے جنھوں نے سامعین کانفرنس سے زبردست داد وصول کی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض نوجوان ملت سپاہ صحابہ بلوچستان کے جنرل سیکرٹری جناب عطاء الرحمان سنی سرانجام دیر رہا تھا پہلی نشست کے آخر میں صوبائی سرپرست مولانا عبداللہ عابد لانگھو نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ بلوچستان بھی سپاہ صحابہ کا قلعہ بن جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت سپاہ صحابہ کو ختم نہیں کر سکتی۔ پہلی نشست کا اختتام دو بجے ہوا اور ایک گھنٹہ وقفہ کے بعد ٹھیک تین بجے دوسری نشست شروع ہوئی سپاہ صحابہ کے مرکزی سالار جناب نیاز الرحمان حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں اتنا ظلم کرو کہ کل کو برداشت کر سکو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے مولانا محمود غزنوی صوبائی صدر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سپاہ صحابہ جرات اور بہادری کا نام ہے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی سکرٹری اطلاعات نوجوانوں کے دل کی دھڑکن مجاہد ملت علامہ مولانا مسعود الرحمان عثمانی کو جب خطاب کی دعوت دی گئی تو ہزاروں کے مجمع نے کھڑے ہو کر اپنے محبوب کا استقبال کیا مولانا مسعود عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس انقلاب کا خواب خمینی اور شیعت نے دیکھا تھا کہ ہم ایران کی طرح پاکستان میں بھی شیعہ انقلاب لائینگے لیکن الحمد اللہ سپاہ صحابہ شیعت کے خواب کو شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا اور جب تک سپاہ صحابہ کا آٹھ سالہ بچہ زندہ ہے شیعت کو جرات نہیں ہو گا کہ وہ انقلاب کی بات کر سکے مولانا نے کہا کہ الحمد للہ آج سپاہ صحابہ نے دلائل کی قوت سے شیعت پر زمین اس قدر تنگ یا ہے کہ شیعت کو بھاگنے کی جگہ نہیں مل رہا۔

آخر میں اسٹیج سیکرٹری نے یادگار اسلاف قاطع شیعت وقت کے انور شاہ کشمیری جبل استقامت علماء دیوبند کی عزت آبرو امام انقلاب رئیس المناظرین قائد ملت اسلامیہ شیر اسلام حضرت علامہ مولانا علی شیر حیدری مرکزی سرپرست اعلی سپاہ صحابہ العالی کو دعوت خطابت دی تو ہزاروں کے مجمع نے کھڑے ہو کر شاندا انداز میں اپنے محبوب قائد کا استقبال کیا علامہ علی شیر حیدری نے اپنے پونے دو گھنٹہ خطاب میں سپاہ صحابہ کے مشن کو دلائل کی قوت سے بیان کیا مولانا علی شیر حیدری نے کہا کہ سپاہ صحابہ کی ولادت کو چودا سال ہو رہے ہیں جس نے اپنی ولادت سے لیکر آج تک آٹھ سو علماء کرام و کارکنان کی قربانی پیش کی ہے لیکن اپنا مئوقف و مشن نہیں چھوڑا ہے اور آج بھی ہمارے سینکڑوں کی تعداد علماء و عہدیدار جیلوں میں پابند سلاسل ہے لیکن ہمیں جو مشن جھنگوی شہید نے دیا تھا آج بھی اس پر قائم ہیں۔

قائد سپاہ صحابہ کا مری میں علماء کنونشن سے خطاب

رپورٹ= قاری امجد اقبال عباسی

سپاہ صحابہ تحصیل مری کے زیر اہتمام گزشتہ روز مری میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری دامت برکاتم تھے۔ قائد پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی' مرکزی جنرل سیکرٹری اطلاعات مولانا مسعود الرحمان عثمانی قائد سٹوڈنٹس حافظ اقرار احمد عباسی نے ہی خصوصی شرکت فرمائی۔ کنونشن میں مری و مصافات اور گلیات سے کثیر تعداد میں علماء کرام شریک ہوئے علماء سے خطاب فرماتے ئے قائد سپاہ صحابہ نے فرمایا کہ علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں علماء حق نے ہر دور میں حق بات کا کھلم کھلا اظہار کیا ہمارے اسلاف کی تاریخ میں کوئی مثال ایسی نہیں ہے کہ کبھی کسی نے وقت کے جابر و ظالم کے خوف سے حق بات کو چھپایا ہو انھوں نے کہا سپاہ صحابہ علمائے دیوبند کی حقیقی وارث اور اہل حق کے مشن کی امین ہے قائد محترم نے فرمایا کہ سپاہ صحابہ اپنی منزل کے بہت قریب پہنچ چکی ہے اگر علمائے کرام نے ہماری سرپرستی فرمائی اور دعائیں فرماتے رہے تو بہت جلد پاکستان میں قادیانیت کی طرح شیعت کا اعلان پارلیمنٹ سے ہو گا انھوں نے کہا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامت اور جھنگوی' فاروقی' قاسمی' شعیب ندیم' اور دیگر شہداء کے خون کی برکت ہے کہ آج ساجد نقوی بار بار اجلاس اور علماء بورڈ نظریات میں ذلیل خوار ہو رہا ہے اور شیعہ لیڈر آج خود اپنے نظریات پر سزا کی تائید کرتے ہوئے دستخط کر رہے ہیں یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہے قائد محترم نے کہا کہ ہماری شیعہ سے کوئی ذاتی جنگ نہیں ہے اس ملک میں دیگر غیر مسلم بھی رہتے ہیں کسی کے خلاف کیوں نہیں بولتے ہماری ہندوؤں سے کوئی لڑائی نہیں' لیکن اگر کوئی راج پال بن کر ہمارے اسلاف کی شان میں گستاخی کرے گا تو پھر غازی علم الدین ہی پیدا ہوں گے۔

شیعہ اپنی شرارتیں چھوڑ دے ہماری طرف سے احتجاج ختم ہو جائیگا۔ قائد محترم نے ایک اجلاس کی کاروائی سناتے ہوئے فرمایا کہ میں نے شیعہ سے کہا تم تیں شرارتیں بند کر دو ہمیں زبردستی تمیں مسلمان بنانے کو کوئی شوق نہیں۔ تم صحابہ کرام کو بے شک نہ مانو لیکن گستاخی بند کر دو' اگر تم گستاخی کرو گے تو ہم بھی رد عمل کا برملا اظہار کریں گے۔ اذان وہ دو جو ایران سے آئی ہے یا تمھاری کتابوں میں موجود ہے اذان میں تبرا ختم کر دو' ماتم اگر تمھارے نزدیک عبادت ہے تو مسلمانوں کے گھروں' مساجد اور مدارس کے دروازوں پر آنے کی بجائے اپنے باڑا خانوں میں صرف خنجروں سے نہیں بلکہ کلاشن کوف سے ماتم کرو ہمیں کوئی

Scanned with Cam

اعتراض نہیں قائد محترم نے علماء سے مسجد میں ہاتھ کھڑے کروا کر حلف لیا کہ وہ اس مشن میں ہمارا ساتھ دیں گے اور ہماری کوتاہیوں کی اصلاح کریں گے۔

قائد سپاہ صحابہ کا دورہ کنڑی

رپورٹ= محمد افضل شاہین

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۹ء کو صبح تقریباً ساڑھے دس بجے قائد ملت اسلامیہ جانشین فاروقی شہید علامہ علی شیر حیدری کا کنڑی پہنچنے پر زبردست استقبال کیا گیا ساتھی سینکڑوں موٹر سائیکل اور کاروں پر سپاہ صحابہ کے پرچم سجائے قائد کے استقبال کے لئے صبح ہی سے دفتر سپاہ صحابہ کنڑی میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے پھر یہاں سے مولانا محمد اسماعیل چانڈیو کی قیادت میں جلوس شہر سے باہر قاضی موڑ پر قائد کے استقبال کے لئے پہنچا کچھ ہی دیر بعد جب دور سے قائد ملت اسلامیہ کی گاڑی آتی دکھائی دی تو ساتھیوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور قاضی موڑ نعروں سے گونج اٹھا۔ قائد کو ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں شہر لایا گیا۔ جلوس شہر کے اہم چوراہوں سے ہوتا ہوا مدرسہ دارالعلوم محمدیہ پہنچا وہاں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ قائد سپاہ صحابہ نے پریس کانفرنس میں صحافیوں کو سپاہ صحابہ کا مکمل مشن سمجھایا اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ نماز ظہر سے فارغ ہو کر سنہری مسجد کنڑی میں ایک تربیتی نشست سے خطاب کیا جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اسلام میں بنیادی حیثیت پر ایک مدلل گفتگو کی اس کے بعد راقم الحروف (افضل شاہین) کی دکان کا افتتاح کیا یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے کہ سینوں کے بے تاج بادشاہ وکیل صحابہ حضرت قائد محترم میرے اسٹور پر تشریف لائے اور بندہ کے حق میں دعا فرمائیں۔

پیغمبر انقلاب کانفرنس کوہاٹ

رپورٹ= ابو معاویہ عبدالرحمان

سپاہ صحابہ کوہاٹ کے نوجوان' جری اور شعلہ نوا مقرر قاری بدرالاسلام فاروقی نے سپاہ صحابہ کوہاٹ کے صدر کا عہدہ سنبھالتے ہی سپاہ صحابہ کے مشن کو جنگی بنیادوں پر عوام الناس میں پھیلانے کی حکمت عملی تیار کی اور پیغمبر انقلاب کانفرنس کا اعلان کر دیا۔ مقررہ تاریخ کو کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت شیخ الحدیث مولانا نعمت اللہ سابق ایم این اے نے فرمائی شیخ الحدیث مولانا عبدالسنان صاحب مولانا اصل بادشاہ صاحب قاری فتح محمد مولانا اختر منیر صاحب نے سیرت نبوی پر روشنی ڈالی پہلی نشست کی آخری تقریر کراچی سے آئے ہوئے سپاہ صحابہ کے نوجوان اور شعلہ نوا مقرر ثانی قاسمی شہید" مولانا اورنگزیب فاروقی نے فرمائی۔ اپنے خطاب میں مولانا اورنگزیب فاروقی نے فرمایا کہ علامہ حق نواز جھنگوی شہید کا مشن ہمارے خون میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ اب شیعہ کی تخریب کاری اور ریاستی جبروتشدد کے نتیجہ میں اگر ہمارے جسم کا قیمہ بھی بنا دیا جائے تو پھر بھی ایک ہی آواز آئیگی کہ اصحاب رسول کا دشمن کائنات کا غلیظ ترین کافر ہے۔

اس کے بعد مرکزی نائب صدر علامہ یحیٰی عباسی کا خطاب شروع ہوا علامہ یحیٰ عباسی نے اپنے منفرد انداز میں پیغمبر انقلاب کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی سپاہ صحابہ کو اب نعروں سے ہٹ کر عملی طور پر خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کیلئے کوشش کرنی چاہئے کیوں کہ نعرے اب اتنے لگ چکے ہیں کہ انشاء اللہ تا قیامت آنے والی نسلیں بھی یاد کریں گی۔

نوجوان اور سپاہ صحابہ کے مجاہد علامہ شبیر احمد کشمیری نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پیغمبر انقلاب کانفرنس کے معنی ہی یہی ہیں کہ دین اسلام کے دشمنوں کو آرام سے بیٹھنے نہ دیا جائے دشمنان صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کی ملی بھگت سے تخریب کاری کے نتیجہ میں سینکڑوں علماء اور کارکن شہید ہو چکے ہیں لیکن جس مشن اور مؤقف پر امیر عزیمت علامہ حق نواز شہید نے ہمیں کاربند کیا تھا نہ ہم اس موقف سے ایک انچ پیچھے ہٹے ہیں اور نہ سوچ سکتے ہیں۔

سرپرست سپاہ صحابہ صوبہ سرحد مولانا افضل احمد نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سپاہ صحابہ کے مشن کا تعلق ہمارے ایمان سے ہے اس کیلئے ہم بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کے مرکزی نائب صدر اور سپاہ صحابہ جھنگ کے صدر ڈاکٹر حافظ خالد نواز فاروقی نے وزیراعلیٰ اور حکومت صوبہ سرحد کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پر یکطرفہ پابندی لگا کر تو دیکھے۔

قائد پنجاب علامہ محمد احمد لدھیانوی نے اپنے خطاب میں سپاہ صحابہ کی موجودہ کارکردگی پر مفصل روشنی ڈالی اور حکومت کیساتھ رابطوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کل تک سپاہ صحابہ کے ساتھ بات تک کرنے کو تیار نہ تھی آج دشمنان اصحاب رسول کے لئے 14 سال کے سزا کا قانون بنانے پر غور کر رہی ہے۔ یہ سب قائدین سپاہ صحابہ اور کارکناں کے مقدس خون کی برکت ہے جنہوں نے اس عظیم مشن کی خاطر جانوں کی بازی لگا دی۔

آخر کار جب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان علامہ علی شیر حیدری کو خطاب کی دعوت دی گئی تو سامعین نے کافی دیر تک سپاہ صحابہ کے مخصوص نعرے لگائے۔ علامہ علی شیر حیدری نے فرمایا کہ پیغمبر انقلاب کی آمد سے قیامت تک آنے والی کائنات انسانی کو قرآن کی صورت میں روشنی اور ہدایت نصیب ہوئی اور آج تک اس انقلاب کی صورت میں آنے والی روشنی ہی کی برکت سے دنیائے کفر پر لرزہ طاری ہے۔ جس کی ادنیٰ سی جھلک سپاہ صحابہ کے موقف میں نظر آتی ہے حکومت کے ساتھ اجلاسوں میں ساجد نقوی کے ساتھ گفتگو کے بارے تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ جب اہل سنت کے تینوں مکاتب فکر نے گستاخ صحابہ کرام" کے لئے ۱۴ سال کی سزا کی تجویز دی تو ساجد نقوی نے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی قوم سے پوچھوں گا۔ اس پہ میں نے نواز برادران سے کہا کہ چور کو بھاگنے نہ دیا جائے' ورنہ ملک میں ایک دفعہ پھر قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو جائے گا اور یہ حکومت کی بہت بڑی ناکامی ہوگی حکومت کے سامنے سپاہ صحابہ کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر شیعہ تین شرارتیں بند کردے تو کم از کم پاکستان میں قتل و غارت گری اور شیعہ و مسلمانوں کا تنازع کسی حد تک ختم ہو جائے گا۔

Scanned with Ca

(۱) صحابہ کرام کی گستاخی چھوڑ دے۔

(۲) اذان وہی دے جو ریڈیو تہران سے نشر ہوتی ہے۔

(۳) ماتم اگر واقعی عبادت ہے تو پھر اپنے ایمان بگاڑوں میں کریں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سپاہ صحابہ یہی چاہتی ہے کہ یہ قیامت تک اپنے آپ کو پیٹتے رہیں لیکن کم از کم ماتم میں کلاشنکوف استعمال کریں۔

خلافت راشدہ کے نام

کرپشن کا بے تاج بادشاہ حاجی قائم خان تاحال لکی مروت کے ڈی سی کے عہدے پر فائز ہے وزیراعظم کے پے در پے تحقیقات کے باوجود بھی انکا اعلیٰ عہدے پر قائم رہنا افسوس ناک امر ہے اور عوام کے لئے مزید تباہی و ذلت آمیزی کا باعث ہے ان خیالات کا اظہار مولانا جمعہ خان سرحدی شیر باز خیل صدر سپاہ صحابہ ضلع لکی مروت، مولانا پیر عبداللہ جان نائب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ ضلع لکی مروت مولانا مفتی نواب خان جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ ضلع لکی مروت، حافظ عزیز اللہ صدر سپاہ صحابہ نابینا یونٹ ضلع لکی مروت نے مشترکہ بیان دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی کرپشن میں اعلیٰ حکام کو بھی بھتہ ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ صوبائی حکام نے اپنے پیروں میں انکو تحفظ دیا ہے جو کہ نہایت افسوس ناک بات ہے۔ سپاہ صحابہ لکی مروت نے سینیٹر سیف الرحمان سے التماس کی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ ساتھ جنوبی اضلاع کا بدترین ڈی سی حاجی قائم خان کا بھی احتساب کمیٹی کی رو سے تحقیقات کروائی جائیں اور آٹے و دیگر طریقوں سے لوٹی ہوئی عوامی دولت کو ان سے واپس لیکر عوام کی فلاح و بہبود پر لگائی جائے اور انکو واپس ہزارہ کی سیکنڈ کلاس مجسٹریٹ کی کرسی پر بٹھایا جائے اور اس آستین کے سانپ سے ہمیں نجات دلائی جائے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنان نے وزیراعظم، صدر مملکت اور دیگر اعلیٰ حکام سے پرزور مطالبہ کیا کہ ان کی کرپشن کی تحقیقات کرائی جائیں اور اس کو لکی مروت سے فوراً تبدیل کیا جائے۔ ورنہ سپاہ صحابہ راست اقدام پر مجبور ہو جائے گی۔

انصاف تعصب کی نذر

۱۳ دسمبر ۱۹۹۶ء کو گورنمنٹ ایم اے جناح ہائی سکول قاسم پور کالونی ملتان اور ٹیل ٹیچر کی سرکاری ملازمت سے دل کی بیماری (اسکیمیٹ ہارٹ ڈزیز) کے باعث طبی بنیاد پر قبل از وقت ریٹائر ہوا ایک ہزار روپیہ سے زائد ماہوار ادویات کا خرچہ ہے دوران ملازمت باقاعدہ ہرماہ بنولنٹ فنڈ کی لازمی کٹوتی ہوتی رہی ہے مجھے امداد نہیں دی جارہی ہے۔ اصول قانون عدل و مساوات کے تحت عدالت عالیہ کے ملتان بنچ میں اس واضح ناانصافی و زیادتی کے خلاف اپیل کی جس پر فاضل عدالت نے سیکرٹری بنولنٹ فنڈ پنجاب الفلاح بلڈنگ لاہور کو حکم دیا کہ سائل کی اپیل کا فیصلہ ایک ماہ میں کرکے معاملے کو حل کیا جائے اس عدالتی حکم کو ایک سال ہوگیا ہے ابھی تک معاملہ لٹکا ہوا ہے۔ میرا جرم صرف شیعہ نہ ہونا ہے جبکہ ایک سبکدوش شیعہ ملازم جو امداد لے رہا ہے اور متعلقہ آفیسر دونوں ہی اسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔

ستم رسیدہ۔ محمد یاسین ریٹائرڈ ٹیچر پیپلز کالونی ملتان

★★★★

بورے والا (پ ر) پولیس اور ایلیٹ فورس کے اہل کاروں کی کھلم کھلا غنڈہ گردی سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو گھروں سے زبردستی گرفتار کرکے ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑ دیئے۔ تفصیلات کے مطابق انجمن حیدریہ بورے والا کے سابق صدر اور شیعہ صنعت کار شیخ ظہیر احمد کے بیٹے شیخ ابراہیم عرف رونی جنہیں اپریل ۱۹۹۹ء میں نامعلوم افراد نے اغواء کرکے قتل کردیا تھا کے قتل کیس سپاہ صحابہ تحصیل بورے والا کے کارکنوں کو ناجائز طور پر ملوث کرنے کے لئے تھانہ ماچھی وال پولیس ضلع وہاڑی کے ایس ایچ او مقبول جٹ نے ایلیٹ فورس کے کمانڈوز کی بھاری نفری کے ہمراہ ۲۰ جون ۹۹ء کو رات گئے کارکنوں کے گھروں پر دھاوا بول دیا اور پانچ کارکنوں کو زبردستی گرفتار کرکے نامعلوم مقام پر لے گئے۔ ۷ جولائی کو رات گئے صرف ایک کارکن کو رہا کیا گیا کارکن نے رہائی کے بعد بتایا کہ انہیں مسلسل پانچ روز تک آنکھوں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر رکھا گیا۔ ۱۷ روز تک نماز کی اجازت بھی نہیں دی گئی اور نہ ہی والدین سے ملاقات کرائی گئی اور ٹانگوں پر رولر پھیرا گیا جس کی وجہ سے وہ جسمانی طور پر معذور ہوچکے ہیں اور جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں تشدد نہ کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ انہیں جعلی پولیس مقابلہ میں "پار" کرنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ کارکن نے مزید کہا کہ خدا کی قسم اس حد تک ظلم کیا گیا جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

علاوہ ازیں تادم تحریر باقی کارکن ابھی تک مذکورہ ایس ایچ او کی تحویل میں ہیں جنہیں خفیہ مقامات پر رکھ کر ذہنی و جسمانی اذیت سے دوچار کیا جارہا ہے اور تھانہ میں اس لئے نہیں رکھا گیا کہ والدین ہائی کورٹ کے ذریعے انہیں برآمد نہ کروالیں۔ دریں اثناء سپاہ صحابہ تحصیل بورے والا کے رہنماؤں نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں کہا کہ سپاہ صحابہ دہشت گردی پر لعنت بھیجتی ہے اور ہمارا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تھانہ ماچھی وال کے ایس ایچ او عقل سے کام لیتے ہوئے سپاہ صحابہ کے بے گناہ کارکنوں کو فوری رہا کریں بصورت دیگر مزید ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا اور ہم تھانہ ماچھی وال کا گھیراؤ کریں گے۔

تربیتی کنونشن گڑھی حنیرو

گزشتہ دنوں گڑھی حنیرو سندھ میں تربیت کنونشن کے سلسلے میں پروگرام منعقد ہوا جس کے مہمان خاص سپاہ صحابہ جیکب آباد کے جنرل سیکرٹری حافظ محمد یوسف تھے کنونشن کا آغاز غلام حیدر کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ محمد یوسف نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ایران میں ۳۵ فیصد سنی ہونے کے باوجود انہیں مسجد تک بنانے کی اجازت نہیں ہے تو پاکستان میں صرف ۲ فیصد شیعہ اپنے حق کی بات کرتے ہیں اس کے بعد عطاء اللہ انقلابی نے کہا کہ اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو ایرانی ہر جگہ آپ کو اسلام دشمن نظر آئینگے اس کے بعد ثناء اللہ فاروقی نے کہا کہ جس طرح جھنگوی شہید نے صحابہ کی عظمت کیلئے اپنی جان دی ہے اس طرح ہم ابھی اپنے قائد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جان تو دے سکتے ہیں مگر صحابہ کی شان میں جو زبان گستاخی

Scanned with Car

کرے ہم اس زبان کو کھینچ کر پھینک دیں گے۔

دفاع صحابہ کنونشن غازی آباد راولپنڈی

رپورٹ۔ محمد ابوبکر صدیق قادری

غازی آباد راولپنڈی جامع مسجد عثمان میں جناب صدیق صاحب کے زیر سرپرستی سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا زیر اہتمام دفاع صحابہ کنونشن منعقد ہوا۔ اسلام آباد کے ممتاز عالم دین مولانا غلام محمود صاحب نے صدارت فرمائی سٹیج سیکرٹری کے فرائض مسجد کے خطیب مبلغ سپاہ صحابہ قاری فاروق امین نے سرانجام دئے۔ کنونشن کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بارگاہ رسالت میں نعت پیش کرنے کے بعد جناب صدیق صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ مشن دفاع صحابہ کے موضوع پر نظم پیش کرنے کے بعد سپاہ صحابہ راولپنڈی سٹی کے صدر راجہ طارق صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی آپ نے مختصر الفاظ میں جامع خطاب کیا آخر میں سپاہ صحابہ اسلام آباد کے مرکزی رہنما مولانا میاں نقشبندی صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی آپ نے خطاب کرتے ہوئے عظمت صحابہ بیان کرنے کے بعد سپاہ صحابہ کے کارکنوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اب تحریکی روایات بہت ہو چکی ہے۔ جماعت کو تنظیمی طور پر منظم کرنے کی ضرورت ہے آپ کا ایمان افروز خطاب ایک گھنٹہ جاری رہا۔

علامہ اعظم طارق کی رہائی پر میرپور خاص میں مٹھائی کی تقسیم اور ریلی

رپورٹ۔ شکیل احمد میرپور خاص

رہبر شریعت پیر طریقت، حضرت علامہ اعظم طارق کی رہائی کی خبر ضلع میرپور میں جمعہ کو ۳ بجے موصول ہوئی مولانا کی رہائی کی خبر کے ساتھ ہی پوری ضلع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور پورے شہر میرپور خاص میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ میرپور خاص شہر کے علاوہ ضلع میرپور خاص کے گردو نواح میں جھمیں میرواہ۔ ڈگری، کوٹ غلام محمد۔ ۷۸ موری شوگر مل وغیرہ میں مولانا کی رہائی کی خوشی میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اور سٹی اور ضلعی عہدیداران نے اپنے اپنے جزبات کا اظہار کیا۔ ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا خادم حسین نوحانی نائب صدر رفیق محمد نوحانی نے رہائی کے حوالے سے کہا کہ مولانا اعظم طارق کی رہائی حق کی جیت ہے حق زیادہ دیر پابند سلاسل نہیں رہ سکتا ہے۔ اور ظالم حکمرانوں نے جو مولانا پر الزام لگائے تھے وہ مولانا کی رہائی کے ساتھ ہی دفن ہو گئے اور حق کامیاب ہوا اور باطل ناکام ۔ چونگ سنٹر کی اذیت بھی انہیں اپنے مشن سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا سکی؟ ضلعی سیکرٹری اطلاعات شکیل احمد حیدری نے کہا کہ مولانا کی استقامت اور ثابت قدمی نے ثابت کردیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی جو صحابہؓ کی ناموس کے مشن کے لئے جو پودے لگائے ہیں انہیں جھکانا یا ڈرانا کسی بھی ایجنسی یا عقوبت خانے کے بس کی بات نہیں اور کوئی بھی ہتھکنڈہ انہیں اپنے مشن سے نہیں ہٹا سکا؟ بعد ازاں ایک گھنٹے کی مختصر کال پر ضلعی ہیڈکوارٹر میرپور خاص میں ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی یہ ریلی میرپور خاص میں اپنی نوعیت کی پہلی ریلی تھی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

علماء حق کے ترجمان مولانا اعظم طارق کو رہائی پر مبارک باد

رپورٹ۔ ابوسفیان گوجر مانسہرہ

فتح آخر حق کی ہوا کرتی ہے۔ اسلام اور اہل اسلام کو جتنا دبایا جائے گا اتنا ہی چمکتا ابھرتا نظر آئے گا۔ مولانا اعظم طارق نے ظلم تشدد برداشت کر کے اہل حق کی پاسداری کی اور صحابہ کرام کی قربانیوں کو زندہ کر دیا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا اعظم طارق کی رہائی پر نائب صدر سپاہ صحابہ صوبہ سرحد مولانا نذیر احمد ہزاروی جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ ضلع مانسہرہ مولانا قاضی محمد اسرائیل گرنگی سیکرٹری اطلاعات نشریات غلام مصطفیٰ مغل صدر سپاہ صحابہ ہنگرام مولانا نجم الدین، صدر سپاہ صحابہ تحصیل بالاکوٹ مولانا محمد یونس اوگی کے صدر مولانا علی اکبر جنرل سیکرٹری تحصیل بالاکوٹ مولانا شمس الرحمان طارق اور ضلع مانسہرہ کے تمام اہل سنت و اہل جماعت کی مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ کے جرنیل مولانا محمد اعظم طارق موجودہ صدی میں امام احمد بن حنبل امام ابو حنیفہ اور حضرت مجدد الف ثانی سید اسماعیل شہید اکابرین علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت کی یاد تازہ کردی اور دنیا والوں کو بتا دیا ہے کہ ظلم تشدد برداشت کر کے بھی حق پر قائم رہتے ہیں۔ انہوں نے تمام کارکنوں سے کہا کہ مولانا اعظم طارق کی رہائی پر شکرانہ کے نفل ادا کئے جائیں اور مولانا اعظم طارق کی حفاظت کے لئے خصوصی دعائیں مانگی جائیں۔

مولانا اعظم طارق کو مبارک باد

بورے والا (پ ر) سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سربراہ اور ممبر پنجاب اسمبلی مولانا حافظ اعظم طارق کی جیل سے رہائی کی اطلاع ملتے ہی بورے والا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سپاہ صحابہ کے کارکن سڑکوں پر نکل آئے اور لوگوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور بکروں کا صدقہ دیا گیا۔ مساجد اور مدارس میں شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے اور ان کی صحت اور حفاظت کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں اور شہر میں جشن کا سماں رہا۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کے مقامی رہنماؤں نے مولانا محمد اعظم طارق کو رہائی پر مبارک باد دی اور مرکزی قائدین مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا علی شیر حیدری، شیخ حاکم علی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں اور پنجاب کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی کی کاوشوں کو خصوصی طور پر سراہا گیا۔

سپاہ صحابہ کراچی کے وفد کی جرنیل سپاہ صحابہ سے ملاقات

سپاہ صحابہ صوبہ سندھ کے سیکرٹری اطلاعات محمد الیاس زبیر اور سپاہ صحابہ کراچی کے رہنماؤں نے مولانا اعظم طارق سے جھنگ میں مرکزی دفتر میں ملاقات کی اور انہیں ان کی رہائی پر مبارک باد پیش کی اور کراچی میں ان کو دورے کی دعوت دی۔ مولانا اعظم طارق سے ملاقات کرنے والوں میں سپاہ صحابہ ضلع کے صدر مولانا اورنگزیب

Scanned with Cam

فاروقی سپاہ صحابہ ضلع ایسٹ نائب صدر سردار محمد نسیم ضلع ویسٹ کے جنرل سیکرٹری محمد افسر اور ضلع ساؤتھ کے ڈپٹی سیکرٹری عطاء اللہ اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کراچی کے جنرل سیکرٹری محمد عثمان عباسی بھی شامل تھے۔

سپاہ صحابہ رحیم یار خان کے وفد کی جرنیل سپاہ صحابہ سے ملاقات

سپاہ صحابہ رحیم یار خان کا وفد ضلعی صدر جام اللہ وسایا جنرل سیکرٹری ملک عبدالحق' مولانا غلام کبزیا' حافظ محمد اکبر کی قیادت میں پچاس افراد پر مشتمل سپیشل کوچ میں مولانا محمد اعظم طارق کی رہائی پر مرکزی مسجد مولانا حق نواز شہید میں ملاقات کے لئے آیا اور رہائی پر حضرت مولانا محمد اعظم طارق کو مبارک باد دی۔

بقیہ 11

قوم کا عقیدہ ہوتا ہے اسی طرح اللہ کا رسول ان کو تعلیم دیتا۔ بجائے اس کے کہ قوم اللہ کے رسول پر ایمان لائی اس کے برعکس قوم نے اللہ کے رسول کا مذاق اڑایا۔ طرح طرح کی تکالیف اور مختلف قسم کے الزامات لگائے۔ اللہ کے نبی کو جھٹلایا تو پھر قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تو یہ انبیاء کا سلسلہ نبوت آخر میں سرکار مدینہ ﷺ پر ختم ہوا تو اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں میری امت کے علماء یہ فریضہ انجام دیں گے۔ حضرت امیر عزیمت مولانا حق نواز کا مشن انہوں نے اپنی طرف سے بیان کیا آپ نے مشن کی تکمیل کر دی ہے تو ہم جب تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشن حضرات تابعین آئمہ مجتہدین سلف صالحین بزرگان دین اور جمہور علمائے امت نے اپنے اپنے دور میں تصنیفات میں اور فسادات میں صحابہ کرام کے دشمن کو کافر لکھا اور ازواج مطہرات کے دشمن کو دائرہ اسلام سے خارج تحریر کیا جن کی تفصیل تاریخی دستاویز اور اعظم طارق کے خطبات جیل میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان بزرگوں نے لکھا تو ہے مگر چودہ سو سال میں کسی بزرگ نے سرعام تحریک کی صورت میں اس کو پھیلایا کیوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے نمرود اور شداد کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا اور فرعون کے مقابل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اس طرح ہر پیغمبر کو اللہ پاک نے باطل کے سامنے اپنی توحید اور آواز حق پہنچانے کے لئے بھیجا۔ تو اللہ پاک عالم الغیب ہے اس کو پتہ تھا کہ پندرھویں صدی میں ایران کے اندر خمینی نام کا ایک حکمران ایسا آیگا۔ جو پاک پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے گا اور امہات المومنین کی شان میں گستاخی کرے گا۔ تو اس کے مدمقابل سرزمین جھنگ جو اس وقت صحابہ کرام ؓ پر تبرہ کے لئے وقف ہو چکی ہے تو میں اسی سرزمین سے ایک مرد قلندر حق نواز کی صورت میں کھڑا کروں گا۔ جو اس باطل حکمران کا مقابلہ کرے گا۔ اس کے بعد جو علمائے دین حق بات کہیں گے وہ اس مشن کے تابع ہو کر بات کریں گے۔ جس طرح قصر نبوت کی تکمیل اللہ پاک نے اپنے آخری رسول ﷺ سے کروائی اس طرح مشن جھنگوی حضرت امام مالک سے تمہیدی طور پر شروع ہو کر اور مختلف بزرگان دین سے تمہید کی صورت میں ہوتا ہوا مولانا حق نواز پر آکر ختم ہوا۔ اس کی تکمیل کیلئے مولانا حق نواز جھنگوی مولانا ایثار القاسمی۔ مولانا مختیار سیال' اور شہید ملت اسلامیہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی' حضرت مولانا عبداللہ شہید' مولانا شعیب ندیم شہید' اور بے شمار سینکڑوں شہداء ناموس صحابہ کا خون شامل ہے اور پابند سلاسل جو وقت کے جابر اور ظالم حکمرانوں کے غیض غضب کے نشانہ بنے اور بن رہے ہیں اس تکمیل کیلئے ان کی جدوجہد بھی شامل ہے۔ ایک طرف ہم نبی پاک ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو دوسری طرف مولانا حق نواز جھنگوی کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو مولانا حق نواز کی زندگی سیرت رسول میں ڈھلی ہوئی ہے اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مولانا حق نواز کا مشن سچائی پر مبنی ہے تو پھر دوسرے علمائے دین بالخصوص دیوبندی اہل حدیث اور بریلوی علماء نے حق نواز کا ساتھ کیوں نہ دیا تو اب اس کا جواب یہ ہے کہ حق بات کہنے والا ایک مرد مجاہد ہوتا ہے اور ساتھ چلنے والے تھوڑے ہوتے ہیں اگر بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت امام مالک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ' حضرت امام بخاری' امام احمد بن حنبل حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی' اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس طرح دیگر علماء حق کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہئے تو بات سمجھ میں آجائے گی مثال کے طور پر حضرت امام احمد بن حنبل ہی وہ واحد ہستی ہے جو کہتی ہے کہ قرآن خدا کی صفت ہے مخلوق نہیں۔ اور وقت کے حکمران کے سامنے تمام بڑے بڑے علماء دین جھک جاتے ہیں۔ اگر اس وقت احمد بن حنبل بھی خاموشی کا مظاہرہ کرتے تو آج اس دور میں ہم بھی کہتے کہ قرآن مخلوق ہے معاذ اللہ تو صرف ایک احمد بن حنبل کی استقامت کی وجہ سے پوری امت کا ایمان بچا۔ تو آج کے دور میں اگر حق نواز مسیحا بن کر نہ آتے سوئی ہوئی قوم کو نہ جگاتے تو پوری قوم کا ایمان خطرہ پر پڑھ جاتا وقت کے جن علمائے دین نے مولانا حق نواز کے مشن کو سچ اور حق جانا انہوں نے ساتھ بھی دیا اور امیر عزیمت اور مجدد العصر کا لقب بھی دیا جنہوں نے ساتھ نہیں دیا تو صرف حکمرانوں کے خوف اور ظلم کی وجہ سے ورنہ جانتے وہ بھی ہیں کہ مشن سچا ہے اب جو بھی عظمت صحابہ بیان کرے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمن کو کافر کہے گا یا لکھے گا چاہے۔ وہ دیوبندی ہو' اہلحدیث ہو' بریلوی ہو چاہے پیر ہو لیڈر ہو کوئی بھی ہو۔ اس کو پرچم سپاہ صحابہ کے نیچے آنا ہی پڑیگا۔ کیونکہ مشن کی تکمیل ہی سپاہ صحابہ کے مشن پر ہے اگر بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث' کا نعرہ لگائے گا تو صحابہ کا دشمن بھی اس کو سپاہ صحابہ ہی سمجھے گا۔

اب ہم پاکستان کے حکمرانون کو کہتے ہیں کہ تم کون ہو۔ مسلمان ہو کہ کون ہو' مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والو نمرود کا کردار مت ادا فرعون بنو گے تو ہم حضرت موسیٰ علیہ اسلسلام کی سنت پر عمل کریں گے۔ اگر تم ابو جہل بنو گے۔ تو ہم صحابہ کرام کی سنت کو زندہ کریں گے۔ اس واسطے کہ ہم ان کے پیروکار ہیں۔ ہم اپنے اکابرین اسلاف حضرت امام مالک ؒ' حضرت امام ابو حنیفہ ؒ' حضرت امام شافعی ؒ' حضرت امام احمد حنبل ؒ' حضرت مجدد

Scanned with Ca

الف ثانی" اور دیگر اکابرین کے پیروکار ہیں سپاہ صحابہ لاوارث نہیں ہے اور سپاہ صحابہ کے کارکن لاوارث نہیں ہیں، حکمرانو تم جتنا چاہے ظلم کر لو ہمارے قائدین اور کارکنوں کو سالہا سال سے بے گناہ جیل میں ڈال کر حق بات کو نہیں دبا سکتے۔

شجر صحابہ کے اس درخت کے پھل پکنے کو ہیں۔ اور مشن کی تکمیل ہونے کو ہے۔ انشاء اللہ اور مولانا علی شیر حیدری، مولانا اعظم طارق اور دیگر قائدین سپاہ صحابہ کی کوششیں اور کارکنوں کی قربانیاں اور شہدائے ناموس صحابہ کے خون کی برکت اور اس کی خوشبو سے اب گلستان جھنگوی مہک رہا ہے اور اس کی مہک سے پورا عالم اسلام متاثر ہو رہا ہے اور اس کی خوشبو سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ آخر میں ہم پاکستان کے حکمرانوں کو کہتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نے حکومت برطانیہ کو مخاطب کر کے یہ شعر کہا تھا اس وقت ہم اس شعر میں تصرف کر کے پاکستانی حکمرانوں کو کہتے ہیں۔

کھلونا سمجھ کر نہ برباد کرنا
ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں
مشن جھنگوی کو خون دے کر سینچا
پھل اس کے پکنے کو آئے ہوئے ہیں

اظہار تعزیت

سپاہ صحابہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری محمود اقبال کے سسر حاجی محمد ابراہیم کمبوہ کبیر والہ میں انتقال فرما گئے سپاہ صحابہ کے راہنماؤں مولانا عبدالخالق رحمانی، حاجی محمد یوسف کمبوہ، ملک محمد اشرف تبسم، چوہدری عبدالستار کمبوہ، قاضی عبداللطیف، اورنگزیب، احمد یار ٹھیکدار، نے جا کر تعزیت کی۔ اور دفتر سپاہ صحابہ کبیروالہ میں ایک تعزیتی تقریب منعقد کی جس میں مرحوم کی دینی اور سماجی خدمات کو سراہا گیا۔ لواحقین کیلئے صبر کی دعا اور تلقین کی گئی۔ سپاہ صحابہ کبیروالہ کے شاعر نور محمد طارق کی والدہ انتقال فرما گئیں مذکورہ رہنماؤں نے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے تعزیت کی اور دعا مغفرت کی۔

"سپاہ صحابہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ یونٹ کامل پور موسیٰ، ضلع اٹک کے سالار محمد فقیر صاحب کی پھوپھی صاحبہ اور دادی صاحبہ کے بعد دیگرے وفات پا گئی ہیں۔

اسی دوران یونٹ کے نائب صدر حافظ منظور الحق صاحب کی پھوپھی صاحبہ بھی اس دارالعمل سے دارالجزا کی طرف کوچ کر گئی ہیں۔ انا للہ انا الیہ راجعون ماہنامہ "خلافت راشدہ" کے قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے۔

سپاہ صحابہ ضلع گجرات ملکہ کے صدر حافظ سجاد احمد صدیقی صاحب کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئی ہیں یونٹ حیدر کرار کے اجلاس میں حافظ سجاد احمد صدیقی صاحب کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر اجلاس کے شرکا نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

سپاہ صحابہ فیصل آباد کے سالار ملک مختار احمد جھنگوی کے والد محترم گزشتہ دنوں وفات پا گئے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے والد صاحب کی وفات پر قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری، مولانا اعظم طارق، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا مجیب الرحمان لدھیانوی، علامہ طاہر الحسن، قاری عبدالغفار، حافظ شبیر احمد صدیقی نے ان سے اظہار تعزیت کیا ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

ادارہ "خلافت راشدہ" کی طرف سے تمام قارئین سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

رپورٹ۔ حافظ عبدالرحمان عثمانی

سپاہ صحابہ شہداد کوٹ کی ایک اہم شخصیت اور واپڈا لائن مین حاجی احمد علی کھوکھر صاحب جو ۱۲ جولائی کو ۵ بجے شام کو پاور کے ایک پول پر بجلی کا کنکشن ٹھیک کر رہے تھے تو اچانک اس کو بجلی کا کرنٹ لگا جس سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سینٹر جیل لاڑکانہ سے سپاہ صحابہ ضلع لاڑکانہ کے صدر حافظ منظور احمد سولنگی اور اس کے بھائی حافظ محمد نواز اور دیگر ساتھیوں نے شہداد کوٹ حاجی احمد علی کھوکھر کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

رپورٹ۔ سردار محمد مشتاق ایبٹ آباد

سپاہ صحابہ ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر ایک عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں بازار ختم نبوت چوک ایبٹ آباد منعقد ہوئی کانفرنس کے مہمان خصوصی سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری حضرت علامہ عبدالخالق رحمانی تھے کانفرنس میں سپاہ صحابہ ضلع ایبٹ آباد کے کارکنان کے علاوہ ہزاروں سنی مسلمانوں نے شرکت کی۔ پنڈال کو سپاہ صحابہ کے جھنڈوں اور بینروں سے بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا۔ کانفرنس سے سپاہ صحابہ ہزارہ ڈویژن کے علماء کرام نے پہلی نشست سے خطاب کیا دوسری نشست بعد از نماز عصر شروع ہوئی جس سے مہمان خصوصی مولانا عبدالخالق رحمانی کے علاوہ صوبہ پنجاب کے رہنما مولانا طیب قاسمی مولانا شبیر احمد عثمانی کاشمیری اور مولانا محمد احمد مجاہد نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالخالق رحمانی نے جب خطاب شروع کیا۔ تو مجمع پر سناٹا چھا گیا عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کر کے مسلمان سرخرو ہو سکتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کو تمام شعبوں میں اپنائیں انہوں نے کہا کہ میلاد منانے کی بجائے سیرت نبوی ﷺ کو اپنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے کائنات کا نقشہ بدل چکا تھا آپ کے انقلابی پروگرام نے عدل و انصاف کا ایسا معاشرہ تشکیل دیا کہ پوری دنیا کو چار چاند لگ گئے، انہوں نے کہا کہ عدل و انصاف جہاد فی سبیل اللہ کا تصور اور انسانی حقوق کا احترام اور تمام معاشی اور سیاسی مسائل کا حل سیرت نبوی ﷺ میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام نے سیرت نبوی ﷺ کو اپنا کر دنیا میں بلند مقام حاصل کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مقدس جماعت کو راضی ہونے کا سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا اور

Scanned with Cam

سیرت نبوی ﷺ پر عمل کرنے سے صحابہ کرامؓ کی جماعت پوری دنیا میں مثالی جماعت بن گئی جس کی مثال ۱۴ سو سال گزرنے کے بعد بھی کوئی معاشرہ یا قوم پیش نہ کرسکی۔ سپاہ صحابہ کے پاس وہی انقلابی پروگرام ہے جسے نافذ کرنے کے لئے سپاہ صحابہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کررہی ہے انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ نظام خلافت راشدہ کے عملی نفاذ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

درست جوابات سلسلہ نمبر۴

(۱) نعمان بن ثابت

(۲) کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں

(۳) مقام ابی حنیفہؒ

(۴) مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی ۲۳ زبانوں کی تعقیں حصہ سوم میں

(۵) مولانا نصرت حسین شہیدؒ

(۶) بفہ ضلع مانسہرہ

(۷) شاہ عبدالغنیؒ

(۸) گورنر مدینہ منورہ حضرت ابو ہریرہؓ

(۹) مولانا میاں سید اصغر حسین

(۱۰) تین مولانا ایثار القاسمی' مولانا مختیار احمد سیالؒ' مولانا ضیاء الرحمان فاروقیؒ

سلسلہ نمبر۵
انعام آپ کے لئے

(۱) ماہنامہ خلافت راشدہ میں مولانا حق نواز جھنگویؒ اور مقام مجددیت مضمون کس نے لکھا؟

(۲) گلشن فاروقیؒ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ کا سہ ماہی رسالہ کس نام سے شائع ہوتا ہے۔

(۳) الاصحاب فی الکتاب کس عالم دین کی کتاب ہے اور کہاں لکھی تھی؟

(۴) انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے باطل نظریات کے رد میں لکھی ہوئی کتاب اور مصنف کا نام کیا ہے؟

(۵) موجودہ صدی کے سب سے بڑے شیخ الحدیث اور علماء دیوبند کے ترجمان نے مولانا فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق کو علماء دیوبند کی آبرو لکھا نام بتائیں؟

(۶) حضرت علامہ ضیاء الرحمان فاروقیؒ کی مجلس کے ۱۰۰ پھول کس کی تصنیف ہے۔

(۷) شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور مولانا سید حبیب اللہ کس عظیم شخصیت کے خلیفہ مجاز تھے؟

(۸) دارالعلوم دیوبند میں صوبہ سرحد کے کس عالم دین نے جمعیت طلباء اسلام کی بنیاد رکھی؟

(۹) ایرانیوں اور مسلمانوں کی پہلی جنگ میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار کون تھے؟

(۱۰) ماہنامہ خلافت راشدہ میں جان بچائیں یا ایمان؟ کس عظیم شخصیت کے قلم سے لکھا ہوا مضمون ہے؟

جوابات بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵۔ اگست ہے۔

انچارج عروج اسلام انعامی سکیم مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ محلہ صدیق آباد مانسہرہ صوبہ سرحد خوش نصیبوں کے نام

اعلان تبدیلی پتہ

جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق دامت برکاتھم کے حکم پر ماہنامہ "خلافت راشدہ" کے نائب ایڈیٹر مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی جھنگ منتقل ہوگئے ہیں۔ احباب نیا ایڈریس نوٹ فرمالیں اور سوالات کے جوابات کے لئے بھی نئے ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں۔

پتہ۔ مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی جامع محمودیہ
گلشن جھنگوی شہید گوجرہ روڈ جھنگ
فون ۶۱۳۳۹۴-۰۴۷۱

سپاہ صحابہ شہداد پور کا انتخابی اجلاس

سرپرست = جناب راؤ عبدالرشید' صدر = اسحاق مدنی' نائب صدر اول = مولانا عبدالغفار' نائب صدر دوم = مولانا شفیق الرحمان' نائب صدر سوم = مولانا فرمان علی' نائب صدر چہارم = عبدالحق دل' جنرل سیکرٹری = عبدالعزیز' ڈپٹی سیکرٹری = سعید قاسمی' پریس سیکرٹری = رانا یاسین انجم' خزانچی = ملک صداقت علی' سالار = ملا عبدالعزیز' نائب سالار اول = محمد اقبال' نائب سالار دوم = محمد اقبال' آفس سیکرٹری = نثار معاویہ' رابطہ سیکرٹری = شاکر علی

سپاہ صحابہ خانس پور ایوبیہ کا انتخابی اجلاس

اجلاس میں باڈی کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے مطابق 1۔ صدر قاری نظام الدین۔ 2۔ نائب صدر مولانا عبدالواحد۔ 3۔ سیکرٹری نصیر احمد۔۔۔ ڈپٹی سیکرٹری قاری حبیب الرحمان۔ سرپرست اعلیٰ۔۔ مولانا عبدالرحمان۔۔ سیکرٹری اطلاعات حافظ اعجاز الحق حقانی۔ سیکرٹری اطلاعات فنانس سیکرٹری عبدالرحمان عباسی۔ سالار اعلیٰ طارق نواز عباسی۔ سالار دوم طاہر القادری عباسی

سپاہ صحابہ دنیا پور کا اجلاس

اجلاس میں تحصیل دنیا پور سٹی صدر محمد شکیل احمد غوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا طارق اعظم اور علی شیر حیدری اور دیگر قائدین اور سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو رہائی کے بعد اگر کچھ ہوا تو ہم حکمرانوں اور دشمنوں کے عزائم خاک میں ملا دیں گے۔ اور اپنے سروں پر کفن باندھ کر باہر نکل آئیں گے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے صدر شاہد علی خان جھنگوی نے کہا کہ تمام ساتھیوں کو چاہئے کہ اپنی صفوں میں نظم و ضبط پیدا کرکے دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنادیں اور مشن جھنگوی کی تکمیل کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں۔

مولانا اعظم طارق کی رہائی کی خبر سن کر تمام کارکنوں کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی شہر میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اور نوافل ادا کئے گئے۔

سپاہ صحابہ تحصیل دنیا پور کے تمام ساتھی مولانا اعظم طارق علی شیر حیدری اور دیگر تمام قائدین کی رہائی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

نفاذ شریعت کمیٹی سے معذرت کے ساتھ

مرسلہ۔ حافظ ایم آر اختر اسلامیہ پارک فیصل آباد

روح اسلام روایات میں ہے نوحہ کناں

اب بھی غالب ہے حقیقت میں وہی رنگ حجاز

تم بھی کیا لوگ ہو (وقت کے حجاز بن یوسف) نواز شریف کی بیعت کرکے

اور پھر چاہتے ہو شریعت محمدی کا نفاذ

بھول ہے تمہاری کہ شریعت ہوجائے گی ایسے ہی نافذ یہاں

اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر سرکار دو عالم کیوں سجاتے جہاد کے محاذ

مرحبا مرحبا

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کیلئے

اھلاً وسھلاً

ہم

قائدِ سپاہِ صحابہؓ

علامہ
دامت برکاتہم
علی شیر حیدری

اور

جرنیلِ سپاہِ صحابہؓ

مولانا
محمد اعظم طارق
دامت فیوضھم

کو

خراجِ تحسین

ناموسِ صحابہؓ کے مُقدس مشن کی خاطر طویل قید و بند
کے مصائب جرأت و استقامت سے جھیلنے پر

اور باعزت **رھائی** پر دل کی گہرائیوں سے **مُبارک باد** پیش کرتے ہیں

منجانب: دوحہ - قطر

Scanned with Car